صحیفۃ الزہراءؑ

علامہ السید ذیشان حیدر جوادی طاب ثراہ

(۱۱۰ / ۷۸۶)

مولائے کائنات

ابوالائمہ حضرت امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام

کی مناجاتوں میں سے ایک مناجات

اِلٰهِیْ كَفٰى بِیْ عِزًّا اَنْ اَكُوْنَ لَكَ عَبْدًا وَكَفٰى بِیْ فَخْرًا اَنْ تَكُوْنَ لِیْ رَبًّا اَنْتَ كَمَا اُحِبُّ فَاجْعَلْنِیْ كَمَا تُحِبُّ

میرے اللہ میری عزت کے لئے یہی کافی ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں اور میرے فخر کے لئے یہی کافی ہے کہ تو میرا پروردگار ہے۔ تو ویسا ہی ہے جیسا میں چاہتا ہوں، پس تو مجھ کو ویسا بنا لے جیسا تو چاہتا ہے۔

اشتراک:

IDAARA-E-TARVEEJ-E-SOAZKHWANI

ادارۂ ترویجِ سوز خوانی

Post Box No. 10979, Karachi-74700

صحیفۃ الزہراء

علامہ السید ذیشان حیدر جوادی اعلی اللہ مقامہ

عصمۃ پبلیکیشنز

پی-او باکس نمبر:- 18168 کراچی 74700 پاکستان

فہرست مطالب

حجۃ الاسلام والمسلمین احسان حیدر جوادی صاحب

از شمع بہ آفتاب

کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی بات میں دو بالکل متضاد نظریات پائے جاتے ہیں کہ اگر پہلی فکر صحیح ہے تو دوسری بالکل غلط، اور اگر دوسرا خیال درست ہے تو پہلا نظریہ، نظریۂ خام اور انھیں باتوں میں تنقید کرنا بھی شامل ہے کہ کچھ لوگوں کی نظر میں تنقید زندگی کا سب سے سہل و آسان کام ہوتا ہے کہ جب بھی، جس پر بھی اور جو بھی چاہا کہتا ہی نہیں بلکہ لکھنا تک شروع کر دیتے ہیں۔ مگر میرے خیال میں زندگی کا مشکل ترین امر تنقید و تبصرہ کرنا ہے چاہے وہ خود اپنی ہی ذات پر کیوں نہ ہو ——— اور پھر ——— جب کمتر کسی برتر پر، نا چیز کسی عزیز پر اور گمنام کسی صاحب نام و مقام پر تبصرہ کرنے کے لئے قلم اٹھائے ——— اور اس سے بھی سخت تر مرحلہ تب ہوتا ہے جب بیٹے کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے والد کی ذات و حیات، خدمات و برکات اور آثار و اثرات پر قلم اٹھائے۔

میں نے جب سے آنکھیں کھولیں اور ہوش سنبھالا والد محترم، حضرت علامہ السید ذیشان حیدر جوادی (اعلی اللہ مقامہ) کو تین محوروں کے گرد گردش کرتے دیکھا۔ وہ ہمیشہ یا تو محراب میں ہوئے یا منبر پر یا پھر جہاں کہیں بھی ہوئے دست بقلم نظر آتے۔ میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ انھوں نے تبلیغ دین کا آغاز اس عمر سے کیا جب بچے اپنا وقت صرف کھیل کود میں گذارتے

اور اسی کا نتیجہ تھا کہ تبلیغ و ترویج دین مبین ان کی زندگی کا حصہ اور جز تک بن گئی تھی۔ اس راہ میں جس بات کی بھی انھوں نے ضرورت محسوس کی اسے انجام دیا اور کبھی اس سے متعلق زحمات و مشکلات کو خاطر میں نہ لائے۔ مساجد سے نمازیوں کی تعمیر تک امام بارگاہوں سے حسینیوں کی تنظیم تک اور تراجم و تالیفات سے کتب بینی کی تشویق تک ان کا شعار اور مشغلہ تھا۔

چنانچہ واجبات کا کیا ذکر، ان کے مستحبات بھی کبھی قضا نہ ہوتے اور صرف یہی نہیں بلکہ مومنین میں لاکھوں افراد ایسے ہیں جنھوں نے ان کی ذات کی برکات سے نہ جانے کتنے اعمال و اوراد سے آشنائی پیدا کی۔ اگر ان کی پوری زندگی کے دنوں کا شمار کیا جائے تو مجالس و تقاریر اور دروس و مواعظ کی تعداد یقیناً ان سے زیادہ ہے جس میں ہمیشہ عمومی روش سے ہٹ کر بیانات ہوئے اور اکثر موضوع سخن وہ مباحث ہوتے جو عموماً حوزات علمیہ کے جلسات درس میں ہی اٹھائے جاتے ہیں اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ عوام سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے ——— اور ان کے تحریر کردہ صفحات کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے جس کا بہت بڑا حصہ ناساعد حالات اور ان کی مصروف زندگی کی بنیاد پر محفوظ نہ رہ سکا، یا خود انھوں نے اسے نظر انداز کر دیا۔ اس کے باوجود جو کچھ شائع ہو کر نظروں کے سامنے آیا صرف اس کو دیکھ کر ہر صاحب نظر یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ وہ اپنی قوم کو علم کی کس منزل پر دیکھنا چاہتے تھے ——— ورنہ ایسے زمانہ میں جب مذہبی قدریں دم توڑ رہی ہوں اور مذہب ایسی کسمپرسی کے عالم میں زندگی کے دن گذار رہا ہو کہ خود اسلام کا کلمہ پڑھنے والے بھی صرف اسلامی قوانین کو چھوڑ کر سب کچھ اپنا لینا چاہتے ہوں اور احکام اسلامی پر عمل کرنے میں شرمندگی محسوس کر رہے ہوں، کسی انسان کا قرآن مجید کی ترتیبی

تفسیر کرنا، نہج البلاغہ کے تعبیری پہلوؤں کو اجاگر کرنا اور اصول و فروع، ذکر و فکر ہی نہیں بلکہ علم رجال و علم حدیث اور قواعد فقہ جیسے مباحث پر سیر حاصل بحث کرنا اس انسان کے ارادوں کا پتہ دیتا ہے۔

ارشاد و ہدایت کے تینوں محاذوں پر ہمیشہ ان کا ایک ہی ہدف ہوتا تھا اور وہ ہے کردار و سیرت محمد و آل محمد علیہم السلام کا تعارف اور ان کے حقوق کی ترویج و دفاع، جس کا اندازہ ان کی پہلی تحریر سے لے کر آخری کتاب تک میں لگایا جا سکتا ہے اور اسی کا ایک نمونہ زیر نظر کتاب "صحیفۃ الزہراؑ" بھی ہے جسے ان کا ارمان اور ان کی خواہش کا نام دیا جا سکتا ہے۔ کتاب کے ترجمہ سے لیکر اس کے مقدمہ کے طور پر "سیرت الزہراؑ" کا تحریر کرنا، کتابت کروانا، اسکی تصحیح کرنا اور پھر ان حضرات کی مسلسل حوصلہ افزائی کرتے رہنا جنھوں نے اس کی طباعت کی ذمہ داری رضا کارانہ طور پر اپنے ذمہ لی اور پھر جلد سے جلد اس کے شائع ہونے کی فکر کرتے رہے۔ مگر افسوس کہ وہ آج ہمارے درمیان نہیں کہ اپنی کاوشوں کے ثمرات دیکھیں۔

زیر نظر کتاب اول سے آخر تک اسلام کی ایسی شخصیت سے منسوب ہے جسے کبھی اس کا وہ حق نہ ملا جس کی وہ مستحق تھی۔ ولادت ایسے حالات میں ہوئی کہ پورے سماج کی عورتوں نے اس کی والدہ کا بائیکاٹ کر دیا تھا اور کوئی ایک عورت ان حالات میں بھی نہ آئی جب عورت کو عورتوں ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچپن اس طرح گذرا کہ ہر طرف سے باپ کی مخالفتیں ہو رہی تھیں اور چند لوگوں کو چھوڑ کر پورا معاشرہ جانی دشمن بنا ہوا تھا۔ جوانی کی دہلیز پر ایسے زمانے میں قدم رکھا جب اسلام پر مسلسل فوجی اور سیاسی حملے ہو رہے تھے اور باپ کے ساتھ شوہر بھی آئے دن دفاع مذہب کی خاطر میدان جنگ میں نظر آتا تھا عائلی

زندگی اس عالم میں گذری کہ بچوں کی ولادت کے موقع پر ہی ان کی شہادت کی خبر ملتی اور وہ بھی ظاہراً دین کا کلمہ پڑھنے والوں کے ہاتھوں سے ـــــ اور زندگی کا اختتام ایسے مصائب و آلام پر ہوا کہ آنکھوں میں آنسو، لبوں پر فریاد اور زبان پر مرثیہ تھا اور زندگی کے بعد وہ سب کچھ کیا گیا جو دشمنان اسلام کے ساتھ بھی نہ کیا گیا (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ)

ان سب کے باوجود بھی دعا و مناجات پروردگار کا اتنا عظیم سرمایا چھوڑنا یقیناً اسی ذات بابرکات کا حصہ تھا۔ اور حتماً یہ وہ "صحیفہ" ہے جس کے ذریعہ انسان اپنی مشکلات کو حل اور اپنے رنج و غم کو رفع بھی کر سکتا ہے اور جس کے مضامین پر عمل کر کے حقیقی محب اہلبیتؑ بھی بن سکتا ہے۔

قابل مبارکباد ہیں وہ تمام افراد جو اس کتاب کے آپ کے ہاتھوں تک پہنچنے میں دخیل رہے کہ خداوند کریم نے انھیں اس عظیم خدمت کے قابل سمجھ کر ان سے یہ کام لیا۔

آخر میں دست بدعا ہوں کہ پروردگار عالم اس کو والد علام حضرت علامہ السید ذیشان حیدر جوادیؒ کے لئے وسیلۂ نجات اور ہمارے لئے ذریعہ تعمیر و تصلیح قرار دے۔ آمین

والسلام

السید احسان حیدر جوادی

۲۵ ذیقعدہ ۱۴۲۲ھ

پیش گفتار

ایک عرصے سے اس بات کی آرزو تھی کہ مختلف معصومین علیہم السلام کے ارشادات کے مکمل مجموعے منظر عام پر لائے جائیں اور دنیا کے بدلتے ہوئے مزاج کے پیش نظر ان شخصیتوں کا تعارف اوراقِ تاریخ میں محفوظ مناقب کرامات کے ساتھ ان کے اقوال وارشادات کے ذریعہ کرایا جائے۔ اس لئے کہ فضائل وکرامات پر یہ الزام بھی لگایا جا سکتا ہے کہ انھیں معتقدین نے اپنی عقیدت کے نتیجہ میں یا اپنے عقیدہ کی تائید میں تیار کر لیا ہے ــــــ لیکن اقوال وارشادات کی افادیت تو ہر دور میں سلامت رہتی ہے اور اسے نہ استدادِ زمانہ سے قابل انکار بنایا جا سکتا ہے اور نہ قصہ پارینہ کہہ کر ٹھکرایا جا سکتا ہے۔

ہمارے قومی خطابات وبیانات کی سب سے بڑی کمزوری یہی ہے کہ ان میں رہنمایانِ مذہب کے فضائل وکمالات اور مناقب وکرامات کا ذکر تو ہوتا ہے ــــــ لیکن ان کے ارشادات وہدایات اور اقوال وتعلیمات کا حصہ نہ ہونے کے برابر ہے اور یہ بات دور حاضر کے ذوق کے پیش نظر انتہائی خطرناک ہے اور کسی وقت بھی ہمارے بیانات کو اغیار کے لئے بے تبصرہ اور غیر مفید قرار دے سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں حقیر کے متعدد رسائل، مقالات اور کتابچے منظر عام پر آچکے ہیں اور ان میں مختلف معصومینؑ کے ارشادات کا

تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ لیکن کسی ایک معصوم کے اقوال کا بیشتر حصہ ایک [illegible] پر درج نہیں کیا جا سکا اور اس کا سبب اپنی عدیم الفرصتی اور اس کے ساتھ ذمہ داریوں کی کثرت بھی ہے۔

منصوبہ کے اعتبار سے نہج البلاغہ کی شرح تمام کرنے کے بعد ارادہ تھا کہ صحیفۂ کاملہ پر کام کیا جائے اور اس طرح ایک امام معصوم کے ارشادات کا مکمل مجموعہ منظر عام پر لایا جا سکے ــــــ لیکن ایک طرف تو اس موضوع پر بہت کچھ کام ہو چکا تھا اور نئے کام کے امکانات بہت کم تھے اور دوسری طرف یہ احساس بھی تھا کہ اس طرح کام بے ترتیب ہو جائے گا اور درمیان کی کڑیاں باقی رہ جائینگی۔

حسن اتفاق کہ اس دوران دو کتابیں زیر نظر آگئیں

ایک کا نام تھا "مسند فاطمۃ الزہرا" جسے علامہ السید حسین شیخ الاسلامی نے مرتب کیا تھا اور اس کی تحقیق کا کام علامہ السید محمد جواد الحسینی الجلالی نے انجام دیا تھا ــــــ اور دوسری کا نام تھا "صحیفۃ الزہرا" جسے علامہ جواد القیومی الاصفہانی نے مرتب کیا تھا اور جماعۃ المدرسین قم کے زیر اثر اس کی اشاعت ہوئی تھی

دوسرے مجموعہ کی خوبی یہ تھی کہ اس کی ترتیب وتنظیم کا کام نسبتاً زیادہ سلیقہ سے ہوا تھا اور اس کی کتابت بھی ایسی تھی کہ اسے بنیاد بنا کر کتابت کی زحمت سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے اسی کو بنیاد بنا کر کام شروع کر دیا اور خدا کا شکر ہے کہ پانچ سات دن کے اندر یہ کام مکمل ہو گیا جس کا واقعی سہرا مولف محترم کے سر ہے جنھوں نے معصومۂ عالم کے ارشادات کو ایک مقام پر جمع کر کے حقیر کو جمع آوری کی زحمت سے بچا لیا ــــــ اور دوسرا شرف عزیز محترم قمر عباس (شارح) کا حصہ ہے جنھوں نے "انوار القرآن" کا نیا ایڈیشن

حاصل حاضرین تقسیم کر کے اپنے والد مرحوم کے لئے وسیلہ مغفرت اور بلندی درجات کا انتظام کیا اور پھر مجھ سے صحیفۃ الزہراؑ کی اشاعت کا ذکر کیا جو ایک عرصہ سے میرے ذہن میں گونج رہا تھا لیکن کثرت کار کی نذر ہو گیا تھا

اب موضوع کے تقاضے نے اور ان کے جذبۂ کار خیر نے مجبور کر دیا کہ پہلی فرصت میں یہ کام انجام دیدیا جائے چنانچہ خدائے کریم کے فضل و کرم اور امام عصرؑ کے عنایات خاصہ کے طفیل اتنی کم مدت میں یہ کام انجام پا گیا اور اب آپ حضرات کے سامنے ہے

واضح رہے کہ یہ ساری دعائیں اگرچہ معصومۂ عالم کی ہیں لیکن عمومی افادیت کے پیش نظر ترجمہ میں مونث کے صیغے استعمال نہیں کئے گئے ہیں۔

رب کریم سے دعا ہے کہ میرے توفیقات میں بھی اضافہ فرمائے اور عزیزم قمر عباس اور ان کے برادران کے حوصلے بھی بلند رکھے اور ان کے [illegible] کو حاسدوں کی نظر بد سے بچائے رکھے تاکہ وہ دین حنیف کی مخلصانہ خدمت انجام دیتے رہیں اور آل محمدؐ کے تعلیمات کو امت اسلامیہ تک پہنچاتے رہیں

آغاز کتاب سے پہلے دونوں مولفین نے معصومۂ عالم کی شخصیت کے بارے میں ایک مختصر خاکہ دیا ہے لیکن حقیقت امر یہ ہے کہ کوئی خاکہ ایسا نہیں ہے کہ [illegible] شخصیت کا کوئی خاص تعارف ہو سکے اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اضافہ ہو سکے [illegible] [illegible] [illegible] پر اس قدر لکھا ہے کہ اب [illegible] باقی [illegible] کے واسطے نہیں رہ گئی ہے لیکن پھر بھی [illegible] ایک تعارف [illegible] کتاب کا مطالعہ کرنے سے پہلے شخصیت کی عظمت کا اندازہ [illegible] ارشادات سے [illegible] ہوتا ہے اور عوام الناس [illegible] کا اندازہ شخصیت سے ہی لگاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش زندگانی

نام: فاطمہؑ۔

کنیت: ام ابیہا۔ ام الائمہؑ۔ ام العلوم۔ ام الفضائل۔ ام الحسنؑ۔ ام الحسینؑ۔ ام السبطینؑ۔

القاب: زہرا۔ طاہرہ۔ سیدہ۔ بتول۔ عذرا۔ تقیہ۔ زکیہ۔ راضیہ۔ مرضیہ۔ مبارکہ۔

والد: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

والدہ: ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا۔

شوہر: امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام

اولاد: ۳ فرزند۔ امام حسنؑ۔ امام حسینؑ۔ حضرت محسنؑ۔
۲ دختر۔ بی بی زینبؑ بی بی ام کلثومؑ

تاریخ ولادت: ۲۰ رجادی الثانی ۵ بعثت۔

تاریخ تزویج: رجب یا ذی الحجہ ۲ھ۔

وقت تزویج عمر: ۹ سال۔

تاریخ شہادت: ۱۴ رجادی الاولیٰ ۱۱ھ یا ۳ رجادی الثانیہ ۱۱ھ۔

عمر مبارک: ۱۸ سال

مدفن: حجرہ فاطمہؑ در مسجد نبوی، مدینہ منورہ (مشہور روایت کی بنا پر)

تعارف

معصومۂ عالم جناب فاطمہ زہرا کی عظمت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ پروردگار عالم نے آپ کو ایسے خصوصیات عنایت فرمائے ہیں جن میں اولین و آخرین میں کوئی آپ کا شریک نہیں ہے۔

آپ کے والد بزرگوار فخر موجودات، مختار کائنات رسول اعظم ہیں تو آپ کے شوہر نامدار مولائے کائنات حضرت علی ابن ابی طالب ہیں۔ اولاد میں سرداران جوانان جنت امام حسنؑ و حسینؑ ہیں اور دختران میں جناب زینبؑ و ام کلثوم ہیں جنھیں بجا طور پر کربلا کی شیر دل خاتون اور شریکۃ الحسینؑ کہا جا سکتا ہے۔

ذاتی طور پر مالک کائنات نے آپ کی چادر کو محل نزول آیۂ تطہیر بنایا تھا مباہلہ میں آپ کو مصداق پیغمبر قرار دیا تھا منزل مودت میں آپ کی مودت کو اجر رسالت قرار دیا ہے تو منزل ولادت میں آپ کی تخلیق سیب جنت سے ہوئی ہے۔ اس کے بعد آپ کا عقد بھی عرش اعظم پر ہوا ہے اور جشن عروسی بھی جنت النعیم میں منعقد کیا گیا ہے۔

آپ کے بارے میں معتبر نظریہ یہی ہے کہ آپ ۲۰ جمادی الثانی ۵ بعثت میں پیدا ہوئی ہیں اور آپ بیٹیوں میں رسول اکرمؐ کی اکلوتی بیٹی ہیں جس کی مفصل تحقیق علامہ جعفر مرتضیٰ عاملی نے اپنے رسالہ میں کر دی ہے اور اس میں کسی بحث کی گنجائش نہیں چھوڑی ہے۔

مورخین اہلسنت میں طبری ۲ ص۴۱۳، مقاتل الطالبیین ص۳۰، مسند احمد ۶ ص۱۶۳، مطالب السئول ص۹، التنبیہ والاشراف ص۲۵ نے سال ولادت پانچ قبل بعثت قرار دیا ہے جو کئی اعتبارات سے ناقابل قبول ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ایسے موضوعات میں محبان اہلبیتؑ کے بیانات و روایات کے اعتبار سے زیادہ قابل توجہ ہیں کہ انھوں نے اپنے معلومات کا مدرک خانوادہ رسالت کو قرار دیا ہے اور ان سے بہتر ان مسائل کو کوئی نہیں جانتا ہے۔

پانچ سال بعد بعثت کا تذکرہ کافی ا ص۲۱۹، مسار الشیعہ ص۸، اعلام الوریٰ ص۹۰، دلائل الامامۃ ص۱۰، مناقب ۲ ص۱۱۲، کشف الغمہ ا ص۱۳۵، بحار ۴۳ ص۸، حاشیہ مرآۃ العقول ا ص۳۸۱، روضۃ الواعظین ص۱۴۴ میں پایا جاتا ہے ـــــ جو دو سال بعد بعثت سے زیادہ معتبر ہے جس کی طرف شیخ مفیدؒ یعقوبی، مصباح طوسیؒ، مصباح کفعمیؒ میں اشارہ کیا ہے۔

محل ولادت ـــــ مکہ مکرمہ میں مروہ کے قریب زقاق العطارین ہے۔ جہاں ایک مسجد تھی اور اسے فی الحال بند کر دیا گیا ہے جس طرح کہ دو سال قبل سعودی حکومت نے اس مسجد کو بھی بند کر دیا ہے جو میدان خندق میں مسجد فاطمہؑ کے نام سے مشہور تھی اور جس کے آثار ابھی تک موجود ہیں۔

ابتدائی زندگی

ابھی آپ کی زندگی کے دو سال بھی نہیں گذرے تھے کہ کفار قریش نے پیغمبر اسلام کو ایسی اذیتوں میں مبتلا کر دیا کہ جناب ابوطالبؑ اس بات پر مجبور ہو گئے کہ سارے خاندان کو لے کر ایک غار میں چلے جائیں اور وہیں زندگی کے شب و روز گذاریں۔

مصائب کا یہ سلسلہ تین سال تک جاری رہا۔ یہاں تک کہ بنی ہاشم درختوں کے پتوں پر گذارا کرنے لگے اور پروردگار نے اپنی رحمتِ خاص سے اس محاصرہ کے توڑنے کا انتظام کر دیا اور خاندان بنی ہاشم نے چین کا سانس لیا — لیکن سوال یہ ہے کہ اس خاتون کے حالات اور رنج و غم کا کون اندازہ کر سکتا ہے جس نے یہ سارے مصائب دو سال کی عمر میں برداشت کئے ہوں۔

ایسا انسان کسی انفرادی خصوصیت کا حامل نہ بھی ہوتا تو زندگی کے یہ تلخ تجربات ہی عقیدہ کے استحکام اور مظالم کے مقابلہ کے لئے کافی ہو جاتے چہ جائیکہ اگر شخصیت شریک کار رسالت اور بضعۃ الرسولؐ ہو تو ان مصائب سے اس کی شخصیت اور کمالات کس طرح منظر عام پر آئیں گے۔ اس کا کوئی اندازہ بھی نہیں کر سکتا ہے۔

کمال کردار تو یہ ہے کہ اس کمسنی کے عالم میں بھی باپ کی تسکین خاطر کا ذریعہ بنی رہیں اور انھیں قریش کے مظالم کا مطلق احساس نہ ہونے دیا یہاں تک کہ جب مشرکین نے سرکار کے قتل کا ارادہ کر لیا تو اس سے باپ کو باخبر کر دیا اور ان منصوبوں کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ (مستدرک حاکم ۳ ص۱۵۷، دلائل الامامۃ ص۲۳)

ہجرت

ابھی زندگی کے آٹھ سال بھی مکمل نہ ہوئے تھے کہ رسول اکرمؐ کو پروردگار کی طرف سے حکم ہجرت مل گیا۔ کہ اب مکہ کا تبلیغی مشن مکمل بھی ہو چکا ہے اور آپ کے دونوں اصلی مددگار جناب ابوطالبؑ اور جناب خدیجہؑ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں لہذا مکہ کو چھوڑ کر مدینہ کا رخ کر لیں۔

کھلی ہوئی بات ہے کہ آٹھ سال کی عمر میں ماں کا انتقال کمسن بچی کے لئے

عظیم ترین حادثہ تھا لیکن جناب فاطمہؑ شعب ابی طالب میں اتنے مصائب کا سامنا کر چکی تھیں کہ آپ کے لئے اس مصیبت کا برداشت کر لینا بھی کوئی مشکل نہیں رہ گیا تھا — اور ہجرت کی رات کا مرحلہ سر کر لینا بھی ناممکن نہیں رہ گیا تھا اگرچہ مہربان باپ مکہ سے جا چکا تھا اور گھر چاروں طرف سے تلواروں میں گھرا ہوا تھا۔

دنیا کا کوئی دوسرا انسان ہوتا تو سکتہ قلب کا شکار ہو جاتا اور زندہ نہ رہ سکتا — لیکن یہ حوصلہ تھا جناب فاطمہؑ کا کہ تمام رات گھر دشمنوں کے محاصرہ میں رہا اور گھر کا محافظ حکم پیغمبرؐ سے بستر رسالت پر سوتا رہا — مگر تاریخ کے کسی گوشہ سے جناب فاطمہؑ کے رونے کی آواز نہیں سنائی دی بلکہ آپ نے اسی سکون کے ساتھ جاگ کر رات گذاری جس طرح مولائے کائناتؑ نے اس خطرناک اور دہشتناک ماحول میں سو کر رات گزاری۔

صبح ہونے کے بعد بھی جب امیرالمومنینؑ جناب فاطمہؑ بنت محمدؐ۔ جناب فاطمہ بنت اسد اور فاطمہ بنت زبیر کا قافلہ لے کر چلے اور کفار نے راستہ روک کر مسلح مزاحمت کی تو اس وقت بھی جناب فاطمہؑ کے خوف و ہراس کا کوئی تذکرہ کسی تاریخ میں نہیں ملتا ہے — جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کو پروردگار نے اس حوصلہ سے نوازا تھا جو کسی مرد کو بھی حاصل نہیں ہوا تھا۔

عقد

ہجرت کے بعد سرکار دو عالمؐ کو مدینہ میں بھی سکون نہ مل سکا اور مقامی یہودیوں کی سازشوں کے علاوہ مکہ والوں کی ریشہ دوانیوں کا بھی سامنا کرنا پڑا جس کا سلسلہ دو سال کے اندر جنگ بدر کی شکل میں ظاہر ہوا اور

حضورؐ کو میدان بدر میں ۹۵۰ کفار کا مقابلہ ۳۱۳ نہتے مسلمانوں کے ساتھ کرنا پڑا کہ اگر پروردگار اپنی مخصوص نصرت و عنایت نہ کر دیتا تو اسلام اور ذمہ دار اسلام دونوں کی بقا بھی مشکل ہو جاتی

میدان جنگ میں امیرالمومنینؑ کے مجاہدانہ حملے اور گھر میں جناب فاطمہؑ کا تسلی بخش برتاؤ ہی تھا جس نے حضورؐ کو ہر طرح کے جسمانی اور روحانی صدمہ سے محفوظ رکھا اور آپ کے حوصلوں میں کسی طرح کے ضعف کو محسوس نہیں ہونے دیا۔

اسی جنگ بدر کے مال غنیمت میں ایک زرہ امیرالمومنینؑ کے حصہ میں آئی تھی ——— جو اس وقت کام آئی جب آپ کا عقد جناب فاطمہؑ سے ہوا جناب فاطمہؑ کا پیغام تو مکہ کے بہت سے بڑے بڑے افراد نے بھی دیا تھا لیکن رسول اکرمؐ نے یہ کہہ کر رد کر دیا کہ یہ معاملہ مالک کے ہاتھوں میں ہے۔

(السیرۃ الحلبیہ ۲ ص۲۱۷، صواعق ص۸۴، تاریخ الخمیس ص۴۰۷، کشف الغمہ ا ص۳۵۳، طبقات ابن سعد ۸ ص۱۹، ذخائر العقبیٰ ص۳۰، فضائل فاطمہؑ ابن شاہین ص۵۰)

لیکن جب حضرت علیؑ نے پیغام دیا تو فوراً حکم خدا سے منظور کر لیا اور جناب فاطمہؑ نے بھی اس رشتہ سے رضامندی کا اظہار کر دیا۔ (کشف الغمہ ا ص۳۵۴، طبقات ابن سعد ۸ ص۱۹، امالی طوسیؒ ا ص۳۸

مہر کی رقم ۵۰۰ درہم زرہ کو بیچ کر ادا کی گئی (بحار ۴۳ ص۱۳۰) اور حسن اتفاق یہ کہ مقدار مالیت کے اعتبار سے وہی مقدار تھی جو جناب خدیجہ کے مہر کی تھی یعنی بارہ اوقیہ اور نش جس کی مقدار ½ اوقیہ ہوتی ہے اور اوقیہ ۴۰ درہم کے برابر ہوتا ہے۔

محفلِ عقد مسجد پیغمبرؐ میں منعقد ہوئی اور صیغۂ عقد رسول اکرمؐ نے جاری کیا ——— جس سے یہ ثابت ہو گیا کہ محفل عقد کے لئے بہترین جگہ مسجد ہے اور باپ خود بھی اپنی بیٹی کا صیغۂ عقد جاری کر سکتا ہے ——— بلکہ یہی سنّت پیغمبرؐ ہے ——— مگر افسوس کہ جہل تہذیب اور شوق لہو و لعب نے صیغۂ عقد کو پنڈالوں کے حوالہ کر دیا اور مسجدوں کو محفل عقد کے بجائے مجلس فاتحہ خوانی میں استعمال کیا جانے لگا کہ یہاں عقد کی رنگینیوں کی گنجائش نہیں تھی۔

اس مقام پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ عقد کے بعد معصومۂ عالم ایک سال تک یا کم سے کم اگلے ماہ تک اپنے ہی گھر میں رہیں جو اس بات کی علامت ہے کہ پہلے ہی دن لڑکی کو گھر سے رخصت کر دینا ہندوستانی رسم ہے۔ اسلامی رسم نہیں ہے۔ کاش ہمارا سماج کسی بھی معاملہ میں ہمیں اپنے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت دیدیتا اور ہماری بہنیں ملکی رسموں کو یاد کرنے کے بجائے معصومینؑ کے طریقہ حیات کو یاد رکھنے کی کوشش کرتیں اور جھوٹی غیرت کو عین اسلام نہ بنا دیتیں۔

ذی الحجہ کے مہینہ میں سرکار دوعالمؐ نے ایک مختصر سامان خانہ کے ساتھ جناب فاطمہؑ کو شوہر کے گھر رخصت کیا جو سامان بھی مہر کی رقم سے خریدا گیا تھا اور یہ ہمارے سماج کے لئے ایک تازیانہ عبرت و غیرت تھا کہ یہاں مہر ادا کرنے کے بجائے شادی کو زرکشی کا ذریعہ بنا لیا گیا ہے اور شوہر کا گذارا ایک مدت تک بیوی کے سامان جہیز پر ہوتا ہے ——— اللہ ہمارے سماج کو غیرت و حیا سے نوازے اور مردوں کو خودشناسی کا شعور عطا فرمائے۔

گھر کی زندگی کا نقشہ یہ تھا کہ مرسل اعظمؐ نے بیٹی کی فرمائش پر تقسیم کار کا

کام انجام دیدیا تھا اور فرمادیا تھا کہ دروازہ کے اندر کی ذمہ داری فاطمہؑ کی ہے اور دروازہ کے باہر کی ذمہ داری علیؑ کی ہے —— اور معصومۂ عالم تاحیات اسی طریقہ کار کی پابند رہیں اور امیرالمومنینؑ کے ہر مسئلہ میں آپ کا ہاتھ بھی بٹاتی رہیں۔

امورِ خانہ داری

سرکار دو عالم کے مقرر کئے ہوئے تقسیم کار کے اصول کی بنا پر گھر کے اندر کی ذمہ داری معصومۂ عالمؑ کی تھی اور گھر کے باہر کی ذمہ داری مولائے کائنات کی تھی لیکن دونوں کے بارے میں یہ بات مسلمات میں ہے کہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹایا کرتے تھے اور دنیادار افراد کی طرح نہ اس کو اپنی شان کے خلاف تصور کرتے تھے اور نہ کبھی اس خیال کو قریب آنے دیا کہ جو جس کی ذمہ داری ہے وہ اسے انجام دینا چاہیئے مجھے اس میں شرکت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

چنانچہ روایات میں یہ بھی ملتا ہے کہ صدیقہ طاہرہ جب کھانا پکانے کا انتظام کرتی تھیں تو مولائے کائنات آپ کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے دال کو صاف کرنے میں لگ جاتے تھے اور اسی طرح جب مولائے کائنات جہاد کی ذمہ داریوں کی بنا پر میدان جہاد کی طرف چلے جاتے تھے تو گھر سے متعلق باہر کا انتظام بھی صدیقہ طاہرہ خود ہی کیا کرتی تھیں۔

جس صورت حال سے متاثر ہو کر مولائے کائناتؑ نے خود مشورہ دیا تھا کہ اپنی کمک کے لئے بابا سے کسی خادمہ کا مطالبہ کریں جس کے بعد رسولؐ اکرم نے ایک تسبیح کی تعلیم دیدی تھی جو دنیا میں بھی کام آنے والی تھی اور آخرت میں

بھی کام آنے والی تھی۔

اس واقعہ سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ ذکر پروردگار صرف عاقبت بنانے کا سہارا نہیں ہے بلکہ اس سے دنیا کے مسائل بھی حل کئے جا سکتے ہیں اور جو انسان ذکر خدا میں مصروف رہتا ہے اسے پروردگار اس قدر ہمت، طاقت اور حوصلہ بھی دیدیتا ہے کہ اسے کاموں میں تھکن کا احساس بھی نہیں ہوتا ہے یا پھر اپنی طرف سے ایسے فرشتے معین کر دیتا ہے جو اس کے کاموں کو مکمل کر دیا کرتے ہیں اور اس کے کام ناتمام نہیں رہ جاتے ہیں۔

یہی وہ حقیقت ہے جس کے ادراک سے اہل دنیا عاجز ہیں اور خشک تقدس والے دیندار بھی محروم ہیں کہ ان کا بھی یہی خیال ہے کہ ذکر خدا اور عبادت ترک دنیا کا ذریعہ ہے اس سے دنیا کے کام نہیں لئے جا سکتے ہیں جبکہ اسلام نے بار بار سمجھایا ہے کہ تقویٰ آخرت سے پہلے دنیا کے جملہ اہم مسائل کا حل ہے۔ "ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب" پروردگار تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لئے مصائب سے بچ نکلنے کے راستے بھی بناتا ہے اور ان مقامات سے رزق بھی دیتا ہے جو ان کے تصور میں بھی نہ ہوں۔

ان تمام باتوں کے بعد جب مرسل اعظمؐ نے بیٹی کے حالات کو دیکھ کر ایک خادمہ کا انتظام کر دیا تو بھی معصومۂ عالمؑ نے یہ اصول بنا لیا کہ ایک دن گھر کا کام خود کرتی تھیں اور فضہ کو آرام کی دعوت دیتی تھیں اور ایک دن گھر کا کام فضہ کرتی تھیں اور آپ عبادت الٰہی میں وقت گذارتی تھیں

دنیا میں کون صاحب حیثیت اس کردار کا تصور کر سکتا ہے کہ صاحب خانہ کام کرے اور نوکر یا غلام آرام کرتا رہے۔ اس کے علاوہ اس روایت کا مفہوم

یہ نہیں ہے کہ ایک دن چھٹی دیدی جائے کہ خادمہ اپنے گھر میں آرام کرے بلکہ روایت کا صاف مفہوم یہ ہے کہ فضہ اسی گھر میں رہ کر آرام کریں اور معصومۂ عالم ان کے کھانے کا بھی انتظام کریں۔ شائد یہی وہ فرصت کے لمحات تھے جنھیں فضہ نے علم قرآن پر صرف کر دیا تھا اور نتیجہ میں تاریخ اسلام میں پہلی متکلمہ بالقرآن خاتون قرار پا گئی تھیں اور یہ سارا اثر جناب فاطمہؑ کے گھر کی روحانی فضاؤں کا تھا جو آج تک ساری امت اسلامیہ کو اور بالخصوص اولاد فاطمہؑ میں شمار ہونے والے سادات کو آواز دے رہا ہے کہ اگر تم نے اپنے گھر کا ماحول قرآنی بنا لیا ہوتا تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ تمھارے بچے علم قرآن سے محروم رہ جاتے جبکہ تمھارے گھر کی کنیزیں بھی اس شرف سے محروم نہ رہ سکیں افسوس صد افسوس کہ اولاد زہراؑ کنیزان زہراؑ کے برابر بھی نہ رہ جائے اور پھر ساری دنیا سے احترام سیادت کا مطالبہ بھی کرے۔!

معصومۂ عالمؑ اور مولائے کائنات کے درمیان باہمی تعاون کے بعد بھی احساس مسئولیت اس منزل پر تھا کہ وقت آخر دونوں حضرات نے ایک دوسرے سے معذرت کی کہ اگر کوئی کوتاہی ہو گئی تو معاف کر دیجئے گا جبکہ معصوم کی زندگی میں کسی کوتاہی کا کوئی تصور ہرگز نہیں ہو سکتا ہے تاکہ امت اسلامیہ کو ہوش آ جائے اور گھروں کے اندر وہ صورت حال نہ پیدا ہو جو اکثر گھروں میں پائی جاتی ہے کہ امت نے عقیدت و محبت کا دعویٰ کیا ہے۔ سیرت و کردار سے کوئی رابطہ نہیں رکھا ہے۔

صدیقۂ طاہرہ مولائے کائنات کے ساتھ تقریباً ۹ سال رہیں لیکن اس طویل مدت میں ایک چیز کا بھی سوال نہیں کیا کہ سرکار دو عالم نے فرما دیا تھا کہ عورت کا سب سے بڑا شرف یہ ہے کہ اپنے شوہر کو مطالبات کے بوجھ کے نیچے

دبائے۔ (تفسیر عیاشی ا ص۱۰۱، عوالم العلوم ۱۱ ص۱۹)

اولاد

تاریخ کے اتفاق کے مطابق پروردگار عالم نے آپ کو پانچ اولادیں عنایت فرمائی تھیں۔

۱ - امام حسنؑ جن کی ولادت ۱۵ ر رمضان ۳ھ میں ہوئی اور شہادت ۲۸ ر صفر ۵۰ھ میں ہوئی۔
۲ - امام حسینؑ جن کی ولادت ۳ ر شعبان ۴ھ میں ہوئی اور شہادت ۱۰ ر محرم ۶۱ھ میں ہوئی۔
۳ - جناب زینبؑ جن کی ولادت ۵ھ یا ۶ھ میں ہوئی اور وفات ۱۴ ر رجب ۶۲ھ کو ہوئی
۴ - جناب ام کلثومؑ جن کی ولادت ۶ھ میں ہوئی اور وفات بروایتے کربلا سے واپسی پر ۴ مہینے دس دن کے بعد ہو گئی ــــــ بحر المصائب
۵ - محسنؑ جن کی شہادت شکم مادر میں ظالموں کے ظلم کے زیر اثر ہو گئی اور جن کا محسن نام رسول اکرمؐ نے معین کیا تھا (وفاۃ الصدیقہ مقرم ص۶۲، تلخیص الشافی ص۲۱۵)

علم و عمل

حیف ہے کہ تاریخ اسلام نے ایسی عظیم شخصیتوں کے حالات نہ مرتب کئے اور نہ محبان اہلبیتؑ کو مرتب کرنے کا موقع دیا اور اس طرح امت اسلامیہ علم و عمل کے ایک عظیم ذخیرہ سے محروم ہو گئی ــــــ اگرچہ اس کے بعد بھی جو کچھ

منظر عام پر آگیا وہ شخصیت کے تعارف کے لئے بہت کافی ہے۔

آپ کی علمی شخصیت کے لئے زیر نظر کتاب ہی کافی ہے جس میں زندگی کے ہر موضوع پر آپ کا بیان موجود ہے اور اس کے علاوہ مسند فاطمہؑ وغیرہ میں تفسیر قرآن سے لے کر احادیث و روایات تک ایک ذخیرہ ہے جسے آپ نے امت اسلامیہ کے حوالہ کیا ہے ـــــــ اور تاریخ اہلبیتؑ کا جائزہ لیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ سب سے پہلی کتاب کائنات کے حوادث و وقائع سے متعلق آپ ہی کی کتاب ہے جسے رسول اکرمؐ نے املاء کرایا تھا اور امیرالمومنینؑ نے آپ کیلئے اپنے قلم مبارک سے لکھا تھا اور جسے آج تک مصحف فاطمہؑ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور جس کے لفظ مصحف کو دیکھ کر بعض خبیث الطبع افراد نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ شیعوں کا دوسرا قرآن ہے جبکہ اس کے تعارف میں یہ بات ہمیشہ کہی جاتی ہے کہ اس کتاب کا قرآن ہونے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ پیغمبر اکرمؐ کی احادیث کا مجموعہ ہے جو آپ نے اپنی بیٹی کے لئے مرتب کرایا تھا۔ اس سلسلہ میں یہ بات بھی کہی جا سکتی ہے کہ جس لفظ مصحف کو قرآن بنانے کی دلیل قرار دیا گیا ہے اس لفظ کو قرآن مجید نے خود اپنے لئے استعمال کیا ہے اور نہ کبھی رسول اکرمؐ نے قرآن کو مصحف کہا ہے۔ یہ امت کی اپنی بدعت ہے جسے دلیل بنا کر فاطمی مصحف کو قرآن کا نام دیا جا رہا ہے اور بلا سبب ایک قوم کو متہم کر کے اس کے خون کو مباح بنایا جا رہا ہے۔

آپ کے تعلیمی کارناموں میں گھر کے افراد کے علاوہ گھر کی خادمہ فضہ کا متکلم بالقرآن ہونا بھی شامل ہے جس کی مثال آج تک دنیا کے کسی گھرانہ میں نہیں پیدا ہو سکی ہے اور اگر کہیں ایسے افراد پیدا ہوئے ہیں تو وہ بھی فاطمہ زہراؑ ہی کے گھرانے اور ان کی اولاد ہی کے افراد ہیں جنھوں نے جدۂ ماجدہ کے کردار کو

نگاہ میں رکھ کر گھر کے ماحول کی تشکیل کی ہے اور بالآخر اس کا نتیجہ حاصل کر لیا ہے۔

کاش امت اسلامیہ میں واقعاً یہ شعور بیدار ہو جائے اور ہر گھر سے تلاوت قرآن کی آواز بلند ہونے لگے اور امت دوبارہ فہم قرآن کے راستہ پر لگ جائے۔

عملی زندگی میں خدمت خانہ، تربیت اولاد، شرکت کار رسالت کے علاوہ عبادت الٰہی کا وہ شغف تھا کہ رات بھر مصلے پر کھڑے رہنے کی بنا پر پیروں پر ورم آجاتا تھا جبکہ آپ کی کل زندگی ۱۸ سال کی ہے۔
(حیاۃ السیدۃ الزہراؑ ص۶۰)

حسن بصری نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ امت اسلامیہ میں اس وقت جناب فاطمہؑ سے زیادہ عابد و زاہد کوئی نہیں تھا۔ (مناقب ابن شہر آشوب ۳ ص۳۴۱، ربیع الابرار ۲ ص۱۰۴)

دینی خدمات

جناب معصومۂ عالمؑ کے دینی خدمات میں وہ تمام رشتے بھی شامل ہیں جن سے دین اسلام منظر عام پر آیا یا باقی رہ گیا:

اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ اسلام دنیا میں آیا تو جناب معصومہؑ کے پدر بزرگوار کے ذریعہ ـــــــ اور پھیلا تو ان کے شوہر کے جہادات کے ذریعہ اور باقی رہ گیا تو ان کے فرزندوں کی قربانی کے ذریعہ اس کا کھلا ہوا مطلب یہ ہے کہ آپ جب باپ، شوہر یا بچوں کی خدمت کرتی تھیں اور انھیں کسی بھی طرح کا سہارا دیتی تھیں تو یہ رشتہ کی خدمت نہیں تھی بلکہ دین

الٰہی کی خدمت تھی۔

جس کا واضح ثبوت سرکار دوعالمؐ کا دیا ہوا لقب "ام ابیہا" ہے کہ جس طرح فرزند دنیا کے مصائب کے برداشت کرنے کے بعد جب ماں کے زیر سایہ آجاتا ہے تو اسے ایک گونہ سکون مل جاتا ہے ——— اس طرح میرے لئے فاطمہؑ کا وجود ہے کہ جب مصائب کی دھوپ سے اور جہاد کی منزلوں سے گذر کر گھر آتا ہوں تو فاطمہؑ کا وجود میرے لئے نئے سکون اور نئے حوصلہ کا باعث بن جاتا ہے۔

یہی کیفیت خدمت امیر المومنینؑ کی تھی کہ اگر آپ ان کی تلوار کو صاف کرتی تھیں تو یہ ایک شوہر کی خدمت نہیں تھی بلکہ دین اسلام کی خدمت تھی اور اس کا بہترین ثبوت یہ ہے کہ دنیا کی کوئی عورت بحیثیت عورت اس بات کو برداشت نہیں کر سکتی ہے کہ اس کا شوہر ایسے معرکوں میں چلا جائے جہاں جنگ کا کوئی سازوسامان نہ ہو اور مقابلہ کا انجام بظاہر قتل کے علاوہ کچھ نہ ہو لیکن جناب فاطمہؑ نے ایک مرتبہ بھی یہ نہ کہا کہ آپ دوسرے مسلمانوں کو جانے دیجئے اور دختر پیغمبرؐ کے سہاگ کا تحفظ کیجئے جس کے پیچھے آپ کا جذبۂ قربانی بھی تھا اور تبلیغ و ترویج دین کی لگن بھی تھی جبکہ دنیا میں اس سے بڑی خدمت دین کا تصور بھی نہیں ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد ان تمام حالات سے بالاتر صورت حال ہے کہ آپ کو روز اول سے یہ خبر دی گئی تھی کہ آپ کا فرزند روز عاشورا کربلا میں شہید ہونے والا ہے لیکن اس کے باوجود اپنے فرزند کی تربیت میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور نہ باپ سے یہ درخواست کی کہ پروردگار سے دعا کر دیجئے کہ یہ مصیبت ٹل جائے اور میرا فرزند اس منزل قتل سے نجات حاصل کر لے۔

دولت جناب خدیجہ کے لٹ جانے سے لے کر امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی قربانی تک ——— اور کربلا سے لے کر شام تک خاندان زہراؑ کا جہاد اس امر کی علامت ہے کہ جس قدر دین کی خدمت معصومۂ عالمؑ نے کی ہے ——— نہ دنیا کے کسی مرد نے کی ہے اور نہ کسی خاتون نے

مگر افسوس کہ راہ مذہب میں چند درہم و دینار خرچ کر دینے والوں کا چرچا سارے عالم اسلام میں ہوتا رہتا ہے اور بھرا گھر لٹا دینے والی خاتون کا ذکر کرتے ہوئے محدث کی زبان گنگ ہو جاتی ہے اور مورخ کا قلم تھک جاتا ہے

اسلامی مجاہدات میں براہ راست بھی معصومۂ عالمؑ کی شرکت کا تذکرہ تاریخ میں اس تسلسل کے ساتھ پایا جاتا ہے کہ احد میں رسول اکرمؐ کے علاج کا ذکر مسند احمد بن حنبل ۵ ص۳۳۰، ۳۳۴ اور سیرۃ ابن ہشام ۳ ص۲۰۶ میں ہے۔ اور جناب حمزہؓ کی لاش کی خدمت کا تذکرہ مغازی ابن اسحاق ا ص۲۹۰ میں ہے۔

اور خندق کے موقع پر رسول اکرمؐ کے لئے غذا فراہم کرنے کا اقرار طبقات ابن سعد ا ص۱۲۳۱، ذخائر العقبیٰ ص۴۶، شرح ابن ابی الحدید ۱۱ ص۱۲۹ نے کیا ہے۔

اور فتح مکہ میں موجودگی کا تذکرہ مغازی ا ص۸۳۴ ۸ھ پر پایا جاتا ہے۔ اور مغازی کے ۳ ص۱۰۸۶ اور ۱۰۹۰ پر آپ کے حجۃ الوداع میں شریک ہونے کا تذکرہ بھی پایا جاتا ہے۔

پھر پیغمبر اسلامؐ کے وقت آخر بھی آپ کا سر جناب فاطمہؑ ہی کے زانو پر تھا اور باپ نے بیٹی ہی کے زانو پر دم توڑا تھا جو کمال ارتباط کی بہترین دلیل ہے کہ جس طرح نبیؐ کی آغوش میں فاطمہؑ نے آنکھیں کھولی تھیں۔ اسی طرح فاطمہؑ کی

آغوش میں نبیؐ نے آنکھیں بند کی ہیں۔

منزل مصائب

۲۸ ؍صفر ۱۱ھ روز دوشنبہ سرکارؐ دو عالم نے انتقال فرمایا اور آپ کے انتقال کے ساتھ ہی منافقین کی محفلوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی اور ہر طرف عہدہ کی دوڑ دھوپ شروع ہو گئی۔

مسلمانوں کی اکثریت کو یہ بھی یاد نہ رہ گیا کہ یہ رسولؐ عالم اسلام کا محسن ہے۔ کم سے کم اس کا جنازہ تو قبر تک پہنچا دیا جائے —— بلکہ اس کے برخلاف اس حادثہ کو بہترین بہانہ بنا لیا گیا کہ اسلام خطرہ میں پڑ گیا ہے اور اسلام کا بچانا بے حد ضروری ہے اور اس کا واحد راستہ یہی ہے کہ ایک سربراہ کا تقرر کر لیا جائے اور اس سربراہ سے انحراف کر لیا جائے جسے خود سرکار دو عالمؐ نے میدان غدیر میں مولا بنا دیا تھا۔

تھوڑی سی دیر میں یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا تو جس خطرہ کے نام پر عہدہ کی دوڑ شروع ہوئی تھی وہ خطرہ تو ٹل گیا۔ لیکن انھیں مسلمانوں کے ہاتھوں رسول اکرمؐ کا گھرانہ خطرہ میں دکھائی دینے لگا کہ ارباب خلافت بیعت طلب کرنے کے لئے آگ اور لکڑیاں لے کر پہنچ گئے اور در فاطمہؑ کو جلانے کی تیاریاں شروع ہو گئیں تاکہ حضرت علیؑ کو باہر نکال کر ان سے خلافت کی بیعت لی جائے اور ان کی مولائیت کے قصہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا جائے۔

معصومۂ عالم کے ان مصائب کا تذکرہ الامامۃ والسیاسۃ صفحہ ۱۹، الملل والنحل ۱ صفحہ ۵۷، تاریخ طبری ۳ صفحہ ۴۴۳، انساب الاشراف صفحہ ۵۸۶، العقد الفرید ۵ صفحہ ۱۲، کتاب سلیم صفحہ ۲۲۹، دلائل الامامۃ صفحہ ۴۵ پر دیکھا جا سکتا ہے۔

غصب فدک

جناب فاطمہؑ کے مصائب میں ایک عظیم باب غصب فدک کا بھی ہے۔ فدک مدینہ سے ۱۴۰ کیلومیٹر کے فاصلہ پر ایک علاقہ تھا جسے آج کل حائط یا حویط کہا جاتا ہے۔ اس علاقہ کو جنگ و جہاد سے بچنے کے لئے یہودیوں نے پیغمبر اسلامؐ کے حوالہ کر دیا تھا اور اسلامی قانون یہ تھا کہ اس میں مجاہدین کا کوئی حصہ نہیں تھا بلکہ یہ خالص پیغمبرؐ کا حق تھا۔ چنانچہ آپ نے اسے جناب فاطمہؑ کے حوالہ کر دیا اور آپ کی وفات تک یہ آپ کے قبضہ میں رہا (درمنثور ۴ صفحہ ۱۷۷، مجمع الزوائد ۷ صفحہ ۴۹، میزان الاعتدال ۲ صفحہ ۲۲۸، کنزالعمال ۲ صفحہ ۱۵۸، ینابیع المودۃ ۱ صفحہ ۴۵، معارج النبوۃ صفحہ ۷)

رسول اکرمؐ کے املاک میں اس علاقہ کو جناب فاطمہؑ کے حوالہ کر دینا کوئی نیا کام نہیں تھا بلکہ آپ نے دوسرے افراد کو بھی دوسرے اموال عطا فرمائے تھے

- —— ابوبکر کو بنی نضیر کا علاقہ —— "عنایت فرمایا جس کا تذکرہ مغازی ۱ صفحہ ۳۷۹، فتوح —— صفحہ ۲۷، طبقات ابن سعد ۲ صفحہ ۱۴۱ پر پایا جاتا ہے۔
- —— عمر کو جرم کا علاقہ دیدیا تھا جس کا ذکر السیرۃ الحلبیہ ۲ صفحہ ۲۸۴ پر کیا گیا ہے
- —— عبدالرحمان بن عوف کو سوالہ کا علاقہ دیدیا تھا (وفاء الوفاء ۴ صفحہ ۱۲۹۶
- —— زبیر بن عوام کو بویلہ کا علاقہ بخش دیا گیا (مسند احمد ۲ صفحہ ۴۴۷)
- —— سہل بن حنیف اور ابودجانہ انصاری کو خارج کی زمین

دیدی گئی۔

• ——— یحییٰ بن آرم اور حبیب بن سنان کو ضراطہ کا علاقہ دیدیا گیا۔ (تاریخ الخمیس ا ص ۴۶۳)

فدک کی آمدنی ۲۴ ہزار دینار سالانہ تھی لہٰذا امت کے منہ میں پانی آگیا اور ہر ایک کو خیال پیدا ہوگیا کہ کسی طرح اس علاقہ پر قبضہ کرلیا جائے ——— اُدھر ارباب حکومت کو یہ خطرہ بھی تھا کہ اتنی کثیر آمدنی کسی وقت بھی امت کو حضرت علیؑ کی طرف موڑ سکتی ہے ——— اگر کل لاکھوں افراد نے فاطمہؑ کی ماں کی دولت دیکھ کر کلمہ پڑھ لیا ہے تو آج فاطمہؑ کی یہ دولت ان کے شوہر کا کلمہ بھی پڑھوا سکتی ہے۔

چنانچہ اسی خطرہ کے پیش نظر علاقہ پر قبضہ کرلیا گیا اور پھر اسے سرکاری مصلحت میں خرچ کیا جانے لگا اور اس کے ذریعہ حکومت کو یوں مستحکم بنالیا گیا کہ آخرکار سارا علاقہ بنی مروان کے قبضہ میں چلا گیا اور اولاد فاطمہؑ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے حق سے محروم ہوگئی

فدک کے علاوہ جناب فاطمہؑ کے مدینہ میں سات باغ تھے جنھیں سرکاری تحویل میں لے لیا گیا اور جناب فاطمہؑ کو اس قدر رنج دیا گیا کہ آپ نے مرتے دم تک اپنے غاصبوں سے بات تک نہیں کی اور اسی غیظ و غضب کے عالم میں دنیا سے رخصت ہوگئیں۔

جہاد

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جناب فاطمہؑ نے ان مصائب پر بے پناہ صبر کا مظاہرہ کیا ہے اور آپ نے بظاہر کسی طرح کے مسلح اقدام کو گوارا نہیں

کیا ہے اور نہ امیرالمومنینؑ کو تلوار اٹھانے کا مشورہ دیا ہے۔

لیکن ان تمام باتوں کے باوجود آپ کی ایک شرعی ذمہ داری تھی کہ ظالموں کو بے نقاب کردیں تاکہ امت اسلامیہ پر حجت تمام ہوجائے اور کوئی شخص روز قیامت یہ نہ کہہ سکے کہ ہمیں سرکاری مظالم کی اطلاع نہیں تھی اور اسی لئے ہم نے انھیں خلیفہ تسلیم کرلیا تھا ورنہ کبھی ایسا نہ کرتے۔

اس سلسلہ میں آپ نے چند طرح کے اقدامات کئے

۱۔ غصب فدک کے خلاف کھلا ہوا احتجاج کیا اور دربار خلافت میں آکر ایک مفصل تقریر کرکے اپنے حق کا اعلان اور اثبات کردیا اور ظالموں کو ایک فرضی حدیث کا سہارا لینے پر مجبور کردیا جس کی آیات قرآن کے سامنے کوئی حقیقت نہیں ہے۔

۲۔ صبح و شام اپنے مصائب پر گریہ شروع کیا تاکہ امت کو مصائب کا احساس پیدا ہو اور لوگ صحیح صورت حال دریافت کرسکیں۔

اس سلسلہ میں پہلے آپ نے گھر میں گریہ شروع کیا تاکہ مسجد پیغمبرؐ تک آنے والے ہر مسلمان پر حجت تمام ہوجائے۔

اس کے بعد جب اس گریہ پر پابندی لگادی گئی تو بقیع میں ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ کر رونے لگیں۔

لوگوں نے منظر عام پر اس گریہ سے مزید خطرہ محسوس کیا اور درخت کو کاٹ دیا تو امیرالمومنینؑ نے ایک "بیت الاحزان" بنادیا جس میں بیٹھ کر دن بھر گریہ کیا کرتی تھیں اور شام کو واپس آجاتی تھیں۔

(افسوس کہ موجودہ سعودی حکومت نے اس حجرہ کا بھی نام ونشان

مٹا دیا اور صرف چند افراد اس کے محل وقوع سے باخبر ہیں اور سارا عالم اسلام بالکل بے خبر ہے)

۳۔ آپ نے ظالموں سے مکمل طور پر قطع تعلق کر لیا اور ملاقات بھی گوارا نہ کی ——— یہاں تک کہ لوگ معذرت کرنے کے لئے آئے تو ان سے بھی ناراضگی کا اظہار کر دیا اور حدیث پیغمبرؐ "فاطمۃ بضعۃ منّی" کا اقرار لے کر ناکام و نامراد واپس کر دیا ——— اور آخر میں یہ وصیت بھی کر دی کہ ظالم لوگ میرے جنازہ میں شریک نہ ہونے پائیں تاکہ ظلم کے خلاف احتجاج کا سلسلہ مرنے کے بعد تک جاری رہے۔

اور ایک مرتبہ براہ راست ابوبکر سے کہہ دیا کہ میں ہر نماز میں تمہارے لئے بد دعا کروں گی۔ (الامامۃ والسیاسۃ ا ص۳۰، بحار ۱۰۲ ص۱۸۵)

شہادت

مذکورہ مصائب کے زیر اثر جناب فاطمہؑ مسلسل بیمار رہنے لگیں اور بقول مجلسیؒ وفات پیغمبرؐ کے ساٹھ دن کے بعد سے واضح طور پر بیمار رہنے لگیں اور پندرہ دن بیمار رہ کر ۱۳ رجمادی الاولیٰ ۱۱ھ کو دنیا سے رخصت ہو گئیں۔

- وقت آخر یہ وصیت فرمائی کہ میرے مدینہ کے ساتوں باغ حضرت علیؑ کے لئے ہیں اور ان کے بعد اولاد فاطمہؑ کے لئے ہیں ———
- میرے لئے ایسا تابوت تیار کیا جائے جیسا کہ ملائکہ نے بنا کر دکھلایا

ہے۔ (طبقات ابن سعد ۸ ص۱۸، سنن بیہقی ۴ ص۳۴، ذخائر العقبیٰ ص۵۳)

- ظالموں کو جنازہ میں شریک نہ ہونے دیا جائے اور جنازہ رات کے وقت دفن کر دیا جائے۔
- امیرالمومنینؑ اپنا عقد امامہ بنت زینب سے کریں تاکہ وہ بچوں کی دیکھ بھال کر سکیں۔
- امیرالمومنینؑ دفن کے بعد قبر کے سرہانے بیٹھ کر تلاوت قرآن کریں کہ اس وقت مرنے والے کو زندہ افراد کے انس کی ضرورت ہوتی ہے۔
(الوفاۃ الصدیقہ ص۱۰۵ از کشف الغمہ)
- موت کی اطلاع صرف ام سلمہ، ام ایمن، عبداللہ بن عباس، سلمان، مقداد۔ ابوذر۔ عمار۔ حذیفہ کو دی جائے۔ (دلائل الامامۃ ص۴۴)

چنانچہ امیرالمومنینؑ نے رات کے وقت آپ کو غسل دیا، سات کپڑوں میں کفن دیا۔ نماز جنازہ میں حسنؑ و حسینؑ، سلمان، مقداد، ابوذر، عمار، حذیفہ، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، عقیل نے شرکت کی اور ابوبکر و عمر اور دیگر ظالموں نے شرکت نہیں کی۔ (بحار ۴۳ ص۱۹۳)

اس کے بعد آپ نے نشانِ قبر مٹا کر مختلف نشان بنا دیے تاکہ ظالموں کو قبر کی اطلاع نہ ہونے پائے۔
(دلائل الامامۃ ص۴۶، روضۃ الواعظین ص۱۳۱)

- علامہ مجلسیؒ نے مراۃ العقول ا ص۳۸۳ پر آپ کی شہادت کو متواترات میں قرار دیا ہے۔ (سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون)

ارشادات

زیر نظر کتاب اول سے آخر تک معصومۂ عالمؑ کے ارشادات ہی کا مجموعہ ہے ——— لیکن اس کے بعد بھی اس کتاب میں بہت سے اقوال حکیمانہ کا وجود نہیں ہے اور صاحبِ "مسند فاطمۃ الزہرا" نے انھیں بھی نقل کیا ہے لہٰذا اس مقام پر ان میں سے بعض ارشادات کو بتفصیل ذیل نقل کیا جا رہا ہے۔

تفسیر قرآن

۱۔ سیوطی نے مسند فاطمہؑ میں نقل کیا ہے کہ ایک سائل حضرت علیؑ کی خدمت میں آیا تو آپ نے امام حسنؑ یا امام حسینؑ سے فرمایا کہ جاؤ اپنی مادر گرامی سے کہو کہ جو چھ درہم میں نے رکھوائے ہیں وہ اس سائل کے حوالہ کر دیں۔ بچوں نے پیغام پہنچایا تو فرمایا کہ اسے تو آٹے کے واسطے رکھوایا گیا ہے۔ آپ نے دوبارہ کہلوایا کہ آپ دیدیجئے ——— خدا دوسرا انتظام کر دے گا۔

آپ نے دیدیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک اونٹ بیچنے والا آیا۔ حضرت علیؑ نے ۱۴۰ درہم میں اسے ادھار لے لیا اور اس نے دروازہ پر باندھ دیا۔ چند لمحوں میں ایک خریدار آگیا اور اس نے ۲۰۰ میں خرید لیا۔ آپ نے ۱۴۰ پہلے بیچنے والے کو دیدیئے اور ۶۰ درہم جنابِ فاطمہ کو لا کر دیدیئے۔ آپ نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے! فرمایا کہ یہ وعدۂ الٰہی ہے کہ جو ایک نیکی کرے گا خدا اس کو دس گنا عطا کرے گا۔

(مسند فاطمہ ص۲۶)

۲۔ آیت شریفہ "لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ" نور/۶۳ " نازل ہوئی تو جناب فاطمہؑ نے باپ کو یا رسول اللہ کہہ کر پکارنا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس حکم کا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ تمھاری اولاد سے ہے۔ یہ قوم کے بدتمیز افراد کے لئے ہے ورنہ تم لوگ تو مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ تمھیں اس احتیاط کی ضرورت نہیں ہے۔ تم "یا ابہ" کہا کرو یہی میرے سکون قلب اور پروردگار کی رضا کا باعث ہے۔ (مناقب ۳ ص۱۰۱)

احادیث پیغمبر اسلامؐ بروایت جناب فاطمہؑ

۱۔ ینابیع المودہ ص۴۰ / جناب فاطمہؑ کا بیان ہے کہ جب رسول اکرمؐ کے مرض الموت میں حجرہ اصحاب سے بھرا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اب میرا وقت قریب آگیا ہے۔ میں حجت تمام کر رہا ہوں اور تمھارے درمیان کتاب خدا اور اپنے عترت و اہلبیتؑ کو چھوڑے جا رہا ہوں۔ اس کے بعد علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا "یہ علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں اس وقت تک جدا نہ ہوں گے جب تک میرے پاس حوض کوثر پر وارد نہ ہو جائیں۔ اب میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ میرے بعد تمھارا کیا طرز عمل ہوتا ہے۔

قندوزی کا بیان ہے کہ صواعق محرقہ میں ابن حجر کا بیان ہے کہ اس حدیث کو تیس اصحاب نے بیان کیا ہے اور اس کے اکثر اسناد صحیح اور حسن ہیں۔

۲- کتاب اہل بیتؑ میں جناب فاطمہؑ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ میری امت کے بدترین افراد وہ ہیں جو نعمتوں میں زندگی گذارتے ہیں طرح طرح کے کھانے کھاتے ہیں۔ رنگ برنگ کے کپڑے پہنتے ہیں اور پھر فضول باتوں میں وقت برباد کرتے ہیں۔

۳- مصنف عبدالرزاق ا صلا۴۲۹ کی روایت ہے کہ جناب فاطمہؑ نے فرمایا کہ رسول اکرمؐ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو کہتے تھے۔ خدایا محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے ـــــ اور جب باہر نکلتے تھے تو کہتے تھے کہ اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

(رسول اکرمؐ کی طرف سے مغفرت کی دعا معرفت خدا کا بہترین نمونہ ہے اور امت کے لئے بہترین درس بندگی بھی ہے۔ جوادی)

۴- مسند فاطمہؑ سیوطی صلا۱۲ کی روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے طلوع آفتاب سے پہلے سو جانے پر ٹوک کر فرمایا کہ تقسیم رزق کے وقت جاگتے رہو اور اس سے غفلت نہ برتو کہ پروردگار اپنے رزق کو طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان تقسیم کرتا ہے۔

۵- کتاب الذریۃ الطاہرہ صلا۱۴۲ پر رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد جناب فاطمہؑ کے حوالہ سے نقل ہوا ہے کہ جب کوئی بندۂ مومن بیمار ہوتا ہے تو پروردگار ملائکہ کو حکم دیتا ہے کہ اب اپنے قلم کو روک لو۔ اب بندہ میری قید میں ہے چاہے میں آزاد کردوں یا واپس بلالوں ـــــ اور دوسری روایت کی بنا پر۔ ملائکہ کو حکم ہوتا ہے کہ جو عمل صحت کے زمانہ میں کیا کرتا تھا اسے بیماری کے دور میں بھی لکھ لو۔

۶- فلاح السائل میں یہ روایت نقل ہوئی ہے کہ جناب فاطمہؑ نے رسول اکرمؐ سے سوال کیا کہ نماز میں سستی کرنے والے کا انجام کیا ہوتا ہے؟ ـــــ تو آپ نے فرمایا کہ پروردگار ایسے شخص کو پندرہ مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ چھ دنیا میں ـــــ تین وقت موت ـــــ تین قبر میں ـــــ اور تین روز قیامت قبر سے نکلنے کے بعد۔

دار دنیا کی چھ مصیبتیں یہ ہیں ـــــ زندگی بے برکت ہوجائے گی۔ رزق سے برکت ختم ہوجائے گی۔ چہرہ سے نیک کرداروں کی علامت مٹ جائے گی ـــــ عمل کے اجر سے محروم ہوجائیگا ـــــ دعا آسمان تک نہ جاسکے گی اور اس کے حق میں صالحین کی دعا بھی کام نہ آئے گی۔

وقت موت کے مصائب۔ ذلت کے ساتھ مرنا ـــــ بھوکا مرنا ـــــ اور پیاسا دنیا سے رخصت ہونا ہے کہ سمندر بھی اس کی پیاس نہ بجھا سکیں گے ـــــ قبر کے مصائب، اللہ ایک ملک کو معین کر دے گا جو سختی کرے گا۔ قبر تنگ ہوجائے گی ـــــ اور قبر میں اندھیرا چھا جائے گا۔

روز قیامت کے مصائب ـــ ایک فرشتہ معین ہوگا جو منہ کے بل کھینچے گا ـــــ حساب سخت ہوجائے گا۔ اللہ اس کی طرف نگاہ نہ کرے گا۔ اسے پاکیزہ نہ قرار دے گا اور اس کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ (بحار ۸۰ صلا۲۱)

۷- خصال صدوقؒ کی روایت ہے کہ رسول اکرمؐ گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا عائشہ فاطمہؑ کی طرف شور مچاتے ہوئے آگے بڑھیں اور کہا کہ تم

اپنی ماں خدیجہؑ کو مجھ سے بہتر ثابت کرنا چاہتی ہو حالانکہ وہ بھی ایک زوجہ رسولؐ تھیں اور ان کو کوئی فضیلت حاصل نہ تھی۔ جس کو سُن کر فاطمہؑ رونے لگیں۔

رسول اکرمؐ نے دریافت کیا۔ بنت رسولؐ! رونے کا سبب کیا ہے؟ عرض کی کہ عائشہ میری والدہ کی توہین کرنا چاہتی ہیں۔ آپ عائشہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ خبردار حمیرا۔ پروردگار نے ساری برکت اس عورت میں رکھی ہے جو محبت کرنے والی ہو اور صاحب اولاد ہو۔ خدیجہ میری اولاد کی ماں تھیں اور تمھیں پروردگار نے بانجھ بنایا ہے اور تم سے کوئی اولاد نہیں ہے۔ (تمھارا ان کا کیا مقابلہ!) - بحار ۱۶ صـ۱۳

فضائل امیرالمومنینؑ بروایت جناب فاطمہؑ

۱۔ شب عروسی میں نے عجب منظر دیکھا کہ مجھ پر وحشت طاری ہو گئی۔ میں نے دیکھا کہ امیرالمومنینؑ زمین سے گفتگو کر رہے ہیں اور وہ جواب دے رہی ہے صبح کو میں نے بابا سے ذکر کیا تو فرمایا کہ اللہ نے تمھارے شوہر کو یہ فضیلت دی ہے کہ زمین ان سے شرق و غرب کے حالات بیان کرتی ہے۔ (بحار ۴۱ صـ۲۷۲)

۲۔ دور ابوبکر میں مدینہ میں زلزلہ آیا اور لوگ خوفزدہ ہو کر ابوبکر کے پاس آئے۔ وہ پریشان ہو کر عمر اور مسلمانوں کو لے کر ابوالحسنؑ کے پاس آئے۔ آپ سب کو لے کر آبادی سے باہر نکلے۔ لوگوں نے دیکھا کہ دیواریں ہل رہی ہیں۔ سب کے دل لرز گئے۔ مگر آپ مطمئن رہے اور

ایک مرتبہ زمین پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے۔ اب ساکن ہو جا۔ چنانچہ زلزلہ ٹھہر گیا۔ اور لوگوں نے اپنی حیرت کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سورۂ زلزال کی تفسیر ہے اور میں وہ انسان ہوں جس سے زمین اپنے حالات بیان کرتی ہے۔ (دلائل الامامہ، بحار ۸۸ صـ۱۵)

۳۔ الغدیر میں اسنی المطالب کے حوالہ سے روایت ہے کہ فاطمہؑ، زینبؑ، ام کلثوم دختران امام موسیٰ کاظمؑ نے بیان کیا کہ ہم سے فاطمہؑ بنت محمد نے بیان کیا اور انھوں نے کہا کہ مجھ سے فاطمہ بنت محمد بن علیؑ نے بیان کیا ہے۔ اور انھوں نے کہا کہ مجھ سے فاطمہ بنت علیؑ بن الحسینؑ نے بیان کیا ہے اور انھوں نے کہا کہ مجھ سے فاطمہؑ و سکینہؑ بنت الحسینؑ نے بیان کیا ہے اور انھوں نے کہا کہ ہم سے ام کلثومؑ بنت فاطمہؑ نے نقل کیا ہے اور انھوں نے جناب فاطمہؑ سے یہ روایت کی ہے کہ کیا تم لوگوں نے روز غدیر یہ فرمان پیغمبرؐ فراموش کر دیا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے —— علیؑ مجھ سے ویسے ہی ہے جیسے موسیٰؑ سے ہارونؑ

(الغدیر ۱ صـ۵۶)

صاحب الغدیر نے اس حدیث کا امتیاز یہ بیان کیا ہے کہ ایسی حدیث مسلسل کہی جاتی ہے کہ اس کا سارا سلسلۂ روایت ایک جیسا ہے اور ہر طبقہ کی خاتون نے اپنی پھوپھی سے روایت نقل کی ہے جو عام طور سے روایات میں نہیں ہوتا ہے۔

۴۔ کفایۃ الاثر کی روایت ہے کہ لوگوں نے جناب فاطمہؑ سے پوچھا کہ علیؑ نے خلافت کے لئے قیام کیوں نہیں کیا؟ —— تو فرمایا کہ رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ امام کی مثال کعبہ کی مثال ہے۔ لوگ کعبہ کے پاس

آتے ہیں۔ کعبہ کسی کے پاس نہیں جاتا ہے۔ (الغدیر ۱ صـ۱۹۷)

۵ - عائشہ راوی ہیں کہ مجھ سے فاطمہؑ نے بیان کیا کہ ان سے رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ تمھارا شوہر تمام لوگوں میں اعلم، سب سے پہلا مسلمان اور سب سے بہتر صاحب عقل ہے۔ (مسند احمد ۱ صـ۲۲)

۶ - ینابیع المودہ میں جناب فاطمہؑ کا یہ ارشاد ہے کہ رسول اکرمؐ نے علیؑ کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ اور اس کے شیعہ جنت میں ہوں گے۔ (ینابیع المودہ صـ۲۵۷)

۷ - حضرت علیؑ فاطمہؑ سے رخصت ہو کر مسجد میں گئے اور رسول اکرمؐ نے آکر سوال کیا کہ علیؑ کہاں ہیں؟ عرض کی مسجد میں لیٹے ہیں۔ آپ نے آکر دیکھا کہ ردا دوش سے ہٹ گئی ہے اور پشت پر مٹی لگی ہوئی ہے تو آپ نے مٹی جھاڑتے ہوئے فرمایا۔ ابوتراب اٹھو ــــ یہ لقب آپ کو رسول اکرمؐ نے دیا ہے اور یہ سب سے زیادہ محبوب لقب ہے۔ (الغدیر ۶ صـ۳۳۶)

۸ - عبداللہ بن مسعود راوی ہیں کہ میں نے فاطمہؑ سے پوچھا کہ علیؑ کہاں ہیں تو فرمایا کہ انھیں جبرئیل آسمان پر لے گئے ہیں۔

عرض کی خیر تو ہے ــــ فرمایا کہ آسمان پر ملائکہ میں کسی مسئلہ پر بحث ہو گئی ہے اور انھوں نے انسانی فیصلہ کا تقاضا کیا ہے تو پروردگار نے انھیں اختیار دیا ہے اور انھوں نے علیؑ کا انتخاب کیا ہے۔

(الاختصاص صـ۲۱۳، مدینۃ المعاجز)

فضیلت اولاد زہراؑ بزبان زہراؑ

۱ - زینب بنت ابی رافع راوی ہیں کہ رسول اکرمؐ کے مرض الموت میں جناب زہراؑ نے عرض کی کہ آپ نے میرے فرزند کو کن کمالات کا وارث بنایا ہے۔

تو آپ نے فرمایا کہ حسنؑ کے لئے میری ہیبت اور سرداری ہے اور حسینؑ کے لئے میری جرأت اور سخاوت ہے۔ (دلائل الامامہ صـ۳۱، ینابیع المودہ صـ۲۶۱)

جب حسینؑ شکم مادر میں تھے تو رسول اکرمؐ سفر میں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ فاطمہؑ عنقریب خدا تمھیں اولاد عنایت کرے گا۔ خبردار اسے دودھ نہ پلانا جب تک میں نہ آجاؤں چاہے ایک ماہ گذر جائے۔

ولادت کے بعد آپ تشریف لائے تو حالت دریافت کی ــــ جناب فاطمہؑ نے کہا کہ میں نے دودھ نہیں دیا ہے تو آپ نے اپنی زبان حسینؑ کے دہن میں دیدی اور وہ چوستے رہے ــــ اس کے بعد فرمایا کہ فرزند اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ امامت کو تمھاری اولاد میں رکھے گا۔

(بحار ۴۳ صـ۲۵۴)

۳ - جب حسنؑ پیدا ہوئے تو جناب فاطمہؑ رسول اکرمؐ کے پاس لے آئیں ــــ آپ نے ان کا نام حسنؑ رکھ دیا۔ اس کے بعد جب حسینؑ پیدا ہوئے اور پھر لے آئیں اور کہا کہ یہ زیادہ خوبصورت ہے تو آپ نے ان کا نام حسینؑ رکھ دیا۔ (مدینۃ المعاجز صـ۱۸۶)

۴ - جب حسینؑ کی ولادت ہوئی تو رسول اکرمؐ تشریف لے آئے اور تہنیت کے ساتھ تعزیت بھی پیش کی۔ جناب فاطمہؑ رونے لگیں کہ اس فرزند کا فائدہ کیا ہو گا۔ اللہ قاتل حسینؑ کو واصل جہنم کرے ــــ رسول اکرمؐ نے فرمایا بیشک قاتل حسینؑ جہنمی ہے لیکن فاطمہؑ یہ اس وقت تک شہید نہ ہو گا جب تک اس کا وہ فرزند نہ آجائے جو امام ہو اور امامت اس کی نسل میں چلے۔

۵ - ایک دن بلال تاخیر سے مسجد پہنچے۔ رسول اکرمؐ نے دریافت کیا کہاں

رک گئے تھے ؟ ــــــ عرض کی کہ فاطمہؑ کے دروازہ کے پاس سے گذرا۔ وہ چکی چلا رہی تھیں اور بچہ رو رہا تھا تو میں نے کہا کہ میں ایک کام کر سکتا ہوں ــــــ انھوں نے چکی میرے حوالہ کر دی اور میں اس میں لگ گیا جس کی بنا پر تاخیر ہو گئی ــــــ فرمایا کہ تم نے ان پر رحم کیا ہے ــــــ اللہ تم پر رحم کرے (تنبیہ الخواطر ۲ ص۲۳۰ ، مجموعہ ورام ۲ ص۲۳۴)

۶ ۔ امام حسینؑ کی ولادت سے پہلے ایک دن فاطمہؑ نے صبح کو رسول اکرمؐ کو غمگین دیکھا۔ عرض کی بابا یہ کیا ہے ؟ آپ نے بتلانے سے انکار کیا۔ فاطمہؑ نے اصرار کیا تو فرمایا کہ جبریلؑ وہ خاک لے کر آئے ہیں جس پر تمھارا ایک فرزند شہید کیا جائے گا۔ (کامل الزیارات ص۶۲)

۷ ۔ علامہ بیرجندی نے ۱۰ رجادی الاولیٰ کے حوادث میں تحریر فرمایا ہے کہ اسی دن جناب فاطمہؑ نے حضرت ابراہیمؑ کا پیراہن زینبؑ کے حوالہ کیا اور فرمایا کہ جب حسینؑ اسے مانگیں تو سمجھ لینا کہ ایک ساعت کے اور مہمان ہیں اور اس کے بعد وہ شدید ترین طریقہ سے شہید کئے جائیں گے۔

علامہ بیرجندی کا بیان ہے کہ یہ وفات جناب فاطمہؑ سے تین دن پہلے کا واقعہ ہے ــــــ یعنی آپ پیغمبرؐ کے بعد ۷۵ دن زندہ رہیں (دلائل الامامۃ ۵۵)

۸ ۔ امیرالمومنینؑ کا بیان ہے کہ حسینؑ بیمار ہو گئے تو فاطمہؑ رسول اکرمؐ کے پاس لے گئیں اور دعائے صحت کا تقاضا کیا ــــــ تو جبرئیل امین یہ پیغام الٰہی لے کر نازل ہو گئے کہ ق علامت آفت ہے لہذا پانی پر ۴۰ مرتبہ سورہ حمد دم کر کے چھڑک دو انشاءاللہ شفا ہو جائے گی سورہ حمد میں حرف ق نہیں ہے۔

(مستدرک الوسائل ۱ ص۳۰۰)

والحمد للہ رب العالمین

جوادی

۱۱ رجادی الاول ۱۴۲۰ھ

فصل اوّل

ادعیہ معصومہؑ عالم

۱۔ حمد و ثنائے پروردگار سے متعلق دعائیں

ا ۔ تسبیح و تنزیہ پروردگار

ب ۔ ہر تیسری تاریخ کی تسبیح

ج ۔ بلندی اخلاق کی دعائیں

د ۔ دنیا و آخرت کے ضروریات کی دعائیں

(١) دعاؤها عليها السلام

في تسبيح الله سبحانه

سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِيفِ، سُبْحَانَ ذِي الْجَلالِ الْبَاذِخِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِيمِ، سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْبَهْجَةَ وَالْجَمَالَ، سُبْحَانَ مَنْ تَرَدّٰى بِالنُّورِ وَالْوَقَارِ، سُبْحَانَ مَنْ يَرىٰ أَثَرَ النَّمْلِ فِي الصَّفَاءِ، سُبْحَانَ مَنْ يَرىٰ وَقْعَ الطَّيْرِ فِي الْهَوَاءِ، سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰكَذَا وَ لاهٰكَذَا غَيْرُهُ.

و في رواية:

سُبْحَانَ ذِي الْجَلالِ الْبَاذِخِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِيفِ، سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِيمِ، سُبْحَانَ ذِي الْبَهْجَةِ وَالْجَمَالِ، سُبْحَانَ مَنْ تَرَدّٰى بِالنُّورِ وَالْوَقَارِ، سُبْحَانَ مَنْ يَرىٰ أَثَرَ النَّمْلِ فِي الصَّفَا وَوَقْعَ الطَّيْرِ فِي الْهَوَاءِ.

۱۔ دعائے متعلق بہ تسبیح پروردگار

پاک وپاکیزہ ہے وہ پروردگار جو بلند ترین اور عظیم ترین عزّت کا مالک ہے۔ پاک وپاکیزہ ہے وہ پروردگار جو بزرگ وبرتر جلال کا مالک ہے۔ پاک وپاکیزہ ہے وہ پروردگار جو قابل افتخار اور قدیم ترین ملک کا مالک ہے۔ پاک وپاکیزہ ہے وہ پروردگار جس کا لباس حسن وجمال ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ پروردگار جس کی ردا نور اور وقار ہے۔

پاک وپاکیزہ ہے وہ پروردگار جو چکنے پتھر پر چیونٹیوں کے نشان قدم دیکھ لیتا ہے — پاک وپاکیزہ ہے وہ پروردگار جو ہوا میں پرندوں کی پرواز کے اثرات دیکھ لیتا ہے؟

پاک وپاکیزہ ہے وہ پروردگار جو خود ایسا ہے اور اس کے علاوہ کوئی ایسا نہیں ہے۔

دوسری روایت

پاک وپاکیزہ ہے وہ پروردگار جو صاحب جلالِ بلند وعظیم ہے۔ پاک وپاکیزہ ہے وہ پروردگار جو صاحب عزّتِ سرفراز وسربلند ہے۔ پاک وپاکیزہ ہے وہ پروردگار جو صاحب ملک قدیم وبا افتخار ہے۔ پاک وپاکیزہ ہے وہ جو صاحبِ حسن وجمال ہے — پاک وپاکیزہ ہے وہ جس کی ردا نور اور وقار ہے۔

پاک وپاکیزہ ہے وہ جو ٹھوس پتھر پر چیونٹی کے نشان قدم اور ہوا میں پرندوں کی گذرگاہ کو دیکھ لیتا ہے۔

جمال الاسبوع سید بن طاؤس ص۱۶۱ - بحار ۹۱ ص۱۸۱، مستدرک وسائل ۶ ص۲۹۳
مصباح شیخ طوسیؒ ص۴۱۰، کامل الزیارات ص۲۳۸، مصباح کفعمی ص۴۱۰

(۲) دعاؤها عليها السلام

في تسبيح الله سبحانه في اليوم الثالث من الشهر

سُبْحانَ مَنِ اسْتَنارَ بِالْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ، سُبْحانَ مَنِ احْتَجَبَ فِي سَبْعِ سَماواتٍ، فَلاعَيْنَ تَراهُ، سُبْحانَ مَنْ اَذَلَّ الْخَلائِقَ بِالْمَوْتِ، وَاَعَزَّ نَفْسَهُ بِالْحَياةِ، سُبْحانَ مَنْ يَبْقى وَ يَفْنى كُلُّ شَيْءٍ سِواهُ.

سُبْحانَ مَنِ اسْتَخْلَصَ الْحَمْدَ لِنَفْسِهِ وَارْتَضاهُ، سُبْحانَ الْحَيِّ الْعَليمِ، سُبْحانَ الْحَليمِ الْكَريمِ، سُبْحانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ، سُبْحانَ الْعَلِيِّ الْعَظيمِ، سُبْحانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ.

(۳) دعاؤها عليها السلام

في طلب مكارم الاخلاق و مرضيّ الافعال

اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَي الْخَلْقِ، اَحْيِني ما عَلِمْتَ الْحَياةَ خَيْراً لي، وَتَوَفَّني اِذاكانَتِ الْوَفاةُ خَيْراً لي.

اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ كَلِمَةَ الْاِخْلاصِ، وَخَشْيَتَكَ فِي الرِّضا وَالْغَضَبِ، وَالْقَصْدَ فِي الْغِنى وَالْفَقْرِ.

میرا سوال اس نعمت کے بارے میں ہے جو تمام نہ ہو اور اس خنکی چشم کے بارے میں ہے جس کا سلسلہ ختم نہ ہو۔

میں تیرے فیصلے سے راضی رہنے کا سوالی ہوں اور موت کے بعد سکون زندگی چاہتا ہوں اور تیرے روئے جمال کی زیارت کا مشتاق ہوں۔ مجھے تیری ملاقات کا شوق درکار ہے بشرطیکہ نہ اس میں کوئی نقصان دہ رنج و غم ہو اور نہ تنگ و تاریک فتنہ

خدایا مجھے ایمان کی زینت سے آراستہ کر دے اور ہدایت یافتہ ہدایت کرنے والا بنا دے۔ اے عالمین کے پروردگار۔

۴- دنیا و آخرت کے تمام مقاصد سے متعلق دعا

خدایا مجھے جو رزق دے اسی پر قانع بنا دے ـــــ اور جب تک زندہ رکھنا عافیت کے ساتھ رکھنا اور عیوب کی پردہ پوشی کرتے رہنا پھر جب مر جاؤں تو مجھ پر رحم کرنا اور میرے گناہوں کو معاف کر دینا ـــــ خدایا جو رزق میرے واسطے مقدر نہیں کیا ہے اس کی کوشش میں مبتلا نہ ہونے دینا اور جو مقدر کر دیا ہے اسے سہل اور آسان بنا دینا۔

خدایا میرے والدین اور جس نے بھی مجھ پر احسان کیا ہے سب کو میری طرف سے بہترین بدلہ عنایت فرمانا۔

خدایا مجھے اس کام کے لئے فرصت فراہم کر دینا جس کے لئے تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور اس کام میں مشغول نہ ہونے دینا جس کی ذمہ داری تو نے خود لے لی ہے (رزق)

جب میں استغفار کر رہا ہوں تو مجھ پر عذاب نہ کرنا ـــــ اور جب میں ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں تو مجھے محروم نہ کر دینا۔

خدایا مجھے خود میرے نزدیک ذلیل بنا دینا لیکن اپنی شان کو عظیم بنا دینا۔ مجھے اپنی اطاعت، اپنی مرضی کے مطابق عمل کرنے اور جس میں تیری ناراضگی ہو اس سے اجتناب کرنے کی توفیق عطا فرمانا۔ اے بہترین رحم کرنے والے!

مہج الدعوات سید ابن طاؤس صفحہ ۱۴۲، بحار ۸۶ صفحہ ۲

۲- نماز و عبادات سے متعلق معصومہ عالم کی دعائیں

(۵) دعاؤها عليها السلام

بعد صلاة الوتر

عن فاطمة عليها السلام : رغّب النبيّ صلى الله عليه وآله في الجهاد و ذكر فضله ، فسألته الجهاد ،فقال :ألا أدلّك على شي ء يسير و اجره كبير ، ما من مؤمن و لا مؤمنة يسجد عقيب الوتر سجدتين و يقول في كل سجدة:

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلائِكَةِ وَالرُّوحِ ،خمس مرات.

لايرفع رأسه حتى يغفر الله ذنوبه كلها و استجاب الله دعاءه و ان مات في ليلته مات شهيداً.

(۶) دعاؤها عليها السلام

في تعقيب صلاة الظهر

سُبْحَانَ ذِی الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِيفِ، سُبْحَانَ ذِي الْجَلالِ الْبَاذِخِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ بَلَغْتُ مَابَلَغْتُ مِنَ الْعِلْمِ بِهِ وَالْعَمَلِ لَهُ، وَالرَّغْبَةِ اِلَيْهِ وَالطَّاعَةِ لِاَمْرِهِ.

۵[1] - نمازِ وتر کے بعد کی دعا

معصومۂ عالم سے روایت ہے کہ جب رسول اکرمؐ نے جہاد کے فضائل بیان کر کے اس کی طرف رغبت دلائی تو میں نے بھی جہاد کا مطالبہ کیا آپ نے فرمایا۔ میں اس سے آسان تر چیز بتلائے دیتا ہوں جس کی فضیلت بہت عظیم ہے دیکھو جو بھی مومن یا مومنہ نمازِ وتر کے بعد دو سجدہ کرے اور ہر سجدہ میں پانچ مرتبہ کہے۔ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ (پاک اور پاکیزہ صفات ہے وہ جو ملائکہ اور روح القدس کا پروردگار ہے) ایسا انسان سجدہ سے سر نہ اٹھائے گا مگر یہ کہ پروردگار اس کے تمام گناہوں کو معاف کر دے گا اور اس کی ہر دعا کو قبول کرے گا اور اگر اسی رات میں مرجائے گا تو "شہید" مرے گا۔

۶[2] - تعقیب نمازِ ظہر کی دعا

پاک و پاکیزہ ہے وہ صاحبِ عزّتِ بلند و برتر —— پاک و پاکیزہ ہے وہ صاحبِ جلالِ بزرگ و بالاتر

پاک و پاکیزہ ہے وہ صاحبِ ملکِ قدیم و با افتخار —— ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کی نعمتوں کے طفیل میں علم و عمل کی اس منزل تک پہنچا ہوں اور اس کی طرف رغبت کر کے اس کے اوامر کی اطاعت کر رہا ہوں۔

---

[1] اہل البیت توفیق ابو علم ص۱۸

[2] فلاح السائل سید ابن طاؤس ص۱۸۳، بحار ۸۶ ص۶۲

وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذي لَمْ يَجْعَلْني جاحِداً لِشَيْءٍ مِنْ كِتابِهِ، وَلا مُتَحَيِّراً في شَيْءٍ مِنْ اَمْرِهِ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذي هَداني لِدينِهِ، وَلَمْ يَجْعَلْني اَعْبُدُ شَيْئاً غَيْرَهُ.

اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْأَلُكَ قَوْلَ التَّوّابينَ وَ عَمَلَهُمْ، وَنَجاةَ الْمُجاهِدينَ وَثَوابَهُمْ، وَتَصْديقَ الْمُؤْمِنينَ وَ تَوَكُّلَهُمْ، وَالرّاحَةَ عِنْدَالْمَوْتِ، وَالْأَمْنَ عِنْدَالْحِسابِ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ خَيْرَ غائِبٍ اَنْتَظِرُهُ، وَخَيْرَ مُطَّلِعٍ يَطَّلِعُ عَلَيَّ.

وَارْزُقْني عِنْدَ حُضُورِ الْمَوْتِ وَعِنْدَ نُزُولِهِ، وَ في غَمَراتِهِ، وَحينَ تُنْزِلُ النَّفْسُ مِنْ بَيْنِ التَّراقي، وَحينَ تَبْلُغُ الْحُلْقُومَ، وَفي حالِ خُرُوجي مِنَ الدُّنْيا، وَ تِلْكَ السّاعَةُ الَّتي لا اَمْلِكُ لِنَفْسي فيها ضَرّاً وَلانَفْعاً، وَلاشِدَّةً وَلارَخاءً، رُوحاً مِنْ رَحْمَتِكَ، وَحَظّاً مِنْ رِضْوانِكَ، وَ بُشْرىٰ مِنْ كَرامَتِكَ.

قَبْلَ اَنْ تَتَوَفّىٰ نَفْسي، وَتَقْبِضَ رُوحي، وَتُسَلِّطَ مَلَكَ الْمَوْتِ عَلىٰ اِخْراجِ نَفْسي، وَبِبُشْرىٰ مِنْكَ يا رَبِّ لَيْسَتْ مِنْ اَحَدٍ غَيْرِكَ. تُثْلِجُ بِها صَدْري، وَتَسُرُّ بِها نَفْسي، وَتَقَرُّ بِها عَيْني، وَيَتَهَلَّلُ بِها وَجْهي، وَيَسْفُرُ بِها لَوْني، وَيَطْمَئِنُّ بِها قَلْبي، وَيَتَباشَرُ بِها عَلىٰ سَرائِرِ جَسَدي.

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنی کتاب کے کسی حصّہ کا منکر نہیں بنایا اور اپنے معاملات کے کسی مسئلہ میں متحیر نہیں بنایا۔

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے دین کی ہدایت دی ہے اور اپنے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرنے دی ہے۔

خدایا میرا سوال یہ ہے کہ مجھے توبہ کرنے والوں جیسا قول و عمل عنایت فرما اور مجاہدین جیسی نجات اور نعمت عطا فرما

صاحبان ایمان جیسی تصدیق اور قناعت مرحمت فرما اور موت کے ہنگام راحت اور حساب کے وقت امن و امان عطا فرما موت کو وہ بہترین غائب قرار دیدے جس کا انتظار کروں اور وہ بہترین منظر بنا دے جو سامنے آنے والا ہے۔

اور مجھے اس وقت جب موت کا سامنا ہو اور اس کا نزول ہو اور جب اس کی سختیوں کا مقابلہ ہو اور روح کھینچ کھینچ کر نکل رہی ہو اور سانس حلق تک پہنچ جائے ـــــ اور میں دنیا سے جا رہا ہوں اور میرے اختیار میں نفع و نقصان اور شدت و سہولت کچھ نہ ہو ـــــ تو اپنی رحمت کا سکون اور اپنی رضا کا حصّہ اور اپنی کرامت کی بشارت عطا فرما ـــــ قبل اس کے کہ میری جان نکل جائے اور تو میری روح کو قبض کرے اور مجھ پر روح نکالنے کے لئے ملک الموت کو مسلط کر دے۔

خدایا صرف تیری بشارت ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے جو میرے سینہ کو سکون، میرے نفس کو مسرت، میری آنکھوں کو ٹھنڈک میرے چہرے کو بشاشت۔ میرے رنگ کو چمک دمک اور میرے قلب کو اطمینان دے سکتی ہے اور میرے پورے وجود پر اس کے سکون کا اثر ظاہر ہو سکتا ہے۔

يَغْبِطُني بِهٰا مَنْ حَضَرَني مِنْ خَلْقِكَ، وَمَنْ سَمِعَ بي مِنْ عِبادِكَ. تُهَوِّنُ بِهٰا عَلَيَّ سَكَراتِ الْمَوْتِ، وَ تُفَرِّجُ عَنّي بِـهٰا كُرْبَتَهُ، وَتُخَفِّفُ بِهٰا عَنّي شِدَّتَهُ، وَتَكْشِفُ عَنّي بِـهٰا سُقْمَهُ، وَ تَذْهَبُ عَنّي بِهٰا هَمَّهُ وَحَسْرَتَهُ، وَتَعْصِمُني بِهٰا مِنْ اَسَفِهِ وَ فِتْنَتِهِ، وَتُجيرُني بِهٰا مِـنْ شَـرِّهِ وَشَـرِّ مٰـا يَـحْضُرُ اَهْـلَهُ، وَ تَرْزُقُني بِهٰا خَيْرَهُ وَخَيْرَ مٰا يَحْضُرُ عِنْدَهُ، وَخَيْرَ مٰا هُوَ كائِنٌ بَعْدَهُ.

ثُمَّ اِذٰا تُوُفِّيَتْ نَفْسي وَقُبِضَتْ رُوحي، فَاجْعَلْ رُوحي فِي الْاَرْواحِ الرّائِحَةِ، وَاجْعَلْ نَفْسي فِي الْاَنْفُسِ الصّٰالِحَةِ، وَاجْعَلْ جَسَدي فِي الْاَجْسادِ الْمُطَهَّرَةِ، وَاجْعَلْ عَمَلي فِي الْاَعْمالِ الْمُتَقَبَّلَةِ.

ثُمَّ ارْزُقْني مِنْ خِطَّتي مِنَ الْاَرْضِ، وَ مَوْضِعِ جُثَّتي، حَيْثُ يُرْفَتُ لَحْمي، وَ يُدْفَنُ عَظْمي، وَ اُتْرَكُ وَحيداً لا حيلَةَ لي.

[illegible]تْنِي الْبِلادُ وَتَخَلّا مِنّي الْعِبادُ، وَافْتَقَرْتُ اِلىٰ رَحْمَتِكَ، وَاحْتَجْتُ اِلىٰ صالِحِ عَمَلي، وَاَلْقىٰ مٰا مَهَّدْتُ لِنَفْسي، وَقَدَّمْتُ لِاٰخِرَتي، وَعَمِلْتُ في اَيّٰامِ حَيٰاتي، فَوْزاً

اور جسے دیکھ کر وقت نزع کے تمام حاضرین اور میرے حالات سننے والے تمام سامعین رشک کر سکتے ہیں۔ لہٰذا اس کے ذریعہ تو موت کی تختیل کو آسان کر دے اور اس کے رنج و کرب کو دور کر دے اور اس کی شدت کو ہلکا بنا دے اور اس کی بیماری کا ازالہ کر دے اور اس کے ہم و غم کو دفع کر دے اور اس کے افسوس اور فتنہ سے محفوظ کر دے اور موت کے شر کے ساتھ مرنے والے پر وارد ہونے والے ہر شر سے نجات دیدے اور اس کے خیر کے ساتھ اس وقت وارد ہونے والے ہر خیر کو عطا فرما دے اور وہ خیر بھی دیدے جو موت کے بعد واقع ہونے والا ہے۔

اس کے بعد جب میری موت واقع ہو جائے اور روح نکال لی جائے تو میری روح کو پرسکون روحوں میں قرار دیدینا اور میرے نفس کو صالح ترین نفوس میں رکھ دینا۔ میرے جسم کو پاکیزہ اجسام اور میرے اعمال کو مقبول اعمال کی منزل میں رکھ دینا۔

اس کے بعد جب مجھے اس خطۂ زمین میں چھپا دیا جائے جہاں میرا گوشت گل جائے اور ہڈیاں دفن رہ جائیں اور مجھے بے سہارا تنہا چھوڑ دیا جائے اور شہر والے مجھے اپنے سے دور پھینک دیں اور سارے بندے مجھ سے الگ ہو جائیں اور میں تیری رحمت کا فقیر اور نیک اعمال کا محتاج ہو جاؤں اور وہ سب سامنے آجائے جسے میں نے اپنے لئے مہیا کر رکھا ہے اور اپنی آخرت کے لئے آگے آگے بھیج دیا ہے اور زندگی میں جو اعمال کئے ہیں ——— اپنی رحمت کی کامیابی

مِنْ رَحْمَتِكَ، وَضِياءً مِنْ نُورِكَ، وَتَثْبِيتاً مِنْ كَرامَتِكَ، بِالْقَوْلِ الثّابِتِ فِي الْحَياةِ الدُّنْيا وَ الْآخِرَةِ، إِنَّكَ تُضِلُّ الظّالِمِينَ وَتَفْعَلُ ما تَشاءُ.

ثُمَّ بارِكْ لِي فِي الْبَعْثِ وَالْحِسابِ، إِذَا انْشَقَّتِ الْأَرْضُ عَنِّي، وَ تَخَلَّى الْعِبادُ مِنِّي، وَغَشِيَتْنِي الصَّيْحَةُ، وَ أَفْزَعَتْنِي النَّفْخَةُ، وَنَشَرْتَنِي بَعْدَالْمَوْتِ، وَبَعَثْتَنِي لِلْحِسابِ.

فَابْعَثْ مَعِي يا رَبِّ نُوراً مِنْ رَحْمَتِكَ، يَسْعىٰ بَيْنَ يَدَيَّ وَعَنْ يَمِينِي، تُؤْمِنُنِي بِهِ، وَتَرْبِطُ بِهِ عَلىٰ قَلْبِي، وَتُظْهِرُ بِهِ عُذْرِي، وَتُبَيِّضُ بِهِ وَجْهِي، وَتُصَدِّقُ بِهِ حَدِيثِي، وَتُفْلِجُ بِهِ حُجَّتِي، وَتُبَلِّغُنِي بِهِ الْعُرْوَةَ الْقُصْوىٰ مِنْ رَحْمَتِكَ، وَتُحِلُّنِي الدَّرَجَةَ الْعُلْيا مِنْ جَنَّتِكَ.

وَ تَرْزُقُنِي بِهِ مُرافَقَةَ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ دَرَجَةً، وَأَبْلَغِها فَضِيلَةً، وَ أَبَرِّها عَطِيَّةً، وَأَرْفَعِها نَفْسَةً، مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَداءِ وَالصّالِحِينَ، وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقاً.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ خاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَعَلىٰ جَمِيعِ الْأَنْبِياءِ وَالْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى الْمَلائِكَةِ أَجْمَعِينَ، وَعَلىٰ آلِهِ

اپنے نور کی روشنی اور اپنی کرامت کا استقرار عطا فرما دینا اس قول ثابت کے ذریعہ جو حیات دنیا و آخرت کا وسیلہ ہے کہ تو ظالموں کو راستہ کی ہدایت نہیں دیتا ہے اور جو چاہے وہ کر سکتا ہے۔

اس کے بعد مجھے روز قیامت اور منزل حساب میں برکت عنایت فرمانا۔ جب زمین شگافتہ ہو اور بندے مجھ سے دور ہو جائیں اور آسمانی آواز ہوش اڑا دے اور صور اسرافیل لرزہ بر اندام کر دے اور تو موت کے بعد زندہ کر کے موقف حساب میں حاضر کر دے۔

خدایا اس وقت میرے ساتھ اپنی رحمت کا وہ نور بھی کر دینا جو میرے آگے اور داہنے چلتا رہے اور اس کے ذریعہ تو مجھے امن و امان اور میرے دل کو اطمینان عطا فرما دے کہ میرا عذر واضح ہو جائے میرا چہرہ روشن ہو جائے۔ میری باتیں سچی ثابت ہوں۔ میری دلیل کامیاب ہو اور تو مجھے اپنی رحمت کے مضبوط سہارے تک پہنچا دے اور جنّت کے بلند ترین درجہ میں ساکن کر دے۔

مجھے حضرت محمدؐ کی رفاقت عطا فرما جو تیرے بندہ اور رسول ہیں اور جنّت کے بلند ترین درجہ میں جو فضیلت کی عظیم ترین منزل اور تیری نیک ترین عطا اور بلند ترین قیمتی مقام ہے۔ ان لوگوں کے ساتھ قرار دینا جن پر تو نے نعمتیں نازل کی ہیں اور جو تیرے انبیاء۔ صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور وہی بہترین رفیق ہیں۔

خدایا حضرت محمدؐ پر رحمت نازل فرما جو خاتم النبیین ہیں اور تمام انبیاء و مرسلین اور تمام ملائکہ مقربین پر اور ان کی آل طیبین و طاہرینؑ پر اور تمام آئمہ ہادین و مہدیین پر۔ آمین اے رب العالمین!

الطَّيِّبينَ الطَّاهِرِينَ، وَعَلىٰ أَئِمَّةِ الْهُدىٰ أَجْمَعِينَ، آمينَ رَبَّ الْعالَمينَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَما هَدَيْتَنا بِهِ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَما رَحِمْتَنا بِهِ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَما عَزَّزْتَنا بِهِ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَما فَضَّلْتَنا بِهِ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَما شَرَّفْتَنا بِهِ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَما نَصَرْتَنا بِهِ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَما أَنْقَذْتَنا بِهِ مِنْ شَفا حُفْرَةٍ مِنَ النّارِ.

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهَهُ، وَأَعْلِ كَعْبَهُ، وَأَفْلِجْ حُجَّتَهُ، وَأَتْمِمْ نُورَهُ، وَثَقِّلْ ميزانَهُ، وَعَظِّمْ بُرْهانَهُ، وَافْسَحْ لَهُ حَتّىٰ يَرْضىٰ، وَبَلِّغْهُ الدَّرَجَةَ وَالْوَسيلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَابْعَثْهُ الْمَقامَ الْمَحْمُودَ الَّذي وَعَدْتَهُ، وَاجْعَلْهُ أَفْضَلَ النَّبِيّينَ وَالْمُرْسَلينَ عِنْدَكَ مَنْزِلَةً وَوَسيلَةً.

وَاقْصُصْ بِنا أَثَرَهُ، وَاسْقِنا بِكَأْسِهِ، وَأَوْرِدْنا حَوْضَهُ، وَاحْشُرْنا في زُمْرَتِهِ، وَتَوَفَّنا عَلىٰ مِلَّتِهِ، وَاسْلُكْ بِنا سَبيلَهُ، وَاسْتَعْمِلْنا بِسُنَّتِهِ، غَيْرَ خَزايا وَلا نادِمينَ، وَلا شاكّينَ وَلا مُبَدِّلينَ.

يا مَنْ بابُهُ مَفْتُوحٌ لِداعيهِ، وَحِجابُهُ مَرْفُوعٌ لِراجيهِ، يا ساتِرَ الْأَمْرِ الْقَبيحِ وَمُداوِيَ الْقَلْبِ الْجَريحِ، لا تَفْضَحْني

خدایا حضرت محمدؐ پر رحمت نازل فرما جس طرح تونے ہمیں ان کے ذریعہ ہدایت دی ہے اور ان پر رحمت نازل فرما جس طرح ان کے ذریعہ ہم پر رحمت نازل کی ہے — اور ان پر رحمت نازل فرما جس طرح ان کے ذریعہ ہمیں عزت بخشی ہے اور ان پر رحمت نازل فرما جس طرح ان کے ذریعہ ہمیں فضیلت دی ہے اور ان پر رحمت نازل فرما جس طرح ان کے ذریعہ ہمیں شرف دیا ہے اور ان پر رحمت نازل فرما جس طرح ان کے ذریعہ ہماری مدد کی ہے اور ان پر رحمت نازل فرما جس طرح ان کے ذریعہ ہمیں جہنم کے کنارہ سے نکال لیا ہے۔

خدایا ان کے چہرہ کو روشن فرما دے۔ ان کے درجہ کو بلند فرما دے۔ ان کی حجت کو کامیاب بنا دے۔ ان کے نور کو مکمل فرما دے۔ ان کے میزان عمل کو سنگین بنا دے۔ ان کے برہان کو عظیم قرار دیدے اور انھیں اس قدر وسعت عطا فرما دے کہ وہ راضی ہو جائیں۔ انھیں جنت کے درجات و وسیلہ تک پہنچا دے اور اس مقام محمود کو عطا فرما دے جس کا ان سے وعدہ کیا ہے۔ انھیں اپنے نزدیک منزلت و وسیلہ کے اعتبار سے تمام انبیاء و مرسلین سے بالاتر قرار دیدے۔

ہمیں ان کے نقش قدم پر چلا دے۔ ان کے جام سے سیراب کر دے۔ ان کے حوض کوثر پر وارد کر دے۔ ان کے گروہ میں محشور فرمانا اور ان کے دین پر دنیا سے اٹھانا — ان کے راستہ پر چلانا اور ان کی سیرت کے اتباع پر لگا دینا جہاں نہ کوئی رسوائی ہو اور نہ شرمندگی نہ کوئی شک و شبہ ہو اور نہ عقائد میں تبدیلی۔

اے وہ پروردگار جس کا دروازہ دعا کرنے والوں کے لئے کھلا ہوا ہے اور جس کے پردے امیدواروں کے لئے اٹھے ہوئے ہیں اے امر قبیح کے پردہ پوش دل زخم کا مداوا کرنے والے! ہمیں روز قیامت ہمارے گناہوں کی بنا پر رسوا نہ کر دینا

فِي مَشْهَدِ الْقِيامَةِ بِمُوبِقاتِ الْآثامِ.

يا غايَةَ الْمُضْطَرِّ الْفَقِيرِ، وَيا جابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيرِ، هَبْ لِي مُوبِقاتِ الْجَرائِرِ، وَاعْفُ عَنْ فاضِحاتِ السَّرائِرِ، وَاغْسِلْ قَلْبِي مِنْ وِزْرِ الْخَطايا، وَارْزُقْنِي حُسْنَ الْاِسْتِعْدادِ لِنُزُولِ الْمَنايا.

يا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ وَمُنْتَهىٰ أُمْنِيَّةِ السّائِلِينَ، أَنْتَ مَوْلايَ، فَتَحْتَ لِي بابَ الدُّعاءِ وَالْإِنابَةِ، فَلا تُغْلِقْ عَنِّي بابَ الْقَبُولِ وَالْإِجابَةِ، وَنَجِّنِي بِرَحْمَتِكَ مِنَ النّارِ، وَبَوِّئْنِي غُرُفاتِ الْجِنانِ، وَاجْعَلْنِي مُتَمَسِّكاً بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقىٰ، وَاخْتِمْ لِي بِالسَّعادَةِ.

وَأَحْيِنِي بِالسَّلامَةِ يا ذَا الْفَضْلِ وَالْكَمالِ، وَالْعِزَّةِ وَالْجَلالِ، وَلا تُشْمِتْ بِي عَدُوّاً وَلا حاسِداً، وَلا تُسَلِّطْ عَلَيَّ سُلْطاناً عَنِيداً وَلا شَيْطاناً مَرِيداً، بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً.

اے بیچارے فقیر کے منتہائے نظر! اے شکستہ ہڈیوں کے جوڑنے والے! ہمارے ہلاک جرائم کو بخش دے اور ہمارے رسوا کن پوشیدہ عیوب سے درگذر فرما —— ہمارے دل کو خطاؤں کی کثافت سے دھو دے اور ہمیں وقت نزول موت کے لئے بہترین آمادگی عنایت فرما دے۔

اے بہترین کرم کرنے والے اور اے سائلوں کی امیدوں کے آخری مرکز! تو میرا مولا ہے۔ تو نے توبہ اور توجہ کے دروازے کھول دئے ہیں تو اب قبولیت و استجابت کے دروازوں کو بند نہ کر دینا اور ہمیں اپنی رحمت کی بنا پر عذاب جہنم سے بچالینا اور جنت کے غرفوں میں جگہ دیدینا۔ ہمیں اپنے مضبوط سہارے سے تمسک کی توفیق عطا فرمانا اور ہمارا خاتمہ سعادت و نیک بختی پر قرار دیدے۔

اور ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھنا اے صاحب فضل و کمال اور مالک عزت و جلال! ہمارے دشمنوں اور حاسدوں کو طنز کا موقع نہ دینا اور ہم پر کسی دشمن بادشاہ یا سرکش شیطان کو مسلط نہ کر دینا۔

اپنی رحمت کاملہ کے طفیل۔

اے بہترین رحم کرنے والے

خدائے علی و عظیم کے علاوہ کوئی قوت اور تدبیر نہیں ہے۔ اللہ حضرت محمدؐ اور ان کی آلؑ پر بہترین صلوات و سلام نازل فرمائے۔

(٧) دعاؤها ﷺ

في تعقيب صلاة العصر

سُبْحانَ مَنْ يَعْلَمُ جَوارِحَ القُلُوبِ، سُبْحانَ مَنْ يُحْصي عَدَدَ الذُّنُوبِ، سُبْحانَ مَنْ لا يَخْفى عَلَيْهِ خافِيَةٌ فِي الأَرْضِ ولا فِي السَّماءِ، وَالحَمْدُ لِلّهِ الَّذي لَمْ يَجْعَلْني كافِراً لِأَنْعُمِهِ، وَ لاجاحِداً لِفَضْلِهِ، فَالخَيْرُ فيهِ وَهُوَ أَهْلُهُ.

وَالحَمْدُ لِلّهِ عَلى حُجَّتِهِ البالِغَةِ عَلى جَميعِ مَنْ خَلَقَ، مِمَّنْ أَطاعَهُ وَمِمَّنْ عَصاهُ، فَإِنْ رَحِمَ فَمِنْ مَنِّهِ، وَإِنْ عاقَبَ فَبِما قَدَّمَتْ أَيْديهِمْ وَمَا اللّهُ بِظَلّامٍ لِلْعَبيدِ.

وَالحَمْدُ لِلّهِ العَلِيِّ المَكانِ، وَالرَّفيعِ البُنْيانِ، الشَّديدِ الأَرْكانِ، العَزيزِ السُّلْطانِ، العَظيمِ الشَّأْنِ، الواضِحِ البُرْهانِ، الرَّحيمِ الرَّحْمانِ، المُنْعِمِ المَنّانِ.

الحَمْدُ لِلّهِ الَّذي احْتَجَبَ عَنْ كُلِّ مَخْلُوقٍ يَراهُ بِحَقيقَةِ الرُّبُوبِيَّةِ وَقُدْرَةِ الوَحْدانِيَّةِ، فَلَمْ تُدْرِكْهُ الأَبْصارُ، وَلَمْ تُحِطْ بِهِ الأَخْبارُ، وَلَمْ تُعَيِّنْهُ مِقْدارٌ، وَلَمْ تَتَوَهَّمْهُ اعْتِبارٌ، لِأَنَّهُ المَلِكُ الجَبّارُ.

۷۔ نماز عصر کے تعقیبات کی دعا

پاک و پاکیزہ ہے وہ جو دلوں کے خیالات سے باخبر ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ جو گناہوں کو شمار کر لیتا ہے۔

پاک و پاکیزہ ہے وہ جس پر زمین و آسمان کی کوئی شے پوشیدہ نہیں ہے۔

شکر ہے اس مالک کا جس نے مجھے اپنی نعمتوں کا کفران کرنے والا اور اپنے فضل و کرم کا منکر نہیں بنایا ہے سارا خیر اسی میں ہے اور وہی اس کا اہل ہے۔

ساری حمد اللہ کے لئے ہے کہ اس نے تمام مخلوقات پر اپنی حجت تمام کر دی ہے چاہے وہ اطاعت گذار ہوں یا نافرمان۔ اس کے بعد وہ رحم کرے تو اس کا احسان ہے اور عذاب کرے تو یہ بندوں کے اعمال کا نتیجہ ہے اور وہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کی منزلت بلند اور اساس رفیع الشان ہے۔ اس کے ارکان مستحکم اور اس کی سلطنت باعزت ہے۔ اس کی شان عظیم اور اس کا برہان واضح ہے۔ وہ رحیم و رحمان بھی ہے اور منعم و محسن بھی ہے۔

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے کو ان تمام مخلوقات سے پوشیدہ کر رکھا ہے جنھیں حقیقت ربوبیت اور قدرت وحدانیت کی بنا پر دیکھ رہا ہے لہذا نگاہیں اس تک پہنچ نہیں سکتی ہیں اور خبریں اس کا احاطہ نہیں کر سکتی ہیں۔ کوئی مقدار اس کا تعین نہیں کر سکتی ہے اور کوئی اعتبار اس کا خیال بھی نہیں کر سکتا ہے ــــ اس لئے کہ وہ بادشاہ و جبار ہے

فلاح السائل سید بن طاؤس صفحہ ۲۰۲ ، بحار ۸۶، ۸۵

اَللّٰهُمَّ قَدْ تَرىٰ مَكاني وَتَسْمَعُ كَلامي، وَتَطَّلِعُ عَلىٰ اَمْري، وَتَعْلَمُ ما في نَفْسي، وَلَيْسَ يَخْفىٰ عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ اَمْري، وَقَدْ سَعَيْتُ اِلَيْكَ في طَلِبَتي، وَطَلَبْتُ اِلَيْكَ في حاجَتي، وَتَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ في مَسْاَلَتي، وَسَاَلْتُكَ لِفَقْرٍ وَحاجَةٍ، وَذِلَّةٍ وَضيقَةٍ، وَبُؤْسٍ وَمَسْكَنَةٍ.

وَاَنْتَ الرَّبُّ الْجَوادُ بِالْمَغْفِرَةِ، تَجِدُ مَنْ تُعَذِّبُ غَيْري، وَلا اَجِدُ مَنْ يَغْفِرُ لي غَيْرُكَ، وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذابي وَاَنَا فَقيرٌ اِلىٰ رَحْمَتِكَ.

فَاَسْاَلُكَ بِفَقْري اِلَيْكَ وَغِناكَ عَنّي، وَبِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ وَقِلَّةِ امْتِناعي مِنْكَ، اَنْ تَجْعَلَ دُعائي هٰذا دُعاءً وافَقَ مِنْكَ اِجابَةً، وَمَجْلِسي هٰذا مَجْلِساً وافَقَ مِنْكَ رَحْمَةً، وَطَلِبَتي هٰذِهِ طَلِبَةً وافَقَتْ نَجاحاً.

وَما خِفْتُ عُسْرَتَهُ مِنَ الْاُمُورِ فَيَسِّرْهُ، وَما خِفْتُ عَجْزَهُ مِنَ الْاَشْياءِ فَوَسِّعْهُ، وَمَنْ اَرادَني بِسُوءٍ مِنَ الْخَلائِقِ كُلِّهِمْ فَاَغْلِبْهُ، آمينَ يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ.

وَهَوِّنْ عَلَيَّ ما خَشيتُ شِدَّتَهُ، وَاكْشِفْ عَنّي ما خَشيتُ كُرْبَتَهُ، وَيَسِّرْ لي ما خَشيتُ عُسْرَتَهُ، آمينَ رَبَّ الْعالَمينَ.

یا تو میری منزل کو دیکھ رہا ہے اور میرے کلام کو سن رہا ہے۔ میرے
رکھتا ہے اور میرے دل کے حال سے واقف ہے۔ تجھ پر میرا کوئی
ی نہیں ہے۔ میں نے اپنے مطالبات میں تیری ہی طرف دوڑ لگائی
اپنی حاجتوں کا تجھ ہی سے تقاضا کیا ہے۔ اپنے سوال کیلئے
ے فریاد کی ہے اور تجھ سے بھی اپنے فقر و فاقہ، ذلت و تنگی اور سختی
ی کی بنا پر سوال کیا ہے۔

اور تو ہی وہ پروردگار ہے جو مغفرت کے ذریعہ کرم کرنے والا ہے۔
خدایا تجھے عذاب کرنے کے لئے میرے علاوہ افراد بھی مل جائیں گے
مجھے بخشنے کے لئے تیرے علاوہ کوئی نہ ملے گا۔ تو میرے عذاب سے بے نیاز
ں میں تو بہرحال تیری رحمت کا محتاج ہوں۔

اب میں اپنے فقر اور تیری بے نیازی کی بنا پر تجھ سے سوال کر رہا
ں اور تیری قدرت کاملہ اور اپنی کمزوری کی بنا پر تیرے سامنے ہاتھ پھیلائے
ں کہ میری دعا کو ایسی دعا بنا دے جس کے ساتھ تیری قبولیت ہو اور میری
س کو ایسی مجلس بنا دے جس کے ساتھ تیری رحمت ہو اور میری گذارش
کو ایسی گذارش بنا دے جس کے ساتھ کامیابی بھی ہو۔

خدایا میں جن امور کی سختی سے خوفزدہ ہوں انھیں آسان بنا دے اور
ن اشیاء کی عاجزی سے ڈر رہا ہوں ان میں وسعت پیدا کر دے اور مخلوقات میں
و بھی میرے بارے میں برا ارادہ رکھتا ہو اسے مغلوب بنا دے۔ آمین
اے بہترین رحم کرنے والے

خدایا میں جس امر کی شدت سے خوفزدہ ہوں اسے آسان بنا دے اور
جس چیز کے رنج سے ترساں ہوں اسے دور کر دے اور جس کی تنگی سے ڈر رہا ہوں
اس میں سہولت پیدا کر دے۔ آمین اے رب العالمین

اَللّٰهُمَّ اَنْزِعِ الْعُجْبَ وَالرِّيَاءَ، وَالْكِبْرَ وَالْبَغْيَ، وَالْحَسَدَ وَالضَّعْفَ وَالشَّكَّ، وَالْوَهْنَ وَالضُّرَّ وَالْاَسْقَامَ، وَالْخِذْلَانَ وَالْمَكْرَ وَالْخَدِيعَةَ، وَالْبَلِيَّةَ وَالْفَسَادَ، مِنْ سَمْعِي وَبَصَرِي وَجَمِيعِ جَوَارِحِي، وَخُذْ بِنَاصِيَتِي اِلىٰ مَا تُحِبُّ وَتَرْضىٰ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ ذَنْبِي، وَاسْتُرْ عَوْرَتِي، وَآمِنْ رَوْعَتِي، وَاجْبُرْ مَعْصِيَتِي، وَاَغْنِ فَقْرِي، وَيَسِّرْ حَاجَتِي، وَاَقِلْنِي عَثْرَتِي، وَاجْمَعْ شَمْلِي، وَاكْفِنِي مَا اَهَمَّنِي، وَمَا غَابَ عَنِّي وَمَا حَضَرَنِي، وَمَا اَتَخَوَّفُهُ مِنْكَ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اَللّٰهُمَّ فَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِي اِلَيْكَ، وَاَسْلَمْتُ نَفْسِي اِلَيْكَ بِمَا جَنَيْتُ عَلَيْهَا، فَرَقاً مِنْكَ وَخَوْفاً وَطَمَعاً، وَاَنْتَ الْكَرِيمُ الَّذِي لَا يَقْطَعُ الرَّجَاءَ، وَلَا يُخَيِّبُ الدُّعَاءَ.

فَاَسْاَلُكَ بِحَقِّ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ، وَمُوسىٰ كَلِيمِكَ، وَعِيسىٰ رُوحِكَ، وَمُحَمَّدٍ صَفِيِّكَ وَنَبِيِّكَ، اَلَّا تَصْرِفَ وَجْهَكَ الْكَرِيمَ عَنِّي، حَتّىٰ تَقْبَلَ تَوْبَتِي، وَتَرْحَمَ عَبْرَتِي، وَتَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، وَيَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ.

میری سماعت و بصارت اور میرے تمام اعضاء و جوارح سے
ریاکاری، تکبر، ظلم، حسد، کمزوری، شک، ضعف، تکلیف،
ری، مکر، دھوکہ بازی، بلاء اور فساد کو دور کر دے اور
کو ان چیزوں کی طرف موڑ دے جن میں تیری رضا اور پسندیگی
بہترین رحم کرنے والے۔

خدایا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور میرے گناہوں کو معاف
میرے عیوب کی پردہ پوشی فرما ــــ میرے خوف کو سکون عطا فرما۔
صیت کا علاج کر دے ــــ مجھے فقیری میں بے نیازی عطا فرما دے۔
حاجتوں کو آسان کر دے ــــ مجھے لغزشوں سے بچا لے۔ میری پراگندگی
ماع میں تبدیل کر دے۔ میرے لئے تمام اہم امور میں کافی ہو جا چاہے
ئب ہوں یا حاضر اور ان تمام امور کے بارے میں کافی ہو جا جن کے لئے
تجھ سے خوفزدہ ہوں اے بہترین رحم کرنے والے۔

خدایا میں نے اپنے امور کو تیرے حوالہ کر دیا ہے اور اپنے کو تیری پناہ
دیا ہے۔ اپنے نفس پر ظلم کرنے کی بنا پر اسے تیرے سپرد کر دیا ہے کہ میں
تجھ سے خوفزدہ اور ہراساں بھی ہوں اور تیری مغفرت کی طمع بھی رکھتا
ہوں۔ تو وہ خدائے کریم ہے جو امید دل کو منقطع نہیں کرتا ہے اور دعاؤں
کو قبولیت سے مایوس نہیں کرتا ہے۔

میں حضرت ابراہیم خلیل، موسیٰ کلیم، عیسیٰ روح اللہ، محمد مصطفیٰ کے
واسطہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری طرف سے اپنے روئے کریم کو موڑ نہ لینا
یہاں تک کہ تو میری توبہ کو قبول کر لے۔ میرے آنسوؤں پر رحم فرما اور میری
خطاؤں کو معاف کر دے۔

اے بہترین رحم کرنے والے اور سب سے بہتر حکیمانہ فیصلہ کرنے
والے!

اَللّٰهُمَّ قَدْ تَرىٰ مَكاني وَتَسْمَعُ كَلامي، وَتَطَّلِعُ عَلٰي اَمْري، وَتَعْلَمُ ما في نَفْسي، وَلَيْسَ يَخْفىٰ عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ اَمْري، وَقَدْ سَعَيْتُ اِلَيْكَ في طَلِبَتي، وَ طَلَبْتُ اِلَيْكَ في حاجَتي، وَتَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ في مَسْاَلَتي، وَ سَأَلْتُكَ لِفَقْرٍ وَحاجَةٍ، وَذِلَّةٍ وَضيقَةٍ، وَبُؤْسٍ وَمَسْكَنَةٍ.

وَاَنْتَ الرَّبُّ الْجَوادُ بِالْمَغْفِرَةِ، تَجِدُ مَنْ تُعَذِّبُ غَيْري، وَلا اَجِدُ مَنْ يَغْفِرُلي غَيْرُكَ، وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذابي وَاَنَا فَقيرٌ اِلىٰ رَحْمَتِكَ.

فَاَسْأَلُكَ بِفَقْري اِلَيْكَ وَغِناكَ عَنّي، وَبِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ وَقِلَّةِ امْتِناعي مِنْكَ، اَنْ تَجْعَلَ دُعائي هٰذا دُعاءً وافَقَ مِنْكَ اِجابَةً، وَمَجْلِسي هٰذا مَجْلِساً وافَقَ مِنْكَ رَحْمَةً، وَطَلِبَتي هٰذِهِ طَلِبَةً وافَقَتْ نَجاحاً.

وَما خِفْتُ عُسْرَتَهُ مِنَ الْاُمُورِ فَيَسِّرْهُ، وَما خِفْتُ عَجْزَهُ مِنَ الْاَشْياءِ فَوَسِّعْهُ، وَمَنْ اَرادَني بِسُوءٍ مِنَ الْخَلائِقِ كُلِّهِمْ فَاَغْلِبْهُ، امينَ يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ.

وَهَوِّنْ عَلَيَّ ما خَشيتُ شِدَّتَهُ، وَاكْشِفْ عَنّي ما خَشيتُ كُرْبَتَهُ، وَيَسِّرْلي ما خَشيتُ عُسْرَتَهُ، امينَ رَبَّ الْعالَمينَ.

خدایا تو میری منزل کو دیکھ رہا ہے اور میرے کلام کو سن رہا ہے۔ میرے امور کی خبر رکھتا ہے اور میرے دل کے حال سے واقف ہے۔ تجھ پر میرا کوئی مسئلہ مخفی نہیں ہے۔ میں نے اپنے مطالبات میں تیری ہی طرف دوڑ لگائی ہے اور اپنی حاجتوں کا تجھ ہی سے تقاضا کیا ہے۔ اپنے سوال کیلئے تجھ ہی سے فریاد کی ہے اور تجھ سے بھی اپنے فقر وفاقہ، ذلت وتنگی اور سختی ومسکینی کی بنا پر سوال کیا ہے۔

اور تو ہی وہ پروردگار ہے جو مغفرت کے ذریعہ کرم کرنے والا ہے۔

خدایا تجھے عذاب کرنے کے لئے میرے علاوہ افراد بھی مل جائیں گے لیکن مجھے بخشنے کے لئے تیرے علاوہ کوئی نہ ملے گا۔ تو میرے عذاب سے بے نیاز ہے لیکن میں تو بہرحال تیری رحمت کا محتاج ہوں۔

اب میں اپنے فقر اور تیری بے نیازی کی بنا پر تجھ سے سوال کر رہا ہوں اور تیری قدرت کاملہ اور اپنی کمزوری کی بنا پر تیرے سامنے ہاتھ پھیلائے ہوں کہ میری دعا کو ایسی دعا بنا دے جس کے ساتھ تیری قبولیت ہو اور میری مجلس کو ایسی مجلس بنا دے جس کے ساتھ تیری رحمت ہو اور میری گذارش کو ایسی گذارش بنا دے جس کے ساتھ کامیابی بھی ہو۔

خدایا میں جن امور کی سختی سے خوفزدہ ہوں انھیں آسان بنا دے اور جن اشیاء کی عاجزی سے ڈر رہا ہوں ان میں وسعت پیدا کر دے اور مخلوقات میں جو بھی میرے بارے میں برا ارادہ رکھتا ہو اسے مغلوب بنا دے۔ آمین اے بہترین رحم کرنے والے

خدایا میں جس امر کی شدت سے خوفزدہ ہوں اسے آسان بنا دے اور جس چیز کے رنج سے ترساں ہوں اسے دور کر دے اور جس کی تنگی سے ڈر رہا ہوں اس میں سہولت پیدا کر دے۔ آمین اے رب العالمین

اَللّٰهُمَّ انْزِعِ الْعُجْبَ وَالرِّيٰاءَ، وَالْكِبْرَ وَالْبَغْيَ، وَالْحَسَدَ وَالضَّعْفَ وَالشَّكَّ، وَالْوَهْنَ وَالضُّرَّ وَالْاَسْقٰامَ، وَالْخِذْلٰانَ وَالْمَكْرَ وَالْخَدِيعَةَ، وَالْبَلِيَّةَ وَالْفَسٰادَ، مِنْ سَمْعِي وَبَصَرِي وَجَمِيعِ جَوٰارِحِي، وَخُذْ بِنٰاصِيَتِي اِلَيٰ مٰا تُحِبُّ وَتَرْضيٰ، يٰا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِينَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيٰ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ ذَنْبِي، وَاسْتُرْ عَوْرَتِي، وَّاٰمِنْ رَوْعَتِي، وَاجْبُرْ مَعْصِيَتِي، وَاَغْنِ فَقْرِي، وَيَسِّرْ حٰاجَتِي، وَاَقِلْنِي عَثْرَتِي، وَاجْمَعْ شَمْلِي، وَاكْفِنِي مٰا اَهَمَّنِي، وَمٰا غٰابَ عَنِّي وَمٰا حَضَرَنِي، وَمٰا اَتَخَوَّفُهُ مِنْكَ، يٰا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِينَ.

اَللّٰهُمَّ فَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِي اِلَيْكَ، وَاَسْلَمْتُ نَفْسِي اِلَيْكَ بِمٰا جَنَيْتُ عَلَيْهٰا، فَرَقاً مِنْكَ وَخَوْفاً وَطَمَعاً، وَاَنْتَ الْكَرِيمُ الَّذِي لٰا يَقْطَعُ الرَّجٰاءَ، وَلٰا يُخَيِّبُ الدُّعٰاءَ.

فَاَسْاَلُكَ بِحَقِّ اِبْراهِيمَ خَلِيلِكَ، وَمُوسيٰ كَلِيمِكَ، وَعِيسيٰ رُوحِكَ، وَمُحَمَّدٍ صَفِيِّكَ وَنَبِيِّكَ، اَلّٰا تَصْرِفَ وَجْهَكَ الْكَرِيمَ عَنِّي، حَتّيٰ تَقْبَلَ تَوْبَتِي، وَتَرْحَمَ عَبْرَتِي، وَتَغْفِرَلِي خَطِيئَتِي، يٰا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِينَ، وَيٰا اَحْكَمَ الْحٰاكِمِينَ.

خدایا میری سامعہ و باصرہ اور میرے تمام اعضاء و جوارح سے خود پسندی، ریاکاری، تکبر، ظلم، حسد، کمزوری، شک، ضعف، تکلیف، بیماری، بیچارگی، مکر، دھوکہ بازی، بلا اور فساد کو دور کردے اور میرے رخ کو ان چیزوں کی طرف موڑ دے جن میں تیری رضا اور پسندیگی ہو۔ اے بہترین رحم کرنے والے۔

خدایا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور میرے گناہوں کو معاف کردے۔ میرے عیوب کی پردہ پوشی فرما — میرے خوف کو سکون عطا فرما۔ میری معصیت کا علاج کردے — مجھے فقیری میں بے نیازی عطا فرمادے۔ میری حاجتوں کو آسان کردے۔ مجھے لغزشوں سے بچالے۔ میری پراگندگی کو اجتماع میں تبدیل کردے۔ میرے لئے تمام اہم امور میں کافی ہوجا چاہے وہ غائب ہوں یا حاضر اور ان تمام امور کے بارے میں کافی ہوجا جن کے لئے میں تجھ سے خوفزدہ ہوں اے بہترین رحم کرنے والے۔

خدایا میں نے اپنے امور کو تیرے حوالہ کردیا ہے اور اپنے کو تیری پناہ میں دیدیا ہے۔ اپنے نفس پر ظلم کرنے کی بنا پر اسے تیرے سپرد کردیا ہے کہ میں تجھ سے خوفزدہ اور ہراساں بھی ہوں اور تیری مغفرت کی طمع بھی رکھتا ہوں۔ تو وہ خدائے کریم ہے جو امیدوں کو منقطع نہیں کرتا ہے اور دعاؤں کو قبولیت سے مایوس نہیں کرتا ہے۔

میں حضرت ابراہیمؑ خلیل، موسیٰ کلیمؑ، عیسیٰؑ روح اللہ، محمد مصطفیٰؐ کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ میری طرف سے اپنے روئے کریم کو موڑ نہ لینا یہاں تک کہ تو میری توبہ کو قبول کرلے۔ میرے آنسوؤں پہ رحم فرما اور میری خطاؤں کو معاف کردے۔

اے بہترین رحم کرنے والے اور سب سے بہتر حکیمانہ فیصلہ کرنے والے!

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ثارِي عَلىٰ مَنْ ظَلَمَني، وَانْصُرْني عَلىٰ مَنْ عاداني. اَللّٰهُمَّ لاتَجْعَلْ مُصيبَتي في ديني، وَلاتَجْعَلِ الدُّنْيا اَكْبَرَهَمّي وَلامَبْلَغَ عِلْمي.

اِلٰهي اَصْلِحْ لي دينِيَ الَّذي هُوَ عِصْمَةُ اَمْري، وَاَصْلِحْ لي دُنْيايَ الَّتي فيهامَعاشي، وَاَصْلِحْ لي آخِرَتِيَ الَّتي اِلَيْها مَعادي، وَاجْعَلِ الْحَياةَ زِيادَةً لي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ راحَةً لي مِنْ كُلِّ شَرٍّ.

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنّي، اَللّٰهُمَّ اَحْيِني ما عَلِمْتَ الْحَياةَ خَيْراً لي، وَتَوَفَّني اِذا كانَتِ الْوَفاةُ خَيْراً لي، وَاَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهادَةِ، وَالْعَدْلَ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضا.

وَاَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنيٰ، وَاَسْأَلُكَ نَعيماً لايَبيدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لايَنْقَطِعُ، وَاَسْأَلُكَ الرِّضا بَعْدَالْقَضاءِ، وَاَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلىٰ وَجْهِكَ.

اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْتَهْديكَ لِاِرْشادِ اَمْري، وَاَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسي. اَللّٰهُمَّ عَمِلْتُ سُوءً وَظَلَمْتُ نَفْسي، فَاغْفِرْلي اِنَّهُ لايَغْفِرُالذُّنُوبَ اِلاّ اَنْتَ. اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْأَلُكَ تَعْجيلَ عافِيَتِكَ، وَصَبْراً عَلىٰ بَلِيَّتِكَ، وَخُرُوجاً مِنَ الدُّنْيا اِلىٰ رَحْمَتِكَ.

خدایا میرے ظالموں سے میرا انتقام لے لینا اور میرے دشمنوں کے مقابلہ میں میری امداد فرمانا۔

خدایا میری مصیبت کو میرے دین میں نہ قرار دینا اور میرے لئے دنیا کو اہم ترین مقصد اور انتہائے علم نہ قرار دیدینا۔

خدایا میرے اس دین کی اصلاح فرما دے جو میرے امور کا سہارا ہے اور میرے لئے اس دنیا کو صالح بنا دے جس میں میری زندگی ہے میری اس آخرت کی بھی اصلاح کر دے جدھر پلٹ کر جانا ہے اور میری زندگی کو ہر خیر میں اضافہ کا سامان بنا دے اور موت کو ہر شر سے بچنے کی منزل قرار دیدے۔

خدایا تو بہت معاف کرنے والا ہے اور تو معافی کو دوست بھی رکھتا ہے تو اب مجھے معاف کر دے اور مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک زندگی میں خیر رہے۔ اس کے بعد اگر موت ہی میں خیر ہو جائے تو پھر موت بھی دیدینا۔

میں تجھ سے حاضر و غائب ہر معاملہ میں تیرا خوف چاہتا ہوں اور رضا و غضب ہر منزل پر انصاف چاہتا ہوں۔

خدایا مجھے فقیری اور مالداری دونوں میں میانہ روی عطا فرما اور وہ نعمت دیدے جو فنا نہ ہو۔ اور وہ خنکی چشم عطا کر دے جس کا سلسلہ منقطع نہ ہو۔ میں تیرے فیصلہ سے رضامندی چاہتا ہوں اور تیرے جمال کی طرف نظر کرنے کی لذت کا طلب گار ہوں۔

خدایا میں تجھ سے اپنے امور کی اصلاح کے لئے طالب ہدایت ہوں اور اپنے ہی نفس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

خدایا۔ میں نے بدترین اعمال انجام دیئے ہیں اور اپنے نفس پر ظلم کیا ہے لہذا مجھے معاف کر دینا کہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کا معاف کرنے والا نہیں ہے۔

خدایا میں تیری عافیت میں عجلت۔ تیری آزمائشوں پر صبر اور دنیا سے نکل کر تیری رحمت کی طرف جانے کا طلب گار ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنّي اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ مَلائِكَتَكَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَاُشْهِدُ مَنْ فِي السَّماواتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ، اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لا اِلٰـهَ اِلاّ اَنْتَ وَحْدَكَ لاشَرِيكَ لَكَ، وَ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، وَاَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لا اِلٰـهَ اِلاّ اَنْتَ، بَدِيعُ السَّماواتِ وَالْاَرْضِ، يا كائِنَ قَبْلَ اَنْ يَكُونَ شَيْءٌ، وَالْمُكَوِّنَ لِكُلِّ شَيْءٍ، وَالْكائِنَ بَعْدَ ما لايَكُونُ شَيْءٌ.

اَللّٰهُمَّ اِلىٰ رَحْمَتِكَ رَفَعْتُ بَصَرِي، وَاِلىٰ جُودِكَ بَسَطْتُ كَفّي، فَلاتَحْرِمْني وَاَنَا اَسْأَلُكَ ، وَلاتُعَذِّبْني وَاَنَا اَسْتَغْفِرُكَ، اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْلي فَاِنَّكَ بي عالِمٌ، وَلاتُعَذِّبْني فَاِنَّكَ عَلَيَّ قادِرٌ، بِرَحْمَتِكَ يا اَرْحَمَ الرّاحِمِينَ.

اَللّٰهُمَّ ذَاالرَّحْمَةِ الْواسِعَةِ وَالصَّلاةِ النّافِعَةِ الرّافِعَةِ، صَلِّ عَلىٰ اَكْرَمِ خَلْقِكَ عَلَيْكَ، وَاَحَبِّهِمْ اِلَيْكَ، وَاَوْجَهِهِمْ لَدَيْكَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، الْمَخْصُوصِ بِفَضائِلِ الْوَسائِلِ، اَشْرَفَ وَاَكْمَلَ، وَاَرْفَعَ وَاَعْظَمَ، وَاَكْرَمَ ماصَلَّيْتَ عَلىٰ مُبَلِّغٍ عَنْكَ، مُؤْتَمِنٍ عَلىٰ وَحْيِكَ.

اَللّٰهُمَّ كَما سَدَدْتَ بِهِ الْعَمىٰ، وَفَتَحْتَ بِهِ الْهُدىٰ، فَاجْعَلْ مَناهِجَ سُبُلِهِ لَنا سُنَناً، وَحُجَجَ بُرْهانِهِ لَنا سَبَباً، نَأْتَمُّ بِهِ اِلَى الْقُدُومِ عَلَيْكَ.

خدایا۔ میں تجھے، تیرے ملائکہ اور حاملان عرش کے ساتھ تمام مخلوقات زمین و آسمان کو گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں کہ میرا خدا صرف تو ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں ہے ـــــــ اور حضرت محمدؐ تیرے بندہ اور رسولؐ ہیں

میرا سوال بھی اسی لئے ہے کہ ساری حمد تیرے لئے ہے اور تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور تو آسمان و زمین کا موجد ہے۔ اے وہ معبود جو ہر شے کے وجود کے پہلے سے ہے اور ہر شے کا وجود دینے والا ہے اور اس وقت تک رہنے والا ہے جب کوئی شے نہ رہ جائے۔

خدایا میری نگاہ تیری رحمت کی طرف لگی ہوئی ہے اور میرا ہاتھ تیرے کرم کے سامنے پھیلا ہوا ہے لہذا میرے سوال کو محروم جواب نہ رکھنا اور میرے اوپر استغفار کے بعد عذاب نہ کرنا۔ خدایا مجھے معاف کردے کہ تو میری کمزوریوں کو خوب جانتا ہے اور مجھ پر عذاب نہ کرنا اگرچہ تو مجھ پر مکمل قدرت رکھتا ہے۔ اپنی رحمت کے سہارے اے بہترین مہربانی کرنے والے!

پروردگار ـــــــ اے وسیع رحمت اور نفع بخش بلند ترین صلوات کے مالک! اپنے عزیز ترین ـــــــ اور اپنے محبوب ترین آبرومند بندہ پر رحمت نازل فرما جو تیرا بندہ بھی ہے اور تیرا رسول بھی ہے اور تیرے عظیم ترین وسائل کے ساتھ مخصوص ہے وہ صلوات ان تمام صلواتوں میں جو شریف ترین۔ کامل ترین۔ بلند ترین۔ عظیم ترین اور گرامی ترین ہے جو تو نے اپنے دین کے کسی مبلغ اور اپنی وحی کے کسی امین پر نازل کی ہے۔

خدایا جس طرح تو نے ان کے ذریعہ گمراہیوں کا سدباب کیا ہے اور ہدایت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

اب ان کے طریقہ کو ہمارا طریقہ بنا دے اور ان کے دلائل و براہین کو ہمارے لئے سبب یقین بنا دے تاکہ انہیں کا اتباع کر کے تیری بارگاہ میں حاضر ہو جائیں۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلأَ السَّماواتِ السَّبْعِ، وَمِلأَ طِباقِهِنَّ، وَمِلأَ الأَرَضِينَ السَّبْعِ، وَمِلأَ مابَيْنَهُما، وَمِلأَ عَرْشِ رَبِّنا الْكَريمِ وَميزانَ رَبِّنَا الْغَفّارِ، وَمِدادَ كَلِماتِ رَبِّنَا الْقَهّارِ، وَ مِلأَ الْجَنَّةِ وَمِلأَ النّارِ، وَعَدَدَ الْماءِ وَالثَّرىٰ، وَعَدَدَما يُرىٰ وَما لايُرىٰ.

اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْ صَلَواتِكَ وَبَرَكاتِكَ، وَمَنَّكَ وَ مَغْفِرَتَكَ، وَرَحْمَتَكَ وَرِضْوانَكَ، وَفَضْلَكَ وَسَلامَتَكَ، وَذِكْرَكَ وَنُورَكَ، وَشَرَفَكَ وَنِعْمَتَكَ وَخِيَرَتَكَ عَليٰ مُحَمَّدٍ وَّالِ مُحَمَّدٍ، كَما صَلَّيْتَ وَ بارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَليٰ اِبْراهيمَ وَّالِ اِبْراهيمَ، اِنَّكَ حَميدٌ مَجيدٌ.

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّداً اَلْوَسيلَةَ الْعُظْميٰ، وَكَريمَ جَزائِكَ فِي الْعُقْبيٰ، حَتّي تُشَرِّفَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ، يا اِلٰهَ الْهُدىٰ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَليٰ مُحَمَّدٍ وَّالِ مُحَمَّدٍ، وَعَليٰ جَميعِ مَلائِكَتِكَ وَاَنْبِيائِكَ وَرُسُلِكَ، سَلامٌ عَليٰ جَبْرَئيلَ وَ ميكائيلَ وَاِسْرافيلَ، وَحَمَلَةِ الْعَرْشِ وَمَلائِكَتِكَ الْمُقَرَّبينَ، وَ الْكِرامِ الْكاتِبينَ وَالْكَرُّوبِيّينَ، وَسَلامٌ عَليٰ مَلائِكَتِكَ اَجْمَعينَ.

خدایا تیرے لئے اتنی حمد ہے جس سے ساتوں آسمان اور ان کے سارے طبق ـــــ ساتوں زمینیں اور ان کے درمیان کے علاقے، رب کریم کے عرش کی ساری گنجائش ـ مالکِ غفار کی میزان کی ساری وسعتیں رب قہار کے کلمات کی ساری تعداد اور جنت وجہنم کی ساری وسعت بھر جائے وہ حمد جو قطرات آب اور ذرات خاک کے برابر ہو اور تمام دیدنی اور نادیدہ اشیاء کے ہم عدد ہو۔

خدایا اپنی صلوات، برکات، احسانات، مغفرت، رحمت، رضا، فضل، سلامتی، ذکر و نور، شرف و نعمت اور تمام پسندیدہ نیکیوں کو محمدؐ وآل محمدؐ کے لئے اس طرح قرار دیدے جس طرح تونے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر صلوات وبرکت ورحمت نازل کی ہے کہ تو صاحب حمد بھی ہے اور صاحب عظمت بھی ہے۔

خدایا حضرت محمدؐ کو عظیم ترین وسیلہ اور آخرت میں شریف ترین جزا عنایت فرمادے تاکہ تو روز قیامت ان کے شرف کا اظہار کرسکے اے ہدایتوں کے پروردگار

خدایا محمدؐ وآل محمدؐ پر اور اپنے تمام ملائکہ وانبیاء و مرسلین پر رحمت نازل فرما۔

سلام جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وحاملان عرش وملائکۂ مقربین و کراماً کاتبین (نامہ اعمال مرتب کرنے والے) اور مقربانِ بارگاہِ احدیت پر اور سلام تیرے تمام فرشتگانِ رحمت پر!

وَسَلامٌ عَلىٰ اَبينا آدَمَ وَعَلىٰ اُمِّنا حَوّاءَ، وَسَلامٌ عَلَى النَّبِيّينَ اَجْمَعينَ، وَالصِّدّيقينَ وَالشُّهَداءِ وَالصّالِحينَ، وَسَلامٌ عَلَى الْمُرْسَلينَ اَجْمَعينَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمينَ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلاّ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظيمِ، وَحَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكيلُ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَثيراً.

(٨) دعاؤها عليها السلام

في تعقيب صلاة المغرب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذي لا يُحْصي مِدْحَتَهُ الْقائِلُونَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذي لا يُحْصي نَعْماءَهُ الْعادُّونَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذي لا يُؤَدّي حَقَّهُ الْمُجْتَهِدُونَ، وَلا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ، وَلا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ الظّاهِرُ وَالْباطِنُ، وَلا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ الْمُحْيِي الْمُميتُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ذُو الطَّوْلِ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ذُو الْبَقاءِ الدّائِمِ.

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذي لا يُدْرِكُ الْعالِمُونَ عِلْمَهُ، وَلا يَسْتَخِفُّ الْجاهِلُونَ حِلْمَهُ، وَلا يَبْلُغُ الْمادِحُونَ مِدْحَتَهُ، وَلا يَصِفُ الْواصِفُونَ صِفَتَهُ، وَلا يُحْسِنُ الْخَلْقُ نَعْتَهُ.

سلام ہمارے بابا آدمؑ اور ہماری مادر گرامی حوّاؑ پر۔ سلام تمام انبیا کرامؑ صدیقینؑ، شہداؑء اور صالحینؑ پر۔ سلام تمام مرسلین عظام پر۔ ساری حمد اللہ کے لئے ہے جو عالمین کا پروردگار ہے۔

اور کوئی قوت وطاقت اس خدائے علی وعظیم کے علاوہ نہیں ہے۔ میرے لئے وہی خدا کافی ہے اور وہی بہترین نگہبان ہے اللہ حضرت محمدؐ و آل محمدؐ پر کثیر صلوات وسلام نازل کرے۔

۸۔ نماز مغرب کے تعقیبات کی دعا

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کی حمد کا احصار تمام بولنے والے مل کر بھی نہیں کرسکتے ہیں۔ ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کی نعمتوں کو تمام شمار کرنے والے مل کر بھی شمار نہیں کرسکتے ہیں۔ ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کے حق کو کوشش کرنے والے بھی ادا نہیں کرسکتے ہیں کوئی خدا اس مالک کے علاوہ نہیں ہے جو اول بھی ہے اور آخر بھی ہے کوئی خدا اس کے علاوہ نہیں ہے جو ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ہے — کوئی خدا اس اللہ کے علاوہ نہیں ہے جو حیات دینے والا بھی ہے اور مارنے والا بھی ہے اللہ بزرگ ترین ہے اور صاحب انعامات ہے۔ اللہ بزرگ ترین ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کے علم کا ادراک علما بھی نہیں کرسکتے ہیں اور جس کے حلم کو جہلا ربھی معمولی نہیں کہہ سکتے ہیں۔ مدح کرنے والے اس کی مدحت کی انتہا کو نہیں پہنچ سکتے ہیں اور توصیف کرنے والے اس کی توصیف نہیں کرسکتے ہیں اور تمام مخلوقات مل کر بھی اس کی باقاعدہ تعریف نہیں کرسکتے ہیں

فلاح السائل سید بن طاؤس ص ۲۳۰، بحار ۸۶ ص ۱۰۲

وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ، وَالْعَظَمَةِ
وَ الْجَبَرُوتِ، وَالْعِزِّ وَالْكِبْرِياءِ، وَالْبَهاءِ وَالْجَلالِ، وَالْمَهابَةِ
وَ الْجَمالِ، وَالْعِزَّةِ وَالْقُدْرَةِ، وَالْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ، وَالْمِنَّةِ وَالْغَلَبَةِ،
وَ الْفَضْلِ وَالطَّوْلِ، وَالْعَدْلِ وَالْحَقِّ، وَالْخَلْقِ وَالْعُلاءِ، وَالرِّفْعَةِ
وَ الْمَجْدِ، وَالْفَضِيلَةِ وَالْحِكْمَةِ، وَالْغِناءِ وَالسَّعَةِ، وَالْبَسْطِ
وَ الْقَبْضِ، وَالْحِلْمِ وَالْعِلْمِ، وَالْحُجَّةِ الْبالِغَةِ، وَالنِّعْمَةِ السّابِغَةِ،
وَ الثَّناءِ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ وَالْآلاءِ الْكَرِيمَةِ، مَلِكِ الدُّنْيا
وَ الْآخِرَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنّارِ، وَما فِيهِنَّ تَبارَكَ وَتَعالىٰ.

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي عَلِمَ أَسْرارَ الْغُيُوبِ، وَاطَّلَعَ عَلىٰ
ما تَجِنُّ الْقُلُوبُ، فَلَيْسَ عَنْهُ مَذْهَبٌ وَلا مَهْرَبٌ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ
الْمُتَكَبِّرِ فِي سُلْطانِهِ، الْعَزِيزِ فِي مَكانِهِ، الْمُتَجَبِّرِ فِي مُلْكِهِ،
الْقَوِيِّ فِي بَطْشِهِ، الرَّفِيعِ فَوْقَ عَرْشِهِ، الْمُطَّلِعِ عَلىٰ خَلْقِهِ،
وَ الْبالِغِ لِما أَرادَ مِنْ عِلْمِهِ.

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِي بِكَلِماتِهِ قامَتِ السَّماواتُ الشِّدادُ،
وَ ثَبَتَتِ الْأَرَضُونَ الْمِهادُ، وَانْتَصَبَتِ الْجِبالُ الرَّواسِي
الْأَوْتادُ، وَجَرَتِ الرِّياحُ اللَّواقِحُ، وَسارَ فِي
جَوِّ السَّماءِ السَّحابُ، وَوَقَفَتْ عَلىٰ حُدُودِهَا الْبِحارُ، وَ وَجِلَتِ

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو صاحب ملک وملکوت ، مالک عظمت
وجبروت ، صاحب عزت وکبریائی - داوائے حسن وجلال و ہیبت وجمال
وعزت وقدرت وطاقت وقوت واحسان وغلبہ وفضل وکرم وعدل و
حق ـــــ وخلق وعظمت ورفعت وبزرگی وفضیلت وحکمت وغنا ر و
وسعت وبست وکشاد وحلم وعلم وحجت بالغہ ونعمت کاملہ وثنائے حسین
وجمیل ونعمت ہائے کریمہ ہے - وہی دنیا وآخرت وجنت وجہنم اور ان کے
درمیان کا بادشاہ ہے وہ بابرکت بھی ہے اور بلند ترین بھی ہے

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو غیب کے اسرار کا عالم اور
دلوں کے پوشیدہ رازوں کی اطلاع رکھنے والا ہے - اس سے بھاگنے
اور دور ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے -

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو اپنی سلطنت میں صاحب کبریائی
اپنی منزل میں صاحب عزت ، اپنے ملک میں صاحب جبروت ، اپنے حملوں
میں قوی اور اپنے عرش کی بلندیوں کا مالک - اپنی مخلوقات کے حالات
سے باخبر اور اپنی منزل تک جانے کی طاقت رکھنے والا ہے -

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کے کلمات کے سہارے
ساتوں سخت ترین آسمان اور نرم ترین زمینیں قائم ہیں - اس کے ذریعہ
زمین میں پہاڑوں کی میخیں نصب ہوئی ہیں اور اس کے کرم سے شگوفے
کھلانے والی ہوائیں چلتی ہیں اور فضائے آسمان میں بادلوں کی سیر قائم
ہے اور سمندر اپنی حدوں پر ٹھہرے ہوئے ہیں اور دل اس کے خوف
سے لرزاں ہیں -

الْقُلُوبُ مِنْ مَخافَتِهِ، وَانْقَمَعَتِ الْأَرْبابُ لِرُبُوبِيَّتِهِ، تَبارَكْتَ يا مُحْصِيَ قَطْرِ الْمَطَرِ وَوَرَقِ الشَّجَرِ، وَمُحْيِيَ أَجْسادِ الْمَوْتىٰ لِلْحَشْرِ.

سُبْحانَكَ يا ذَاالْجَلالِ وَالْإِكْرامِ، ما فَعَلْتَ بِالْغَرِيبِ الْفَقِيرِ إِذا أَتاكَ مُسْتَجِيراً مُسْتَغِيثاً، ما فَعَلْتَ بِمَنْ أَناخَ بِفِنائِكَ وَتَعَرَّضَ لِرِضاكَ، وَغَدا إِلَيْكَ، فَجَثا بَيْنَ يَدَيْكَ، يَشْكُو إِلَيْكَ ما لا يَخْفىٰ عَلَيْكَ، فَلا يَكُونَنَّ يا رَبِّ حَظِّي مِنْ دُعائِي الْحِرْمانُ، وَلا نَصِيبِي مِمّا أَرْجُو مِنْكَ الْخِذْلانُ.

يا مَنْ لَمْ يَزَلْ، وَلا يَزُولُ كَما لَمْ يَزَلْ، قائِماً عَلىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِما كَسَبَتْ، يا مَنْ جَعَلَ أَيّامَ الدُّنْيا تَزُولُ، وَشُهُورَها تَحُولُ، وَسِنِيَّها تَدُورُ، وَأَنْتَ الدّائِمُ لا تُبْلِيكَ الْأَزْمانُ، وَلا تُغَيِّرُكَ الدُّهُورُ.

يا مَنْ كُلُّ يَوْمٍ عِنْدَهُ جَدِيدٌ، وَكُلُّ رِزْقٍ عِنْدَهُ عَتِيدٌ، لِلضَّعِيفِ وَالْقَوِيِّ وَالشَّدِيدِ، قَسَّمْتَ الْأَرْزاقَ بَيْنَ الْخَلائِقِ، فَسَوَّيْتَ بَيْنَ الذَّرَّةِ وَالْعُصْفُورِ.

اَللّٰهُمَّ إِذا ضاقَ الْمَقامُ بِالنّاسِ، فَنَعُوذُ بِكَ مِنْ ضِيقِ الْمَقامِ، اَللّٰهُمَّ إِذا طالَ يَوْمُ الْقِيامَةِ عَلَى الْمُجْرِمِينَ، فَقَصِّرْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ عَلَيْنا كَما بَيْنَ الصَّلاةِ إِلَى الصَّلاةِ.

اور ارباب دنیا کا اس کی ربوبیت سے قلع قمع ہوگیا ہے
بابرکت ہے تو اے بارش کے قطروں اور درختوں کے پتوں کے شمار کرنے والے اور محشر کے لئے جسموں کو دوبارہ زندہ کرنے والے!

پاک و پاکیزہ ہے تو اے صاحب جلال واکرام! جو تو نے اس غریب وفقیر کے ساتھ برتاؤ کیا ہے جو تیری بارگاہ میں پناہ لینے آیا ہے اور اس مسکین کے ساتھ کیا ہے جس نے سامان سفر تیری جناب میں اتار دیا ہے اور تیری رضا کا طلب گار ہے اور تیرے سامنے حاضر ہو کر گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا ہے اور تجھ سے ان باتوں کا فریادی ہے جو تجھ پر مخفی نہیں ہیں —— تو اب میری دعاؤں میں میرا حصہ محرومی نہ بننے پائے اور میرا مقدر میری امیدوں کے مقابلہ میں بیچارگی قرار پانے پائے

اے وہ خدا جو ہمیشہ سے ہے اور یونہی ہمیشہ رہے گا اور جو بندوں کے اعمال کی مسلسل نگرانی کر رہا ہے۔

اے وہ جس نے دنیا کے ایام کو زوال پذیر اور اس کے مہینوں کو منزل تغیر اور اس کے برسوں کو مرکز گردش بنایا ہے

تو تنہا وہ صاحب دوام ہے جسے زمانے کہنہ نہیں بنا سکتے ہیں اور روزگار اس میں تغیر نہیں پیدا کر سکتا ہے

اے وہ ذات جس کے لئے ہر روز جدید ہے اور اس کا رزق ہر ضعیف وقوی وشدید کے لئے آمادہ ہے ۔ تو نے ہی تمام مخلوقات کے درمیان رزق تقسیم کیا ہے اور چیونٹی اور چڑیا میں مساوات برقرار رکھی ہے ۔

خدایا جب عرصۂ زمین لوگوں کے لئے تنگ ہو جائے تو میں اس تنگی سے پناہ چاہتا ہوں اور جب قیامت کا دن مجرمین کے لئے طولانی ہو جائے تو میرے لئے اس دن کو اس قدر مختصر کر دینا جیسے دو نمازوں کے درمیان کا فاصلہ!

اَللّٰهُمَّ اِذٰا اَدْنَيْتَ الشَّمْسَ مِنَ الْجَمٰاجِمِ، فَكٰانَ بَيْنَهٰا وَ بَيْنَ الْجَمٰاجِمِ مِقْدٰارُ ميلٍ، وَزيدَ في حَرِّهٰا حَرُّ عَشْرِ سِنينَ، فَاِنّٰا نَسْأَلُكَ اَنْ تُظِلَّنٰا بِالْغَمٰامِ، وَ تَنْصِبَ لَنٰا الْمَنٰابِرَ وَ الْكَرٰاسِيَّ نَجْلِسُ عَلَيْهٰا، وَالنّٰاسُ يَنْطَلِقُونَ فِي الْمَقٰامِ، اٰمينَ رَبَّ الْعٰالَمينَ.

اَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذِهِ الْمَحٰامِدِ، اِلاّٰ غَفَرْتَ لي وَتَجٰاوَزْتَ عَنّي، وَاَلْبَسْتَني الْعٰافِيَةَ في بَدَني، وَ رَزَقْتَني السَّلاٰمَةَ في ديني.

فَاِنّي اَسْأَلُكَ، وَاَنٰا وٰاثِقٌ بِاِجٰابَتِكَ اِيّٰایَ في مَسْأَلَتي، وَاَدْعُوكَ وَاَنٰا عٰالِمٌ بِاسْتِمٰاعِكَ دَعْوَتي، فَاسْتَمِعْ دُعٰائي وَلاٰتَقْطَعْ رَجٰائي، وَلاٰتَرُدَّ ثَنٰائي، وَلاٰتُخَيِّبْ دُعٰائي، اَنٰا مُحْتٰاجٌ اِلَيٰ رِضْوٰانِكَ، وَفَقيرٌ اِلَيٰ غُفْرٰانِكَ، وَاَسْأَلُكَ وَ لاٰ اٰيِسٌ مِنْ رَحْمَتِكَ، وَ اَدْعُوكَ وَاَنٰا غَيْرُ مُحْتَرِزٍ مِنْ سَخَطِكَ.

يٰا رَبِّ وَاسْتَجِبْ لي وَامْنُنْ عَلَيَّ بِعَفْوِكَ، وَتَوَفَّني مُسْلِماً وَاَلْحِقْني بِالصّٰالِحينَ، رَبِّ لاٰتَمْنَعْني فَضْلَكَ يٰا مَنّٰانُ، وَلاٰتَكِلْني اِلَيٰ نَفْسي مَخْذُولاً يٰا حَنّٰانُ.

خدایا جب آفتاب کھوپڑیوں کے قریب تپنے لگے اور دونوں کے درمیان صرف ایک میل[1] کا فاصلہ رہ جائے اور اس کی حرارت میں دس سال کے برابر اضافہ ہوجائے تو ہم تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ ہمیں ابر رحمت کا سایہ عطا فرمانا اور ہمارے لئے منبر اور کرسی کا انتظام فرما دینا جس پر ہم اس وقت بیٹھ سکیں جب لوگ منزل حساب کی طرف جارہے ہوں ۔ آمین اے رب العالمین ۔

خدایا میں ان تمام تعریفوں کے حوالے سے یہ سوال کر رہا ہوں کہ میرے گناہوں کو معاف کر دینا اور ان سے درگذر فرمانا ۔ ہمیں بدن کے لئے عافیت کا لباس اور دین میں سلامتی عطا فرمانا ——— کہ میں اس حالت میں سوال کر رہا ہوں کہ مجھے اپنے سوال کے پورے ہونے کا یقین ہے اور میں اس اعتماد کے ساتھ دعا کر رہا ہوں کہ تو میری آواز کو سن رہا ہے لہذا اب میری پکار کو سن لے اور میری امید کو منقطع نہ کرنا ۔ میری حمد و ثنا کو واپس نہ کردینا اور میری التجا کو نا امید نہ کردینا میں تیری رضا کا محتاج اور تیری مغفرت کا فقیر ہوں ۔ میں اس عالم میں سوال کر رہا ہوں کہ تیری رحمت سے مایوس نہیں ہوں اور اس انداز سے دعا کر رہا ہوں کہ تیری ناراضگی سے بے پرواہ نہیں ہوں ۔

خدایا ۔ میری دعا کو قبول کرلے ۔ میرے اوپر اپنی معافی کا کرم فرما ۔ مجھے دنیا سے مسلمان اٹھانا اور اپنے نیک بندوں سے ملا دینا ۔

خدایا اپنے فضل و کرم سے محروم نہ کرنا اے احسان کرنے والے اور مجھے اپنے سے جدا کرکے میرے نفس کے حوالے نہ کردینا اے مہربانی کرنے والے ۔

---

[1] اس مقام پر میل سے مراد دنیاوی میل نہیں ہے بلکہ ایک مخصوص مفہوم ہے جسے معصومینؑ کے علاوہ کوئی نہیں سمجھ سکتا ہے اور اس بیان سے اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ روز قیامت اس قدر سخت ہوگا کہ جیسے آفتاب کی گرمی کو سینکڑوں گنا بڑھا دیا جائے اور پھر بالائے سر لاکر رکھ دیا جائے ۔ جوادی

رَبِّ ارْحَمْ عِنْدَ فِراقِ الأَحِبَّةِ صَرْعَتي، وَعِنْدَ سُكُونِ الْقَبْرِ وَحْدَتي، وَفي مَفازَةِ الْقِيامَةِ غُرْبَتي، وَبَيْنَ يَدَيْكَ مَوْقُوفاً لِلْحِسابِ فاقَتي.

رَبِّ أَسْتَجِيرُكَ مِنَ النّارِ فَأَجِرْني، رَبِّ أَعُوذُبِكَ مِنَ النّارِ فَأَعِذْني، رَبِّ أَفْزَعُ إِلَيْكَ مِنَ النّارِ فَأَبْعِدْني، رَبِّ أَسْتَرْحِمُكَ مَكْرُوباً فَارْحَمْني.

رَبِّ أَسْتَغْفِرُكَ لِما جَهِلْتُ فَاغْفِرْلي، رَبِّ قَدْ أَبْرَزَني الدُّعاءُ لِلْحاجَةِ إِلَيْكَ فَلاتُؤْيِسْني، يا كَرِيمُ ذَاالْآلاءِ وَالْإِحْسانِ وَالتَّجاوُزِ.

سَيِّدي يا بَرُّ يا رَحِيمُ، إِسْتَجِبْ بَيْنَ الْمُتَضَرِّعِينَ إِلَيْكَ دَعْوَتي، وَارْحَمْ بَيْنَ الْمُنْتَحِبِينَ بِالْعَوِيلِ عَبْرَتي، وَاجْعَلْ في لِقائِكَ يَوْمَ الْخُرُوجِ مِنَ الدُّنْيا راحَتي، وَاسْتُرْ بَيْنَ الْأَمْواتِ يا عَظِيمَ الرَّجاءِ عَوْرَتي، وَاعْطِفْ عَلَيَّ عِنْدَالتَّحَوُّلِ وَحِيداً إِلَيْ حُفْرَتي، إِنَّكَ أَمَلي وَمَوْضِعُ طَلِبَتي، وَالْعارِفُ بِما أُرِيدُ في تَوْجِيهِ مَسْأَلَتي.

فَاقْضِ يا قاضِيَ الْحاجاتِ حاجَتي، فَإِلَيْكَ الْمُشْتَكيٰ وَأَنْتَ الْمُسْتَعانُ وَالْمُرْتَجيٰ، أَفِرُّ إِلَيْكَ هارِباً مِنَ الذُّنُوبِ فَاقْبَلْني، وَأَلْتَجِيءُ مِنْ عَدْلِكَ إِلَيْ مَغْفِرَتِكَ فَأَدْرِكْني، وَأَلْتاذُ

خدایا جب احباب وقت موت الگ ہو جائیں تو میری ہلاکت پر رحم کرنا اور جب میں قبر میں ساکن ہو جاؤں تو میری تنہائی پر رحم کرنا اور جب منزل قیامت میں حاضر ہوں تو میری غربت پر رحم کرنا اور جب تیرے سامنے موقف حساب میں کھڑا ہوں تو میری محتاجی پر رحم کرنا۔

خدایا میں تیرے ذریعہ جہنم سے پناہ چاہتا ہوں لہٰذا مجھے پناہ دیدے اور میں تیرے سہارے آتش دوزخ سے نجات چاہتا ہوں لہٰذا مجھے نجات دیدے۔ میں جہنم سے ہراساں ہوں مجھے اس سے دور رکھنا اور میں رنج و کرب میں تیری رحمت چاہتا ہوں لہٰذا اسے میرے شامل حال کر دینا۔

خدایا میں اپنی جہالت کے لئے معافی چاہتا ہوں لہٰذا مجھے معاف کر دے میری حاجتوں نے مجھے نکال کر منزل دعا میں کھڑا کر دیا ہے تو اب مجھے مایوس نہ کر دینا اے صاحب کرم و احسان و نعمت و مغفرت

اے میرے مالک! اے میرے نیکی کرنے والے مہربان! تمام فریادیوں کے درمیان میری دعا کو قبول کرلے اور تمام گریہ و زاری کرنے والوں کے درمیان میرے آنسوؤں پر رحم فرما۔ جس دن دنیا سے نکلوں اس دن میری راحت اپنی ملاقات میں قرار دینا اور تمام مُردوں کے درمیان میرے عیوب کی پردہ پوشی فرمانا اے میرے عظیم ترین امیدوں کے مرکز جب میں تنہا قبر کی طرف جانے لگوں تو میرے اوپر مہربانی کرنا اے میرے سہارے اور میری حاجتوں کے مرکز اور میرے سوالات کا رخ پہچاننے والے

اے حاجتوں کے پورا کرنے والے میری حاجتوں کو پورا کر دے کہ تیری طرف میری فریاد ہے اور تو ہی میرا مددگار اور مرکز امید ہے میں گناہوں سے بھاگ کر تیری طرف آرہا ہوں تو مجھے قبول کرلے میں تیرے عدل سے تیری مغفرت کی پناہ میں آرہا ہوں لہٰذا میری فریاد کو پہنچ۔

بِعَفْوِكَ مِنْ بَطْشِكَ فَامْنَعْنِي، وَأَسْتَرْوِحُ رَحْمَتَكَ مِنْ عِقابِكَ فَنَجِّنِي.

وَأَطْلُبُ الْقُرْبَةَ مِنْكَ بِالإِسْلامِ فَقَرِّبْنِي، وَمِنَ الْفَزَعِ الأَكْبَرِ فَأمِنِّي، وَفِي ظِلِّ عَرْشِكَ فَظَلِّلْنِي، وَكِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِكَ فَهَبْ لِي، وَمِنَ الدُّنْيا سالِماً فَنَجِّنِي، وَمِنَ الظُّلُماتِ اِلَي النُّورِ فَأَخْرِجْنِي.

وَيَوْمَ الْقِيامَةِ فَبَيِّضْ وَجْهِي، وَحِساباً يَسِيراً فَحاسِبْنِي، وَبِسَرائِرِي فَلاتَفْضَحْنِي، وَعَلىٰ بَلائِكَ فَصَبِّرْنِي، وَكَما صَرَفْتَ عَنْ يُوسُفَ السُّوءَ وَالْفَحْشاءَ فَاصْرِفْهُ عَنِّي، وَمالاطاقَةَ لِي بِهِ فَلاتُحَمِّلْنِي.

وَاِليٰ دارِالسَّلامِ فَاهْدِنِي، وَبِالْقُرْآنِ فَانْفَعْنِي، وَبِالْقَوْلِ الثّابِتِ فَثَبِّتْنِي، وَمِنَ الشَّيْطانِ الرَّجِيمِ فَاحْفَظْنِي، وَبِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَجَبَرُوتِكَ فَاعْصِمْنِي، وَبِحِلْمِكَ وَعِلْمِكَ وَسَعَةِ رَحْمَتِكَ مِنْ جَهَنَّمَ فَنَجِّنِي، وَجَنَّتَكَ الْفِرْدَوْسَ فَأَسْكِنِّي، وَالنَّظَرَ اِليٰ وَجْهِكَ فَارْزُقْنِي، وَبِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ فَأَلْحِقْنِي، وَمِنَ الشَّياطِينِ وَأَوْلِيائِهِمْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ فَاكْفِنِي.

اَللّٰهُمَّ وَأَعْدائِي وَمَنْ كادَنِي اِنْ أَتَوْا بَرّاً فَجَبِّنْ شَجْعَهُمْ،

میں تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ چاہتا ہوں تو تو مجھے محفوظ رکھ لے اور میں تیرے عقاب کے مقابلہ میں تیری رحمت کا طلب گار ہوں تو مجھے جہنم سے نجات دیدے

میں اسلام کے ذریعہ تیری قربت چاہتا ہوں تو مجھے اپنا بنالے اور ہول محشر سے امان دیدے اور اپنے سایۂ عرش میں جگہ دیدے اور اپنی رحمت کے دونوں حصے عطا فرمادے اور اس دنیا سے سلامتی کے ساتھ نجات دلادے اور تاریکیوں سے نکال کر منزل نور تک پہنچادے۔

روز قیامت میرے چہرہ کو روشن بنادینا اور میرے حساب کو آسان بنادینا۔ میرے اسرار کی بنا پر مجھے رسوا نہ کرنا اور اپنی آزمائشوں پر مجھے صبر عطا فرمانا اور جیسے یوسف سے برائی اور بدکرداری کا رخ موڑ دیا تھا مجھ سے بھی موڑ دینا اور جس چیز کی مجھ میں طاقت نہیں ہے اس کا بار گراں میرے کاندھے پر نہ ڈال دینا۔

دارالسلام کی طرف میری ہدایت فرمادے۔ قرآن کو نفع بخش بنادے۔ قول ثابت پر ثابت قدم قرار دیدے شیطان رجیم سے محفوظ بنا دے۔ اور اپنی قوت و قدرت و جبروت سے میری حفاظت فرما۔ اپنے حلم و علم اور وسعت رحمت کی بنا پر جہنم سے نجات دیدے۔ جنت الفردوس میں ساکن بنا دے۔ اپنے جمال مبارک کا دیدار کرا دے۔ اپنے پیغمبر حضرت محمدؐ کی بارگاہ تک پہنچادے، شیاطین، ان کے اولیاء اور تمام اہل شر کے شر سے محفوظ بنا دے۔

خدایا اگر میرے دشمن اور میرے ساتھ مکاری کرنے والے کسی پر اذیت و آزار کا ارادہ کریں تو ان کی قوت قلب کو کمزور کر دینا۔

فَضَّ جُمُوعَهُمْ، كَلِّلْ سِلاٰحَهُمْ، عَرْقِبْ دَوٰابَّهُمْ، سَلِّطْ عَلَيْهِمُ الْعَوٰاصِفَ وَالْقَوٰاصِفَ اَبَداً حَتّيٰ تُصْلِيَهُمُ النّٰارَ، اَنْزِلْهُمْ مِنْ صَيٰاصِيهِمْ، وَاَمْكِنّٰا مِنْ نَوٰاصِيهِمْ، اٰمِينَ رَبَّ الْعٰالَمِينَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰي مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ، صَلاٰةً يَشْهَدُ الْاَوَّلُونَ مَعَ الْاَبْرٰارِ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، وَخٰاتَمِ النَّبِيّٖينَ، وَقٰائِدِ الْخَيْرِ وَمِفْتٰاحِ الرَّحْمَةِ.

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْبَيْتِ الْحَرٰامِ وَالشَّهْرِ الْحَرٰامِ، وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرٰامِ، وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقٰامِ، وَرَبَّ الْحِلِّ وَالْاِحْرٰامِ، بَلِّغْ رُوحَ مُحَمَّدٍ مِنَّا التَّحِيَّةَ وَالسَّلاٰمَ.

سَلاٰمٌ عَلَيْكَ يٰا رَسُولَ اللّٰهِ، سَلاٰمٌ عَلَيْكَ يٰا اَمِينَ اللّٰهِ، سَلاٰمٌ عَلَيْكَ يٰا مُحَمَّدَبْنَ عَبْدِاللّٰهِ، اَلسَّلاٰمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكٰاتُهُ، فَهُوَ كَمٰا وَصَفْتَهُ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ.

اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ اَفْضَلَ مٰا سَاَلَكَ، وَاَفْضَلَ مٰا سُئِلْتَ لَهُ، وَاَفْضَلَ مٰا اَنْتَ مَسْؤُولٌ لَهُ اِليٰ يَوْمِ الْقِيٰامَةِ، اٰمِينَ يٰا رَبَّ الْعٰالَمِينَ.

اوران کی جماعت کو منتشر کر دینا اوران کے اسلحوں کو کند کر دینا اور ان کی سواریوں کو بے جان بنا دینا اور ان پر تیز و تند آندھیوں کو مسلط کر دینا ۔ یہاں تک کہ تو انھیں واصل جہنم کر دے ۔ انھیں ان کی پناہ گاہوں سے باہر نکال دینا اور ہمیں ان کی پیشانیوں کا اختیار دیدینا ۔

آمین اے رب العالمین ۔

خدایا محمدؐ وآل محمدؐ پر وہ رحمت نازل فرما جس کی تمام اوّلین وآخرین اور نیک کردار گواہی دیں کہ تیرا پیغمبر مرسلین کا سردار، انبیاء کا خاتم، خیر کا قائد اور رحمت کی کلید ہے

خدایا ۔ اے محترم بیت اور محترم مہینہ کے مالک ۔ اے مشعر الحرام کے پروردگار اور رکن و مقام و حل و حرم کے صاحب اختیار! حضرت محمدؐ کی روح تک ہماری تحیت اور ہمارا سلام پہنچا دے ۔

سلام ہو آپ پر اے رسول خداؐ
سلام ہو آپ پر اے امین پروردگار
سلام ہو آپ پر اے حضرت محمد بن عبد اللہ

آپ پر سلام اور رحمت و برکت ہو کہ آپ مالک کی توصیف کی بنا پر مومنین کے حال پر مہربان ہیں ۔

خدایا پیغمبرؐ کو وہ بہترین نعمتیں عطا فرما جو انھوں نے تجھ سے مانگی ہیں یا ان کے بارے میں کسی نے مانگی ہیں یا قیامت تک ان کا سوال کیا جائے گا ۔

آمین اے ربّ العالمین

(٩) دعاؤها عليها السلام

في تعقيب صلاة العشاء

سُبْحانَ مَنْ تَواضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِهِ، سُبْحانَ مَنْ ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لِعِزَّتِهِ، سُبْحانَ مَنْ خَضَعَ كُلُّ شَيْءٍ بِأَمْرِهِ وَمُلْكِهِ، سُبْحانَ مَنِ انْقادَتْ لَهُ الأُمُورُ بِأَزِمَّتِها.

اَلْحَمْدُلِلّهِ الَّذي لايُنْسي مَنْ ذَكَرَهُ، اَلْحَمْدُلِلّهِ الَّذي لايَخيبُ مَنْ دَعاهُ، اَلْحَمْدُلِلّهِ الَّذي مَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْهِ كَفاهُ.

اَلْحَمْدُلِلّهِ سامِكِ السَّماءِ، وَساطِحِ الأَرْضِ، وَحاصِرِ الْبِحارِ، ناضِدِالْجِبالِ، وَبارِىءِالْحَيَوانِ، وَخالِقِ الشَّجَرِ، وَفاتِحِ يَنابيعِ الأَرْضِ، وَمُدَبِّرِالأُمُورِ، وَمُسَيِّرِالسَّحابِ، وَمُجْرِي الرّيحِ وَالْماءِ وَالنّارِ مِنْ أَغْوارِ الأَرْضِ، مُتَسارِعاتٍ فِي الْهَواءِ، وَمَهْبِطِ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ، اَلَّذي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصّالِحاتُ، وَبِشُكْرِهِ تَسْتَوْجِبُ الزِّياداتُ، وَبِأَمْرِهِ قامَتِ السَّماواتُ، وَبِعِزَّتِهِ اسْتَقَرَّتِ الرّاسِياتُ، وَسَبَّحَتِ الْوُحُوشُ فِي الْفَلَواتِ وَالطَّيْرُ فِي الْوَكَناتِ.

اَلْحَمْدُلِلّهِ رَفيعِ الدَّرَجاتِ، مُنْزِلِ الآياتِ، واسِعِ

۹۔ نمازِ عشا کے تعقیبات کی دعا

پاک وپاکیزہ ہے وہ ذات جس کی عظمت کے سامنے ہر شے سرنگوں ہے۔ پاک وپاکیزہ ہے وہ ذات جس کی عزت کے مقابلہ میں ہر شے ذلیل ہے۔ پاک وپاکیزہ ہے وہ ذات جس کے امر اور مُلک کے لئے ہر شے خاضع ہے۔ پاک وپاکیزہ ہے وہ ذات جس کے ہاتھوں میں تمام امور کی زمام ہے۔

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو اپنے یاد رکھنے والوں کو جھٹلاتا نہیں ہے ——— ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو اپنے پکارنے والوں کو نامراد نہیں قرار دیتا ہے۔ ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو اپنے اوپر اعتماد کرنے والوں کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو آسمان کا بلند کرنے والا۔ زمین کا فرش بچھانے والا۔ سمندروں کو حدود کے اندر رکھنے والا۔ پہاڑوں کو منظم رکھنے والا۔ جانداروں کا خالق۔ درخت کا اگانے والا ——— زمین کے چشموں کا جاری کرنے والا۔ تمام امور کی تدبیر کرنے والا۔ بادلوں کا چلانے والا۔ زمین کی گہرائیوں سے ہوا۔ پانی اور آگ کا نکالنے والا اور انھیں فضاؤں کی طرف اور سرد وگرم زمینوں کی طرف لے جانے والا ہے۔

اسی کی مہربانی سے نیکیوں کی تکمیل ہوتی ہے اور اسی کے شکر سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی کے حکم سے آسمان کا قیام ہے اور اسی کی طاقت سے پہاڑوں کا استقرار ہے۔ صحراؤں کے جانور ——— اور گھونسلوں کے پرندے سب اسی کے تسبیح خوان ہیں ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کے درجات بلند ہیں اور وہ آیات کا نازل کرنے والا۔ برکتوں میں وسعت دینے والا

فلاح السائل سید بن طاؤس ص۲۰۱، بحار ۸۶ ص۱۱۵

الْبَرَكاتِ، ساتِرِ الْعَوْراتِ، قابِلِ الْحَسَناتِ، مُقيلِ الْعَثَراتِ، مُنَفِّسِ الْكُرُباتِ، مُنْزِلِ الْبَرَكاتِ، مُجيبِ الدَّعَواتِ، مُحْيِي الأمْواتِ، إلهِ مَنْ فِي الأرْضِ وَالسَّماواتِ.

اَلْحَمْدُ لِلّهِ عَلى كُلِّ حَمْدٍ وَذِكْرٍ، وَشُكْرٍ وَصَبْرٍ، وَصَلاةٍ وَزَكاةٍ، وَقِيامٍ وَعِبادَةٍ، وَسَعادَةٍ وَبَرَكَةٍ، وَزِيادَةٍ وَرَحْمَةٍ، وَنِعْمَةٍ وَكَرامَةٍ، وَفَريضَةٍ، وَسَرّاءٍ وَضَرّاءٍ، وَشِدَّةٍ وَرَخاءٍ، وَمُصيبَةٍ وَبَلاءٍ، وَعُسْرٍ وَيُسْرٍ، وَغِناءٍ وَفَقْرٍ، وَعَلى كُلِّ حالٍ، وَفي كُلِّ أوانٍ وَزَمانٍ، وَكُلِّ مَثْوىً وَمُنْقَلَبٍ وَمُقامٍ.

اَللّهُمَّ إنّي عائِذٌ بِكَ فَأعِذْني، وَمُسْتَجيرٌ بِكَ فَأجِرْني، وَمُسْتَعينٌ بِكَ فَأعِنّي، وَمُسْتَغيثٌ بِكَ فَأغِثْني، وَداعيكَ فَأجِبْني، وَمُسْتَغْفِرُكَ فَاغْفِرْ لي، وَمُسْتَنْصِرُكَ فَانْصُرْني، وَمُسْتَهْدٍ بِكَ فَاهْدِني، وَمُسْتَكْفيكَ فَاكْفِني، وَمُلْتَجِأٌ إلَيْكَ فَآوِني، وَمُسْتَمْسِكٌ بِحَبْلِكَ فَاعْصِمْني، وَمُتَوَكِّلٌ عَلَيْكَ فَاكْفِني.

وَاجْعَلْني في عِياذِكَ وَجِوارِكَ، وَحِرْزِكَ وَكَهْفِكَ، وَحِياطَتِكَ وَحَراسَتِكَ، وَكَلاءَتِكَ وَحُرْمَتِكَ، وَأمْنِكَ وَتَحْتَ ظِلِّكَ وَتَحْتَ جَناحِكَ.

عیوب کی پردہ پوشی کرنے والا ۔ نیکیوں کا قبول کرنے والا ۔ لغزشوں میں سنبھالا دینے والا ۔ رنج وغم کا دور کرنے والا ۔ برکتوں کا نازل کرنے والا ۔ دعاؤں کا قبول کرنے والا ۔ مُردوں کو زندگی دینے والا اور آسمان و زمین کی تمام مخلوقات کا معبود ہے ۔

ساری حمد اللہ کے لئے ہے ہر حمد ۔ ہر ذکر ۔ ہر شکر و صبر ۔ ہر نماز و زکوٰۃ ، ہر قیام و عبادت ، ہر سعادت و برکت ، ہر زیادتی و رحمت ہر نعمت و کرامت و فرض ۔ ہر راحت و تکلیف ۔ ہر شدت و سہولت ۔ ہر مصیبت و بلا ـــــ ہر تنگی و آسانی ـــــ ہر غنا و فقر پر اور ہر حال میں ۔ ہر زمان و مکان اور ہر منزل و مقام و جائے بازگشت پر ۔!

خدایا میں تیری پناہ چاہتا ہوں مجھے پناہ دیدے ۔ میں تیرا جوار چاہتا ہوں مجھے اپنے سایہ میں جگہ دیدے ۔ میں تجھ سے مدد چاہتا ہوں میری مدد فرما ـــــ میں تجھ سے فریادی ہوں میری فریاد رسی کر ۔ میں تجھ سے دعا کر رہا ہوں میری دعا کو قبول کرلے ـــــ میں تجھ سے طالب نصرت ہوں میری نصرت فرما ۔ میں تجھ سے ہدایت کا طلب گار ہوں میری ہدایت فرما ۔ میں تجھ سے کفایت چاہتا ہوں تو میرے لئے کافی ہوجا میں تیری پناہ چاہتا ہوں مجھے پناہ دیدے ۔ میں تیری ریسمان ہدایت سے وابستہ ہوں میری حفاظت فرما اور میں تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں تو تو میرے لئے کافی ہوجا ۔

خدایا مجھے اپنی پناہ اور اپنے جوار میں جگہ دیدے اور اپنی محفوظ ترین پناہ گاہ میں مقام عنایت فرما ۔ سب مجھے حفاظت و حراست، نگرانی ونگہبانی اور امن و امان عطا فرما اور اپنے سایہ رحمت کے نیچے منزل عطا فرما ۔

وَاجْعَلْ عَلَيَّ جُنَّةً واقِيَةً مِنْكَ، وَاجْعَلْ حِفْظَكَ وَحِياطَتَكَ، وَحِراسَتَكَ وَكَلاءَتَكَ، مِنْ وَرائي وَاَمامي، وَعَنْ يَميني وَعَنْ شِمالي، وَمِنْ فَوْقي وَمِنْ تَحْتي، وَحَوالَيَّ، حَتّي لا يَصِلَ اَحَدٌ مِنَ الْمَخْلُوقينَ اِلَيَّ مَكْرُوهي وَاَذاىَ، بِحَقِّ لا اِلـهَ اِلاّ اَنْتَ، اَنْتَ الْمَنّانُ بَديعُ السَّماواتِ وَالْاَرْضِ، ذُو الْجَلالِ وَالْاِكْرامِ.

اَللّٰهُمَّ اكْفِني حَسَدَ الْحاسِدينَ، وَبَغْيَ الْباغينَ، وَكَيْدَ الْكائِدينَ، وَمَكْرَ الْماكِرينَ، وَحيلَةَ الْمُحْتالينَ، وَغيلَةَ الْمُغْتالينَ، وَظُلْمَ الظّالِمينَ، وَجَوْرَ الْجائِرينَ، وَاعْتِداءَ الْمُعْتَدينَ، وَسَخَطَ الْمُسْخِطينَ، وَتَشَحُّبَ الْمُتَشَحِّبينَ، وَصَوْلَةَ الصّائِلينَ، وَاقْتِسارَ الْمُقْتَسِرينَ، وَغَشْمَ الْغاشِمينَ، وَخَبْطَ الْخابِطينَ، وَسِعايَةَ السّاعينَ، وَنَميمَةَ النّامّينَ، وَسِحْرَ السَّحَرَةِ وَالْمَرَدَةِ وَالشَّياطينَ، وَجَوْرَ السَّلاطينَ، وَمَكْرُوهَ الْعالَمينَ.

اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَخْزُونِ الطَّيِّبِ الطّاهِرِ، الَّذي قامَتْ بِهِ السَّماواتُ وَالْاَرْضُ، وَاَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلَمُ وَسَبَّحَتْ لَهُ الْمَلائِكَةُ، وَوَجِلَتْ عَنْهُ الْقُلُوبُ، وَخَضَعَتْ لَهُ

اور میرے لئے اپنی طرف سے ایک مستحکم سپر قرار دیدے اور اپنی حفاظت وحراست ونگرانی ونگہبانی کو میرے سامنے، پیچھے، داہنے بائیں، اوپر، نیچے ہر طرف سے قرار دیدے تاکہ کوئی مخلوق بھی اپنی اذیت اور ناپسندیدہ حرکت کے ساتھ میرے قریب نہ آسکے۔ تجھے لا الٰہ الا انت کا واسطہ ـــــ کہ تو بڑا احسان کرنے والا آسمان وزمین کا موجد اور صاحب جلال واکرام ہے۔

خدایا مجھے حاسدوں کے حسد، ظالموں کے ظلم، مکاروں کے مکر، حیلہ سازوں کے حیلۂ ہلاکت شعاروں کے حملہ، ظالموں کے ظلم، جائروں کے جور۔ تعدی کرنے والوں کی تعدی، جبر کرنے والوں کے جبر، ستمگروں کے ستم۔ حملہ کرنے والوں کی صولت، دباؤ ڈالنے والوں کے دباؤ۔ تہمت لگانے والوں کی تہمت، بدحواس بنا دینے والوں کے شعبدہ۔ چغلخوروں کی چغلی۔ فسادیوں کے فساد۔ جادوگروں، سرکشوں اور شیطانوں کے جادو۔ سلاطین کے ظلم اور تمام اہل دنیا کے بدترین اقدامات سے محفوظ رکھنا۔

خدایا میں تیرے اس نام کے واسطہ سے سوال کر رہا ہوں جو خزانۂ غیب میں ہے اور طیب وطاہر ہے۔ جس کی برکت سے آسمان وزمین قائم ہیں اور جس کی روشنی سے تاریکیاں جگمگا اٹھی ہیں اور ملائکہ نے اس کی تسبیح کی ہے اور دل اس سے لرز گئے ہیں اور گردنیں اس کے سامنے جھک گئی ہیں۔

الرِّقَابُ، وَاَحْيَيْتَ بِهِ الْمَوْتَي، اَنْ تَغْفِرَلِي كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ فِي ظُلَمِ اللَّيْلِ وَضَوْءِالنَّهَارِ، عَمْداً اَوْ خَطَأً، سِرّاً اَوْ عَلَانِيَةً.

وَاَنْ تَهَبَ لِي يَقِيناً وَهَدْياً، وَنُوراً وَعِلْماً وَفَهْماً، حَتَّيٰ اُقِيمَ كِتَابَكَ، وَاُحِلَّ حَلَالَكَ وَاُحَرِّمَ حَرَامَكَ، وَاُؤَدِّيَ فَرَائِضَكَ، وَاُقِيمَ سُنَّةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ.

اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنِي بِصَالِحِ مَنْ مَضيٰ، وَاجْعَلْنِي مِنْ صَالِحِ مَنْ بَقِيَ، وَاخْتِمْ لِي عَمَلِي بِاَحْسَنِهِ، اِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

اَللّٰهُمَّ اِذَا فَنيٰ عُمْرِي، وَتَصَرَّمَتْ اَيَّامُ حَيَاتِي، وَكَانَ لَابُدَّ لِي مِنْ لِقَائِكَ، فَاَسْاَلُكَ يَا لَطِيفُ اَنْ تُوجِبَ لِي مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلاً، يَغْبِطُنِي بِهِ الْاَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ.

اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ مِدْحَتِي وَالْتِهَافِي، وَارْحَمْ ضَرَاعَتِي وَهُتَافِي، وَاِقْرَارِي عَليٰ نَفْسِي وَاعْتِرَافِي، فَقَدْ اَسْمَعْتُكَ صَوْتِي فِي الدَّاعِينَ، وَخُشُوعِي فِي الضَّارِعِينَ، وَمِدْحَتِي فِي الْقَائِلِينَ، وَتَسْبِيحِي فِي الْمَادِحِينَ.

وَاَنْتَ مُجِيبُ الْمُضْطَرِّينَ، وَمُغِيثُ الْمُسْتَغِيثِينَ، وَغِيَاثُ الْمَلْهُوفِينَ، وَحِرْزُ الْهَارِبِينَ، وَصَرِيخُ الْمُؤْمِنِينَ، وَمُقِيلُ الْمُذْنِبِينَ، وَصَلَّي اللّٰهُ عَلَي الْبَشِيرِ النَّذِيرِ وَالسِّرَاجِ الْمُنِيرِ، وَعَلَي الْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ.

اور اسی کے ذریعہ تو نے مُردوں کو زندہ بنایا ہے ـــــ کہ میرے تمام گناہوں کو معاف کردے چاہے رات کی تاریکی میں ہوئے ہوں یا دن کی روشنی میں ۔ عمداً ہوئے ہوں یا سہواً ـــــ خفیہ طریقہ سے ہوئے ہوں یا علانیہ ۔

اور مجھے اپنی طرف سے یقین ، ہدایت ۔ نور ، علم اور فہم عطا کردے تاکہ تیری کتاب کے احکام کو قائم کرسکوں تیرے حلال کو حلال بناؤں تیرے حرام کو حرام قرار دوں ۔ تیرے فرائض کو ادا کروں اور تیرے پیغمبرؐ حضرت محمدؐ کی سنت کو قائم کرسکوں ۔

خدایا مجھے ماضی کے نیک کرداروں سے ملادے اور حال کے نیک کرداروں میں شامل کردے اور میرے اعمال کا خاتمہ بہترین اعمال پر ہوکر تو بخشنے والا بھی ہے اور مہربان بھی ہے

خدایا جب میری عمر تمام ہوا اور میری زندگی کے دن ختم ہو رہے ہوں اور تیری ملاقات ضروری ہوجائے تو اے مالک مہربان میری التجا یہ ہے کہ جنت میں میرے لئے ایسا مکان لازم قرار دیدینا جسے دیکھ کر اولین و آخرین آرزو کریں ۔

خدایا میری تعریف کو قبول کرلے اور میری فریاد وزاری پر مہربانی فرما اور میرے اپنے ہی خلاف اقرار واعتراف پر رحم فرما ۔ میں نے تمام پکارنے والوں کے درمیان اپنی آواز سنادی ہے اور تمام فریادیوں کے درمیان اپنے خشوع کو ظاہر کردیا ہے اور تمام شکلوں کے درمیان تیری مدحت کردی ہے اور تمام مدح کرنے والوں کے درمیان تیری تسبیح رکھ دی ہے ۔

تو تمام پریشاں حالوں کی سننے والا ، تمام فریادیوں کا فریاد رس ۔ تمام بیچاروں کی امداد کرنے والا ۔ تمام بھاگنے والوں کی پناہ گاہ ۔ تمام صاحبانِ ایمان کی آہ وزاری سننے والا ۔ تمام گنہگاروں کو سنبھالنے والا ہے ۔

اللہ رحمت نازل کرے اس پیغمبرؐ پر جو بشارت دینے والا ۔ عذابِ الٰہی سے ڈرانے والا اور روشن چراغ تھا اور تمام ملائکہ اور انبیاء کرام پر بھی ۔

اَللّٰهُمَّ داحِيَ الْمَدْحُوّاتِ وَبارِئَ الْمَسْمُوكاتِ، وَجَبّالَ الْقُلُوبِ عَلىٰ فِطْرَتِها، شَقِيِّها وَسَعِيدِها، اِجْعَلْ شَرائِفَ صَلَواتِكَ وَنَوامِيَ بَرَكاتِكَ وَكَرائِمَ تَحِيّاتِكَ، عَلىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَاَمِينِكَ عَلىٰ وَحْيِكَ، الْقائِمِ بِحُجَّتِكَ، وَالذّابِّ عَنْ حَرَمِكَ، وَالصّادِعِ بِاَمْرِكَ، وَالْمُشَيِّدِ لِاٰياتِكَ، وَالْمُوفِي لِنَذْرِكَ.

اَللّٰهُمَّ فَاَعْطِهِ بِكُلِّ فَضِيلَةٍ مِنْ فَضائِلِهِ، وَنَقِيبَةٍ مِنْ مَناقِبِهِ، وَحالٍ مِنْ اَحْوالِهِ، وَمَنْزِلَةٍ مِنْ مَنازِلِهِ، رَأَيْتَ مُحَمَّداً لَكَ فِيها ناصِراً، وَعَلىٰ مَكْرُوهِ بَلائِكَ صابِراً، وَلِمَنْ عاداكَ مُعادِياً، وَلِمَنْ والاكَ مُوالِياً، وَعَمّا كَرِهْتَ نائِياً، وَاِلىٰ ما اَحْبَبْتَ داعِياً، فَضائِلَ مِنْ جَزائِكَ، وَخَصائِصَ مِنْ عَطائِكَ وَحِبائِكَ، تُسْنِي بِها اَمْرَهُ، وَتُعْلِي بِها دَرَجَتَهُ، مَعَ الْقُوّامِ بِقِسْطِكَ، وَالذّابِّينَ عَنْ حَرَمِكَ، حَتّىٰ لا يَبْقىٰ سَناءٌ وَلا بَهاءٌ، وَلا رَحْمَةٌ وَلا كَرامَةٌ، اِلاّ خَصَصْتَ مُحَمَّداً بِذٰلِكَ وَاٰتَيْتَهُ مِنْكَ الذُّرىٰ، وَبَلَّغْتَهُ الْمَقاماتِ الْعُلىٰ، اٰمِينَ رَبَّ الْعالَمِينَ.

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْتَوْدِعُكَ دِينِي وَنَفْسِي وَجَمِيعَ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ، فَاجْعَلْنِي فِي كَنَفِكَ وَحِفْظِكَ، وَعِزِّكَ وَمَنْعِكَ، عَزَّ جارُكَ

خدایا - اے زمینوں کے فرش کرنے والے - اے بلند آسمانوں کے خلق کرنے والے - اے قلوب کی فطرت مقرر کرنے والے اور شقی و سعید طے کرنے والے - اپنی شریف ترین صلوات، مزید برکات، عظیم تحیات کو حضرت محمدؐ پر نازل فرما دے جو تیرے بندہ، رسول، تیری وحی کے امین - تیری حجت کے ساتھ قیام کرنے والے - تیرے حرم قدس سے دفاع کرنے والے - تیرے امر کا اظہار کرنے والے - تیری نشانیوں کو استحکام بخشنے والے اور تیرے عہد کے پورا کرنے والے تھے -

خدایا اب ان کے فضائل میں سے ہر فضیلت کے اور مناقب میں سے ہر نقیبت کے عوض - ہر حال میں اور ہر منزل پر جہاں تو نے اپنے پیغمبر کو اپنا مددگار پایا ہے اور سخت ترین آزمائش پر صابر دیکھا ہے - اپنے دشمنوں کا دشمن اور اپنے دوستوں کا دوست پایا ہے اور تمام مکروہ باتوں سے دور اور تمام محبوب باتوں کا داعی دیکھا ہے ——— اپنی جزا کے فضائل اور اپنی عطایا کے خصوصیات عنایت فرما دے - جس سے ان کے امر کو برتری حاصل ہو اور ان کا درجہ بلند ہو - ان لوگوں کے ساتھ جو تیرے عدل کے قیام کرنے والے تھے تاکہ کوئی خوبی، برتری، رحمت و کرامت ایسی نہ رہ جائے جس سے حضرت محمدؐ کو مخصوص نہ کر دے اور انھیں ان کی بلند ترین منزل عنایت فرما دے اور بلند ترین مقامات تک پہنچا دے - آمین اے رب العالمین -

خدایا میں اپنے دین - اپنے نفس اور اپنے اوپر تیری تمام نعمتوں کو تیری امانت میں دیتا ہوں لہذا مجھے اپنی پناہ، حفاظت، عزت اور حمایت میں دے دے کہ تیرا ہمسایہ عزیز ہے اور تیری ثنا جمیل ہے -

وَجَلَّ ثَناؤُكَ، وَتَقَدَّسَتْ اَسْماؤُكَ، وَلا اِلٰهَ غَيْرُكَ. حَسْبِي اَنْتَ فِي السَّرّاءِ وَالضَّرّاءِ، وَالشِّدَّةِ وَالرَّخاءِ، وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

رَبَّنا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنا وَاِلَيْكَ اَنَبْنا وَاِلَيْكَ الْمَصِيرُ، رَبَّنا لا تَجْعَلْنا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا، وَاغْفِرْ لَنا رَبَّنا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.

رَبَّنا اصْرِفْ عَنّا عَذابَ جَهَنَّمَ، اِنَّ عَذابَها كانَ غَراماً، اِنَّها ساءَتْ مُسْتَقَرّاً وَمُقاماً، رَبَّنا افْتَحْ بَيْنَنا وَبَيْنَ قَوْمِنا بِالْحَقِّ، وَاَنْتَ خَيْرُ الْفاتِحِينَ.

رَبَّنا اِنَّنا آمَنّا فَاغْفِرْ لَنا ذُنُوبَنا، وَكَفِّرْ عَنّا سَيِّئاتِنا، وَتَوَفَّنا مَعَ الْاَبْرارِ، رَبَّنا وَآتِنا ما وَعَدْتَنا عَلٰي رُسُلِكَ، وَلا تُخْزِنا يَوْمَ الْقِيامَةِ، اِنَّكَ لا تُخْلِفُ الْمِيعادَ.

رَبَّنا لا تُؤاخِذْنا اِنْ نَسِينا اَوْ اَخْطَأْنا، رَبَّنا وَلا تَحْمِلْ عَلَيْنا اِصْراً كَما حَمَلْتَهُ عَلَي الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنا.

رَبَّنا وَلا تُحَمِّلْنا ما لا طاقَةَ لَنا بِهِ، وَاعْفُ عَنّا وَاغْفِرْ لَنا وَارْحَمْنا، اَنْتَ مَوْلانا، فَانْصُرْنا عَلَي الْقَوْمِ الْكافِرِينَ.

رَبَّنا آتِنا فِي الدُّنْيا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنا

تیرے نام مقدس ہیں اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ میرے لئے ہر راحت ورنج، شدت وسہولت میں تو ہی کافی ہو جا کہ تو بہترین نگہبان ہے۔

خدایا میں نے تجھ پہ بھروسہ کیا ہے۔ تیری طرف توجہ کی ہے اور تیری ہی طرف میری بازگشت بھی ہے۔ خدایا مجھے کافروں کے لئے سامان آزمائش نہ بنانا اور میرے گناہوں کو بخش دینا کہ تو صاحب عزت بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے

خدایا مجھ سے عذاب جہنم کو موڑ دینا کہ یہ عذاب بہت بڑا خسارہ ہے اور یہ جہنم بدترین مستقر اور منزل ہے۔ خدایا ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرنا کہ تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

خدایا ہم تجھ پر ایمان لے آئے ہیں لہٰذا ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری برائیوں پر پردہ ڈال دے۔ ہمیں نیک کرداروں کے ساتھ دنیا سے اٹھانا اور جو کچھ تو نے اپنے رسولوں کے ذریعہ وعدہ کیا ہے وہ عطا فرما دینا اور ہمیں روز قیامت رسوا نہ کرنا کہ تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہے۔

خدایا ہم سے جو بھول یا خطا ہو گئی ہے اس کا مواخذہ نہ کرنا اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال دینا جو ہم سے پہلے والوں پر ڈال دیا تھا —— اور خدایا ہم پر وہ بار نہ ڈال دینا جس کی ہمارے پاس طاقت نہ ہو۔ ہمیں معاف کر دینا۔ ہمیں بخش دینا ہم پر رحم کرنا کہ تو ہمارا مولا ہے —— اور ہمیں کافروں کے مقابلہ میں کامیابی عطا فرمانا۔

خدایا۔ ہمیں دنیا اور آخرت دونوں میں نیکی عطا فرمانا اور عذاب جہنم سے بچا لینا۔

---

[1] یہ قرآن مجید کی آیات کا اقتباس ہے جس کی طرف ہر مرد مومن اور خاتون مومنہ کو متوجہ رہنا چاہئے اور اسی انداز سے بارگاہ احدیت میں دعا کرنی چاہئے۔

معصومۂ عالم کی زبان سے ان آیات کی تلاوت میں اس نکتہ کی طرف بھی اشارہ ہے کہ آپ اپنے اور قوم کے درمیان خدائی فیصلہ کا انتظار کر رہی تھیں جو بحال روز قیامت انھیں کے حق میں ہونے والا ہے۔ جوادی

عَذابَ النّارِ، وَصَلَّي اللّٰهُ عَلي سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ الطّاهِرِينَ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً.

(١٠) دعاؤها عليها السلام

بعد كل صلاة

سُبْحانَ اللّٰهِ ـ عشراً.

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ ـ عشراً.

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ـ عشراً.

(١١) دعاؤها عليها السلام

بعد كل صلاة

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ـ أربعاً و ثلاثين.

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ ـ ثلاثاً و ثلاثين.

سُبْحانَ اللّٰهِ ـ ثلاثاً و ثلاثين.

لاالٰهَ اِلاّ اللّٰهُ ـ مرة واحدة.

اللہ رحمت نازل کرے ہمارے سرکار حضرت محمد پیغمبر پر اور ان کی پاکیزہ اولاد پر اور انھیں سلامتی عطا فرمائے

۱۰۔ ہر نماز کے بعد کی دعا [1]

سبحان اللہ ۔ دس مرتبہ

الحمد للہ ۔ دس مرتبہ

اللہ اکبر ۔ دس مرتبہ

۱۱۔ ہر نماز کے بعد کی دعا [2]

اللہ اکبر ۔ ۳۴ مرتبہ

الحمد للہ ۔ ۳۳ مرتبہ

سبحان اللہ ۔ ۳۳ مرتبہ

لا الٰہ الا اللہ ۔ ایک مرتبہ

نوٹ ۔ بظاہر یہ وہی تسبیح جناب فاطمہؑ ہے جو ہر نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے صرف ذکر خدا کی تکمیل کے لئے ایک لا الٰہ الا اللہ کا اضافہ پایا جاتا ہے جس طرح بعض مقامات پر استغفار کی دعوت دی گئی ہے

جوادی

---

[1] صفۃ الصفوۃ ابو الفرج ابن جندی ۲ ص۳ ، احقاق الحق ۱۰ ص۲۷۹

[2] محاسن برقی ص۳۶ ، تہذیب شیخ ۲ ص۱۰۶ ، مشکوٰۃ الانوار طبرسی ص۲۸ ، دعائم الاسلام ۱ ص۱۶۸

(١٢) دعاؤها عليها السلام

في الصباح، المسمى بدعاء الحريق

اَللّٰهُمَّ اِنّي اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَكَفي بِكَ شَهيداً، وَاُشْهِدُ مَلائِكَتَكَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَسُكّانَ سَماواتِكَ وَاَرَضيكَ، وَاَنْبِياءَكَ وَرُسُلَكَ، وَالصّالِحينَ مِنْ عِبادِكَ وَجَميعَ خَلْقِكَ.

بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لا اِلٰهَ اِلاّ اَنْتَ، وَحْدَكَ لاشَريكَ لَكَ، وَاَنَّ كُلَّ مَعْبُودٍ مِنْ دُونِ عَرْشِكَ اِلي قَرارِ الْاَرَضينَ السّابِعَةِ السُّفْلي باطِلٌ ماخَلا وَجْهَكَ الْكَريمِ.

فَاِنَّهُ اَعَزُّ وَاَكْرَمُ وَاَجَلُّ مِنْ اَنْ يَصِفَ الْواصِفُونَ كُنْهَ جَلالِهِ، اَوْ تَهْتَدِي الْقُلُوبُ لِكُلِّ عَظَمَتِهِ.

يا مَنْ فاقَ مَدْحَ الْمادِحينَ فَخْرُ مَدْحِهِ، وَعَدا وَصْفَ الْواصِفينَ مَآثِرُ حَمْدِهِ، وَجَلَّ عَنْ مَقالَةِ النّاطِقينَ تَعْظيمُ شَأْنِهِ

ـ تقول ذلك ثلاثاً.

ثمّ تقول:

لا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَريكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ،

١٢۔ ہنگام صبح کی دعا

جسے دعائے حریق کہا جاتا ہے

خدایا میں نے اس حال میں صبح کی ہے کہ میں تجھے گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں اور تو گواہی کے لئے کافی ہے ـــــــ لیکن میں تیرے ملائکہ، حاملان عرش، ساکنان ارض وسما، انبیاء و مرسلین، بندگان صالحین اور تمام مخلوقات کو بھی گواہ بنا رہا ہوں کہ تو میرا معبود ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے ـــــــ تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ تیرے علاوہ پایۂ عرش سے لے کر ساتوں زمینوں کی تہ تک جتنے معبود ہیں سب باطل ہیں۔ ایک تیری ذات کریم کے ماسوا کہ تیری ذات صاحب عزت وکرامت ہے اور اس کا جلال لوگوں کی توصیف سے بالاتر ہے بلکہ اس کی عظمت تک دلوں کو بھی راستہ نہیں مل سکتا ہے۔

"اے وہ ذات جس کی مدح کا فخر تمام مدح کرنے والوں سے مافوق ہے اور اس کے مکارم وآثار تمام توصیف کرنے والوں کی توصیف سے بڑے ہیں۔ اس کی عظیم شان تمام متکلمین کے بیانات سے عظیم تر ہے"

نوٹ: آخری حصہ کو تین مرتبہ کہے

اس کے بعد یہ کہے

اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ سارا ملک اور ساری حمد اسی کے لئے ہے۔

مصباح المتہجد شیخ طوسیؒ ص۲۲۰، مصباح کفعمی ص۸۲ بلد الامین ص۵۵

يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لاَيَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ـ تقول ذلك احد عشر مرة.

ثمّ تقول:

سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُلِلّهِ، وَلاَ اِلٰهَ اِلاَّاللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ، مَا شَاءَ اللهُ، لاَ حَوْلَ وَلاَقُوَّةَ اِلاَّ بِاللهِ، الْحَلِيمِ الْكَرِيمِ، الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِينِ، عَدَدَ خَلْقِ اللهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِلْءَ سَمٰاوٰاتِهِ وَاَرْضِهِ، وَعَدَدَ مَاجَرىٰ بِهِ قَلَمُهُ، وَاَحْصٰاهُ كِتٰابُهُ، وَرِضٰا نَفْسِهِ ـ تقول ذلك احد عشر مرة.

ثمّ تقول:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الْمُبَارَكِينَ، وَصَلِّ عَلَى جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَاِسْرَافِيلَ وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ، وَالْمَلاَئِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ، صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى تُبَلِّغَهُمُ الرِّضٰا، وَتَزِيدَهُمْ بَعْدَ الرِّضٰا، مِمّٰا اَنْتَ اَهْلُهُ، يٰا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِينَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مَلَكِ الْمَوْتِ وَاَعْوٰانِهِ، وَرِضْوٰانِ

ہی حیات و موت کا دینے والا اور زندہ پائندہ ہے جس کے لئے موت نہیں ہے۔ سارا خیر اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہی ہر شے پر قادر ہے۔

نوٹ۔ اس حصہ کو گیارہ مرتبہ کہے

اس کے بعد اس طرح کہے

پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا۔ ساری حمد اسی خدا کے لئے ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ وہ سب سے بزرگ و برتر ہے جو اس نے چاہا وہ ہو گیا کوئی قوت و طاقت اس خدائے حلیم و کریم و علی و عظیم کے علاوہ نہیں ہے۔ وہی رحمان و رحیم اور بادشاہ برحق و آشکار ہے۔

یہ تسبیح اس کی تمام مخلوقات کے عدد۔ عرش کے وزن۔ زمین و آسمان کی گنجائش کے برابر ہے اور جہاں جہاں اس کا قلم چلا ہے اور جسے اس کی کتاب نے جمع کیا ہے اور خود اس کے نفس کی رضا کے برابر ہے

نوٹ۔ اسے بھی گیارہ مرتبہ کہے

اس کے بعد کہے

خدایا حضرت محمدؐ اور ان کے بابرکت اہلبیتؑ پر رحمت نازل فرما اور رحمت نازل فرما جبرئیل و میکائیل و اسرافیل، حاملان عرش اور ملائکۂ مقربین پر۔

خدایا ان سب پر رحمت نازل فرما یہاں تک کہ انھیں اپنی منزل رضا تک پہنچا دے اور پھر اتنا اضافہ بھی کر دے جس کا تو اہل ہے۔ اے بہترین رحم کرنے والے۔

خدایا ملک الموت اور ان کے مددگاروں پر بھی رحمت نازل فرما اور رضوان جنت اور خزانہ داران خلد

ي مالِكٍ وَخَزَنَةِ النّيرانِ، اَللّهُمَّ صَلِّ
ا، وَتَزيدَهُمْ بَعْدَ الرِّضا، مِمّا اَنْتَ

كِرامِ الْكاتِبينَ، وَالسَّفَرَةِ الْكِرامِ
مْ، وَصَلِّ عَلىٰ مَلائِكَةِ السَّماواتِ
نَ السّابِعَةِ السُّفْلىٰ، وَمَلائِكَةِ اللَّيْلِ
قْطارِ، وَالْبِحارِ وَالْاَنْهارِ، وَالْبَراري
بَكَتِكَ، الَّذينَ اَغْنَيْتَهُمْ عَنِ الطَّعامِ

حَتّىٰ تُبَلِّغَهُمُ الرِّضا وَتَزيدَهُمْ
يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ.
بي آدَمَ وَاُمّي حَوّاءَ، وَما وَلَدا مِنَ
شُهَداءِ وَالصّالِحينَ، صَلِّ اللّهُمَّ
ا وَتَزيدَهُمْ بَعْدَ الرِّضا مِمّا اَنْتَ

مَّدٍ وَعَلىٰ اَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبينَ، وَعَلىٰ
اجِهِ الْمُطَهَّرينَ، وَعَلىٰ ذُرِّيَّةِ

دوغ جہنم — اور وہاں کے خزانہ داروں پر بھی رحمت نازل فرما۔
خدایا ان سب پر رحمت نازل فرما یہاں تک کہ انھیں اپنی منزل رضا
ک پہنچا دے اور پھر اتنا اضافہ بھی کردے جس کا تو اہل ہے اے بہترین رحم
رنے والے۔

خدایا اور کاتبان اعمال۔ سفراء کرام و نیک کردار۔ محافظین اولادِ
آدم فرشتوں پر رحمت نازل فرما۔
اور بلند ترین آسمانوں کے ساکن اور ساتوں زمینوں کے آخری
طبقہ کے رہنے والوں پر بھی رحمت نازل فرما اور روز و شب، آراضی و
اطراف، بحار و انہار۔ صحرا و ریگستان کے فرشتوں پر بھی رحمت نازل
فرما۔

اور ان فرشتوں پر بھی رحمت نازل فرما جنھیں تو نے اپنی تقدیس
کی بنا پر کھانے سے بے نیاز بنا دیا ہے۔
خدایا ان سب پر رحمت نازل فرما یہاں تک کہ انھیں اپنی رضا کی
منزل تک پہنچا دے اور پھر وہ اضافہ بھی کردے جس کا تو اہل ہے اے
سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔
خدایا ہمارے بابا آدمؑ اور ہماری ماں حوا اور ان کی اولاد کے تمام
انبیاء۔ صدیقین۔ شہداء اور صالحین پر رحمت نازل فرما
اور ان پر اس قدر رحمت فرما کہ انھیں اپنی منزل رضا تک پہنچا دے
اور پھر اس قدر اضافہ بھی کردے جس کا تو اہل ہے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے
خدایا رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ اور ان کے پاکیزہ کردار اہلبیتؑ پر
اور ان کے منتخب اصحاب اور پاکیزہ ازواج پر

مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ كُلِّ نَبِيٍّ بَشَّرَ بِمُحَمَّدٍ، وَعَلَىٰ كُلِّ نَبِيٍّ وَلَدَ مُحَمَّداً، وَعَلَىٰ كُلِّ مَرْأَةٍ صَالِحَةٍ كَفَّلَتْ مُحَمَّداً، وَعَلَىٰ كُلِّ مَنْ صَلاتُكَ عَلَيْهِ رِضاً لَكَ وَرِضاً لِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ.

صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَيْهِمْ حَتّىٰ تُبَلِّغَهُمُ الرِّضَا وَتَزِيدَهُمْ بَعْدَ الرِّضَا مِمّا أَنْتَ أَهْلُهُ، يا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَارْحَمْ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ، كَما صَلَّيْتَ وَبارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلَىٰ إِبْراهِيمَ وَآلِ إِبْراهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّداً الْوَسِيلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَما أَمَرْتَنا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّىٰ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ صَلاةٍ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ فِي صَلاةٍ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ شَعْرِ مَنْ صَلّىٰ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ شَعْرِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

اور حضرت محمدؐ کی ذریت پر اور ہر اس نبی پر جس نے پیغمبر اسلام کی بشارت دی ہے اور ان کے سلسلہ آباء کرام میں واقع ہوا ہے یا جو خواتین سلسلہ کفالت میں آئی ہیں اور جن پر بھی تیری رحمت ہو یہ میری دعا تیری رضا اور تیرے نبی محمدؐ کی رضا کے لئے ہے۔ ان سب پر رحمت نازل فرما یہاں تک کہ انھیں اچھی منزل رضا تک پہنچا دے اور پھر اس قدر اضافہ بھی کر دے جس کا تو اہل ہے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

خدایا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما۔ محمدؐ و آل محمدؐ کو برکت عطا فرما۔ محمدؐ و آل محمدؐ پر مہربانی فرما۔ جس طرح تو نے صلوات و برکت و رحمت حضرت ابراہیم اور ان کی آل کے شامل حال کی ہے کہ تو حمید بھی ہے اور مجید بھی ہے۔

خدایا حضرت محمدؐ کو وسیلہ، فضل، فضیلت اور بلند درجہ عنایت فرما۔

خدایا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ہمیں صلوات کا حکم دیا ہے ——— محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما تمام صلوات بھیجنے والوں کے عدد کے برابر

محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما ہر اس صلوات کے برابر جو تو نے ان پر نازل کی ہے۔

خدایا محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات نازل فرما ہر صلوات کے حروف کے برابر۔ محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات نازل فرما۔ صلوات بھیجنے والوں کے بالوں کے عدد کے برابر۔ محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات نازل فرما ان کے بالوں کے عدد کے برابر بھی جنھوں نے صلوات نہیں بھیجی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَليٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نَفَسِ مَنْ صَلّٰي عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَليٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نَفَسِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَليٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ سُكُونِ مَنْ صَلّٰي عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَليٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ سُكُونِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَليٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حَرَكَةِ مَنْ صَلّٰي عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَليٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حَرَكَاتِهِمْ وَدَقَائِقِهِمْ وَسَاعَاتِهِمْ، وَعَدَدِ زِنَةِ ذَرِّ مَا عَمِلُوا اَوْلَمْ يَعْمَلُوا، اَوْكَانَ مِنْهُمْ اَوْ يَكُونُ اِليٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ، وَالْمَنُّ وَالْفَضْلُ، وَالطَّوْلُ وَالنِّعْمَةُ، وَالْعَظَمَةُ وَالْجَبَرُوتُ، وَالْمُلْكُ وَالْمَلَكُوتُ، وَالْقَهْرُ وَالْفَخْرُ، وَالسُّؤْدَدُ وَالسُّلْطَانُ، وَالْاِمْتِنَانُ وَالْكَرَمُ، وَالْجَلَالُ وَالْجَبْرُ، وَالتَّوْحِيدُ وَالتَّمْجِيدُ، وَالتَّهْلِيلُ وَالتَّكْبِيرُ، وَالتَّقْدِيسُ وَالْعَظَمَةُ، وَالرَّحْمَةُ وَالْمَغْفِرَةُ وَالْكِبْرِيَاءُ، وَلَكَ مَا زَكيٰ وَطَابَ مِنَ الثَّنَاءِ الطَّيِّبِ، وَالْمَدْحِ[1] الْفَاخِرِ وَالْقَوْلِ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ، الَّذِي تَرْضيٰ بِهِ عَنْ قَائِلِهِ وَتَرْضيٰ بِهِ مِمَّنْ قَالَهُ، وَهُوَ رِضاً لَكَ.

١ ـ المديح (خ ل).

خدایا محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات نازل فرما ان کی سانسوں کے برابر جنھوں نے صلوات بھیجی ہے۔

اور محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات نازل فرما ان کی سانسوں کے برابر بھی جنھوں نے صلوات نہیں پڑھی ہے

خدایا محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات نازل فرما ان کے سکون کے برابر جنھوں نے صلوات پڑھی ہے اور محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات نازل فرما ان کے سکنات کے برابر بھی جنھوں نے صلوات نہیں پڑھی ہے

خدایا محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات نازل فرما ان کے حرکات کے برابر جنھوں نے صلوات پڑھی ہے۔

اور محمدؐ وآل محمدؐ پر صلوات نازل فرما خواہ ان کے حرکات، دقائق، ساعات اور ذرات کے برابر بھی جو اعمال انجام دیئے ہیں یا نہیں انجام دیئے ہیں اور قیامت تک ہونے والے ہیں۔

خدایا تیرے ہی لئے حمد، شکر، احسان، فضل، انعام، کرم، عظمت، جبروت، ملک، ملکوت، قہر، فخر، سرداری، سلطنت، منت و کرم، جلال و جبر، توحید و تمجید، تہلیل و تکبیر، تقدیس و عظمت، رحمت و مغفرت اور کبریائی سب کچھ ہے اور تیرے ہی لئے پاک و پاکیزہ ثنا اور عظیم مدح اور حسن و جمیل بیان ہے

جسے تو کہنے والے سے پسند کرے اور جس کے کہنے والے سے راضی ہو جائے اور اسی میں تیری رضا ہو۔

فَتَقَبَّلْ حَمْدي بِحَمْدِ اَوَّلِ الْحامِدِينَ، وَثَنائي بِثَناءِ اَوَّلِ الْمُثْنِينَ، وَتَهْليلي بِتَهْليلِ اَوَّلِ الْمُهَلِّلِينَ، وَتَكْبيري بِتَكْبيرِ اَوَّلِ الْمُكَبِّرِينَ، وَقَوْلِيَ الْحَسَنَ الْجَميلَ بِقَوْلِ اَوَّلِ الْقائِلِينَ الْمُجْمِلِينَ الْمُثْنِينَ عَلي رَبِّ الْعالَمِينَ، مُتَّصِلاً ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مِنْ اَوَّلِ الدَّهْرِ اِلي يَوْمِ الْقِيامَةِ.

وَبِعَدَدِ زِنَةِ ذَرِّ الرِّمالِ وَالتِّلالِ وَالْجِبالِ، وَعَدَدِ جُرَعِ ماءِ الْبِحارِ، وَعَدَدِ قَطْرِ الْأَمْطارِ، وَوَرَقِ الْأَشْجارِ، وَعَدَدِ النُّجُومِ، وَعَدَدِ زِنَةِ ذٰلِكَ، وَعَدَدِ الثَّرىٰ وَالنَّوىٰ وَالْحَصيٰ، وَعَدَدِ زِنَةِ ذَرِّ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ، وَما فيهِنَّ وَما بَيْنَهُنَّ وَما تَحْتَهُنَّ، وَما بَيْنَ ذٰلِكَ، وَما فَوْقَ ذٰلِكَ، مِنْ لَدُنِ الْعَرْشِ اِلي قَرارِ الْأَرْضِ السابِعَةِ السُّفْليٰ.

وَعَدَدِ حُرُوفِ اَلْفاظِ اَهْلِهِنَّ، وَعَدَدِ اَزْمانِهِمْ[1] وَدَقائِقِهِمْ وَسُكُونِهِمْ وَحَرَكاتِهِمْ وَاَشْعارِهِمْ[2] وَاَبْشارِهِمْ، وَعَدَدِ زِنَةِ ما عَمِلُوا اَوْ لَمْ يَعْمَلُوا، اَوْ كانَ مِنْهُمْ اَوْ يَكُونُ اِلي يَوْمِ الْقِيامَةِ.

1: لوماتهم (خ ل).

2: شعائرهم (خ ل).

خدایا اب میری حمد کو سب سے پہلے حمد کرنے والے کی حمد کے ساتھ میری ثنا کو سب سے پہلے ثنا خوان کی ثنا کے ساتھ میری تہلیل کو سب سے پہلے لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کے ساتھ اور میری تکبیر کو سب سے پہلے اللہ اکبر کہنے والے کے ساتھ اور میرے اس حسین و جمیل قول کو سب سے پہلے رب العالمین کی ثنا و صفت کرنے والے کے ساتھ قبول کرلے تاکہ اس کا سلسلہ اول دنیا سے روز قیامت تک جاری رہے میں تیری حمد کرتا ہوں ریگ کے ٹیلے اور پہاڑوں کے ذرات کے عدد کے برابر اور سمندروں کے پانی کے گھونٹ کے برابر اور بارش کے قطروں کے برابر اور درختوں کے پتوں کے برابر اور ستاروں کے عدد کے برابر اور انھیں سب کے وزن کے برابر اور زمین اور سنگریزوں کے عدد کے برابر ——— اور آسمان و زمین کے ذرات کے ہم وزن اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے یا ان کے درمیان اور ان کے نیچے ہے اور اس کے درمیان یا اس سے مافوق ہے پائین عرش سے لے کر ساتویں طبقہ زمین تک

اور اہل زمین کے جملہ الفاظ کے حروف کے برابر اور ان کی سانسوں کے برابر اور ان کے دقائق، سکنات، حرکات، جلد و بال کے برابر، ان کے جو اعمال ہو چکے ہیں یا ابھی تک نہیں ہوئے ہیں اور قیامت تک ہونے والے ہیں سب کے وزن کے برابر[ؑ]

ؑ مقصد یہ ہے کہ انسان اس قدر حمد کرنا چاہتا ہے جس کا کوئی حساب نہ ہو سکے اور جو کائنات کے ہم وزن ہو۔ اس لئے کہ کائنات کے ہر ذرہ اور انسان سے سرزد ہونے والے ماضی، حال، مستقبل کے اعمال کے پیچھے اس کا کرم اور اس کی دی ہوئی قوت کام کر رہی ہے اور وہ ہر کرم اور ہر قدرت پر حمد کا حقدار ہے۔ جوادی

أُعيذُ أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَنَفْسي وَمالي وَذُرِّيَّتي وَأَهْلي وَوَلَدي وَقَراباتي وَأَهْلَ بَيْتي، وَكُلَّ ذي رَحِمٍ لي دَخَلَ فِي الْإِسْلامِ وَجيراني وَإِخْواني، وَمَنْ قَلَّدَني دُعاءً أَوْ أَسْدىٰ إِلَيَّ بِرّاً، أَوْ اتَّخَذَ عِنْدي يَداً مِنَ الْمُؤْمِنينَ وَالْمُؤْمِناتِ، بِاللّٰهِ وَبِأَسْمائِهِ التّامَّةِ الشّامِلَةِ الْكامِلَةِ، الْفاضِلَةِ الْمُبارَكَةِ الْمُتَعالِيَةِ، الزَّكِيَّةِ الشَّريفَةِ، الْمَنيعَةِ الْكَريمَةِ الْعَظيمَةِ، الْمَكْنُونَةِ الْمَخْزُونَةِ، الَّتي لا يُجاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلا فاجِرٌ، وَبِأُمِّ الْكِتابِ وَخاتِمَتِهِ وَما بَيْنَهُما، مِنْ سُورَةٍ شَريفَةٍ وَآيَةٍ مُحْكَمَةٍ، وَشِفاءٍ وَرَحْمَةٍ، وَعَوْذَةٍ وَبَرَكَةٍ، وَبِالتَّوْراةِ وَالْإِنْجيلِ وَالزَّبُورِ، وَبِصُحُفِ إِبْراهيمَ وَمُوسىٰ.

وَبِكُلِّ كِتابٍ أَنْزَلَ اللّٰهُ، وَبِكُلِّ رَسُولٍ أَرْسَلَ اللّٰهُ، وَبِكُلِّ حُجَّةٍ أَقامَها اللّٰهُ، وَبِكُلِّ بُرْهانٍ أَظْهَرَهُ اللّٰهُ، وَبِكُلِّ نُورٍ أَنارَهُ اللّٰهُ، وَبِكُلِّ آلاءِ اللّٰهِ وَعَظَمَتِهِ.

أُعيذُ وَأَسْتَعيذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذي شَرٍّ وَمِنْ شَرِّ ما أَخافُ وَأَحْذَرُ، وَمِنْ شَرِّ ما رَبّي تَبارَكَ وَتَعالىٰ مِنْهُ أَكْبَرُ، وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، وَالشَّياطينِ وَالسَّلاطينِ،

میں پیغمبر اکرمؐ کے اہلبیتؑ۔ اپنے نفس ومال، ذریت واہل واولاد ــــــ قرابتدار واہل خانہ اور تمام رشتہ دار جو اسلام میں داخل ہوئے ہیں اور ہمسایہ و برادران اور جس نے دعا کی ذمہ داری دی ہے یا نیک برتاؤ کیا ہے یا کوئی نعمت دی ہے۔

سب کو اللہ اور اس کے اسماء تام وکامل وفاضل ومبارک وبلند وبرتر وپاکیزہ وشریف ومحفوظ وکریم وعظیم وپوشیدہ ومخزون جن تک کسی نیک وبد کی رسائی نہیں ہے۔

اور ام الکتاب اور اس کے خاتمہ اور جو کچھ دونوں کے درمیان ہے چاہے وہ سورہ شریفہ ہو یا آیت محکمہ ہو یا شفا ورحمت یا پناہ وبرکت ہو اور توریت وانجیل وزبور ــــــ اور صحف ابراہیمؑ وموسیٰؑ اور ہر وہ کتاب جسے خدا نے نازل کیا ہے اور وہ رسول جسے اس نے بھیجا ہے اور ہر وہ حجت جسے اس نے قائم کیا ہے اور ہر وہ برہان جسے اس نے ظاہر کیا ہے اور ہر وہ نور جسے اس نے منور کیا ہے اور اس کی تمام نعمت وعظمت کے حوالہ کر رہا ہوں

اور اللہ کی پناہ چاہتا ہوں ہر صاحب شر کے شر سے اور ہر اس شر سے جس سے میں خوفزدہ اور محتاط ہوں اور ہر اس کے شر سے جس سے میرا رب بزرگ وبرتر ہے اور جن وانس کے فاسقوں اور شیاطین کے شر سے

وَاِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ وَاَشْياعِهِ وَاَتْباعِهِ، وَمِنْ شَرِّ ما فِي النُّـورِ وَالظُّلْمَةِ.

وَمِنْ شَرِّ مادَهَمَ اَوْهَجَمَ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ هَمٍّ وَغَـمٍّ وَآفَـةٍ وَنَدَمٍ، وَمِنْ شَرِّ ما يَنْزِلُ مِنَ السَّماءِ وَما يَعْرُجُ فيها، وَمِنْ شَرِّ ما يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَما يَخْرُجُ مِنْها، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دابَّةٍ رَبِّي آخِذٌ بِناصِيَتِها، اِنَّ رَبِّي عَلى صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لا اِلـٰهَ اِلاّ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُـوَ رَبُّ الْـعَرْشِ الْعَظِيمِ.

(١٣) دعاؤها عليها السلام

في الصباح والمساء

يا حَيُّ يا قَيُّومُ، بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغيثُ، اَصْلِحْ لِي شَأْني كُلَّهُ وَ لاتَكِلْني اِلَى نَفْسي.

وفي رواية:

يا حَيُّ يا قَيُّومُ، بِرَحْمَتِكَ اَسْـتَغيثُ، فَـلا تَكِـلْني اِلىٰ نَفْسي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَ اَصْلِحْ لي شَأْني كُلَّهُ.

اور ابلیس اور اس کے لشکر، پیروکار اور گروہ کے شر سے اور ہر [مخ]لوق کے شر سے جو روشنی یا تاریکی میں ہے

اور ہر ہجوم کرنے والے کے شر سے اور ہر ہم و غم اور آفت و [ندام]ت کے شر سے اور ہر آسمان سے نازل ہونے والے یا اُدھر جانے [وا]لے شر سے

اور ہر زمین میں داخل ہونے والے یا اس سے برآمد ہونے والے [ش]ر سے اور ہر اس رینگنے والے کے شر سے جو میرے رب کے قبضہ میں ہے۔

کہ میرا رب صراط مستقیم پر ہے۔ اس کے بعد اگر یہ لوگ انحراف [کر]یں تو میرا خدا میرے لئے کافی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے [اس]ی پر میرا اعتماد ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

۱۳- صبح و شام کی دعا

اے زندہ و پائندہ۔ میں تیری رحمت کا فریادی ہوں لہٰذا میرے [تم]ام حالات کی اصلاح کردے اور مجھے میرے حوالہ نہ کردینا

(دوسری روایت)

اے زندہ و پائندہ

میں تیری رحمت سے فریاد کر رہا ہوں لہٰذا مجھے ایک پلک جھپکنے کے [بر]ابر بھی میرے حوالہ نہ کردینا اور میرے تمام حالات کی خود اصلاح کردینا

[مس]ند فاطمہ سیوطی، تاریخ بغداد ۵ ص[illegible]، مجمع الزوائد ہیثمی ۱۰ ص[illegible]

۴۔ رنج وغم کے زوال اور قضائے حوائج کے لئے دعائیں

- ★ حاجت برآری کی دعا
- ★ قضائے حوائج کی دعا
- ★ قضائے حوائج کی دعا
- ★ ادائے قرض کی دعا
- ★ سختیوں کے دفعیہ کی دعا
- ★ اہم کاموں کے لئے دعا
- ★ قضائے حوائج کے لئے دعا
- ★ غم واندوہ کے دفعیہ کی دعا
- ★ مہلک امور سے نجات کی دعا

(۱۴) دعاؤها عليها السلام

لقضاء الحوائج

يا اَعَزَّ مَذْكُورٍ، وَاَقْدَمَهُ قِدَماً فِي الْعِزِّ وَ الْجَبَرُوتِ، يا
حيمَ كُلِّ مُسْتَرْحِمٍ، وَمَفْزَعَ كُلِّ مَلْهُوفٍ اِلَيْهِ، يا راحِمَ كُلِّ
ين يَشْكُو بَثَّهُ وَ حُزْنَهُ اِلَيْهِ، ياخَيْرَ مَنْ سُئِلَ الْمَعْرُوفُ مِنْهُ
سْرَعَهُ اِعْطاءً، يا مَنْ يَخافُ الْمَلائِكَةُ الْمُتَوَقِّدَةُ بِالنُّورِ
نْهُ.

اَسْأَلُكَ بِالْاَسْماءِ الَّتِي يَدْعُوكَ بِها حَمَلَةُ عَرْشِكَ، وَ مَنْ
وْلَ عَرْشِكَ بِنُورِكَ يُسَبِّحُونَ شَفَقَةً مِنْ خَوْفِ عِقابِكَ،
بِالْاَسْماءِ الَّتِي يَدْعُوكَ بِها جَبْرَئِيلُ وَ مِيكائِيلُ وَ اِسْرافِيلُ
اَجَبْتَنِي، وَكَشَفْتَ يا اِلٰهِي كُرْبَتِي، وَسَتَرْتَ ذُنُوبِي.

يا مَنْ اَمَرَ بِالصَّيْحَةِ فِي خَلْقِهِ، فَاِذاهُمْ بِالسّاهِرَةِ
حْشُورُونَ، وَبِذٰلِكَ الْاِسْمِ الَّذِي اَحْيَيْتَ بِهِ الْعِظامَ وَهِيَ
مِيمٌ، اَحْيِ قَلْبِي، وَاشْرَحْ صَدْرِي، وَاَصْلِحْ شَأْنِي.

يا مَنْ خَصَّ نَفْسَهُ بِالْبَقاءِ، وَخَلَقَ لِبَرِيَّتِهِ الْمَوْتَ
لْحَياةَ وَالْفَناءَ، يامَنْ فِعْلُهُ قَوْلٌ، وَقَوْلُهُ اَمْرٌ، وَاَمْرُهُ ماضٍ
ي مايَشاءُ.

وَخَزَنَةِ الْجِنَانِ، وَصَلِّ عَلَيٰ مَالِكٍ وَخَزَنَةِ النِّيرَانِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ حَتّٰي تُبَلِّغَهُمُ الرِّضَا، وَتَزِيدَهُمْ بَعْدَ الرِّضَا، مِمَّا اَنْتَ اَهْلُهُ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلَي الْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ، وَالسَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالْحَفَظَةِ لِبَنِي آدَمَ، وَصَلِّ عَلَيٰ مَلاٰئِكَةِ السَّمَاوَاتِ الْعُلَي، وَمَلاٰئِكَةِ الْأَرَضِينَ السَّابِعَةِ السُّفْلَي، وَ مَلاٰئِكَةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَالْأَرَضِينَ وَالْأَقْطَارِ، وَالْبِحَارِ وَالْأَنْهَارِ، وَالْبَرَارِي وَالْقِفَارِ، وَصَلِّ عَلَيٰ مَلاٰئِكَتِكَ، الَّذِينَ اَغْنَيْتَهُمْ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ بِتَقْدِيسِكَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ حَتّٰي تُبَلِّغَهُمُ الرِّضَا وَتَزِيدَهُمْ بَعْدَ الرِّضَا مِمَّا اَنْتَ اَهْلُهُ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلَي اَبِي آدَمَ وَاُمِّي حَوَّاءَ، وَمَا وَلَدَا مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ. صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰي تُبَلِّغَهُمُ الرِّضَا وَتَزِيدَهُمْ بَعْدَ الرِّضَا مِمَّا اَنْتَ اَهْلُهُ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَي مُحَمَّدٍ وَعَلَيٰ اَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ، وَعَلَيٰ اَصْحَابِهِ الْمُنْتَجَبِينَ وَاَزْوَاجِهِ الْمُطَهَّرِينَ، وَعَلَيٰ ذُرِّيَّةِ

داروغۂ جہنم ـــ اور وہاں کے خزانہ داروں پر بھی رحمت نازل فرما۔

خدایا ان سب پر رحمت نازل فرما یہاں تک کہ انھیں اپنی منزلِ رضا تک پہنچا دے اور پھر اتنا اضافہ بھی کر دے جس کا تو اہل ہے اے بہترین رحم کرنے والے۔

خدایا اور کاتبانِ اعمال ۔ سفراءِ کرام و نیک کردار ۔ محافظینِ اولادِ آدم فرشتوں پر رحمت نازل فرما۔

اور بلند ترین آسمانوں کے ساکن اور ساتوں زمینوں کے آخری طبقہ کے رہنے والوں پر بھی رحمت نازل فرما اور روز و شب، آراضی و اطراف، بحار و انہار ۔ صحرا و ریگستان کے فرشتوں پر بھی رحمت نازل فرما۔

اور ان فرشتوں پر بھی رحمت نازل فرما جنھیں تو نے اپنی تقدیس کی بنا پر کھانے سے بے نیاز بنا دیا ہے۔

خدایا ان سب پر رحمت نازل فرما یہاں تک کہ انھیں اپنی رضا کی منزل تک پہنچا دے اور پھر وہ اضافہ بھی کر دے جس کا تو اہل ہے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

خدایا ہمارے بابا آدمؑ اور ہماری ماں حوا اور ان کی اولاد کے تمام انبیاء ۔ صدیقین ۔ شہداء اور صالحین پر رحمت نازل فرما

اور ان پر اس قدر رحمت فرما کہ انھیں اپنی منزلِ رضا تک پہنچا دے اور پھر اس قدر اضافہ بھی کر دے جس کا تو اہل ہے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

خدایا رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ اور ان کے پاکیزہ کردار اہلبیتؑ پر اور ان کے منتخب اصحاب اور پاکیزہ ازواج پر

۱۴۔ حاجت برآری کی دعا

اے تمام قابل ذکر افراد میں عزیز تر ـــــ اے عزت و جبروت میں سب سے
قدیم تر ـــــ اے ہر طالب رحمت پر مہربانی کرنے والے ـــــ اے ہر فریادی کی
کی پناہ گاہ ـــــ اے ہر رنجیدہ پر رحم کرنے والے جو اپنے رنج و غم کی فریاد کرے
اے ان تمام ہستیوں میں سب سے بہتر جن سے نیکی کا تقاضا کیا جائے اور سب سے
جلدی عطا کرنے والے اے وہ جس سے وہ ملائکہ بھی خوفزدہ رہتے ہیں جن کا و
نور سے تابندہ رہتا ہے۔

میں ان اسماء کے واسطے سے سوال کر رہا ہوں جن کے ذریعہ حاملان عرش
سوال کرتے ہیں اور وہ لوگ سوال کرتے ہیں جو تیرے عرش کے گرد رہتے ہیں
اور تیرے عذاب کے خوف سے مسلسل تسبیح کرتے رہتے ہیں۔

اور ان اسماء کا واسطہ جن کے ذریعہ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل دعا
کرتے ہیں ـــــ کہ میری دعا کو قبول کرلے اور میرے رنج و غم کو دور کر دے
اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی فرما

اے وہ پروردگار جس کے حکم سے مخلوقات میں صور پھونکا جائے گا او
ساری مخلوقات ایک میدان میں جمع ہو جائیں گے اور اس نام کا واسطہ جس کے
ذریعہ تو نے بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کر دیا۔ میرے دل کو بھی زندہ کر دے او
میرے سینہ کو کشادہ کر دے اور میرے حالات کی اصلاح کر دے۔

اے وہ جس نے اپنے کو بقاء کے لئے مخصوص کیا ہے اور مخلوقات کے لئے
موت و حیات و فنا کو پیدا کیا ہے اے وہ خدا جس کا فعل قول ہے اور جس کا
امر ہر شے پر نافذ ہے۔

مہج الدعوات سید بن طاؤس ص ۱۳۶

أسْأَلُكَ بِالإسْمِ الَّذي دَعاكَ بِهِ خَليلُكَ حينَ أُلْقِيَ فِي النّارِ، فَدَعاكَ بِهِ، فَاسْتَجَبْتَ لَهُ وَقُلْتَ: «يا نارُ كُوني بَرْداً وَسَلاماً عَلى إبْراهيمَ»،[1] وَبِالإسْمِ الَّذي دَعاكَ بِهِ مُوسى مِنْ جانِبِ الطُّورِ الأيْمَنِ، فَاسْتَجَبْتَ لَهُ، وَبِالإسْمِ الَّذي خَلَقْتَ بِهِ عيسى مِنْ رُوحِ القُدُسِ.

وَبِالإسْمِ الَّذي وَهَبْتَ بِهِ لِزَكَرِيّا يَحْيى، وَبِالإسْمِ الَّذي كَشَفْتَ بِهِ عَنْ أيُّوبَ الضُّرَّ، وَبِالإسْمِ الَّذي تُبْتَ بِهِ عَلى داوُدَ، وَسَخَّرْتَ بِهِ لِسُلَيْمانَ الرّيحَ تَجْري بِأمْرِهِ، وَالشَّياطينَ، وَعَلَّمْتَهُ مَنْطِقَ الطَّيْرِ.

وَبِالإسْمِ الَّذي خَلَقْتَ بِهِ العَرْشَ، وَبِالإسْمِ الَّذي خَلَقْتَ بِهِ الكُرْسِيَّ، وَبِالإسْمِ الَّذي خَلَقْتَ بِهِ الرُّوحانِيّينَ، وَبِالإسْمِ الَّذي خَلَقْتَ بِهِ الجِنَّ وَالإنْسَ، وَبِالإسْمِ الَّذي خَلَقْتَ بِهِ جَميعَ الخَلْقِ.

وَبِالإسْمِ الَّذي خَلَقْتَ بِهِ جَميعَ ما أرَدْتَ مِنْ شَيْءٍ، وَبِالإسْمِ الَّذي قَدَرْتَ بِهِ عَلى كُلِّ شَيْءٍ، أسْألُكَ بِحَقِّ هذِهِ الأسْماءِ، إلّا ما أعْطَيْتَني سُؤْلي وَقَضَيْتَ حَوائِجي يا كَريمُ.

١- الأنبياء ٦٩

میں تجھ سے اس نام کے واسطہ سے سوال کر رہا ہوں جس کے ذریعہ خلیل خدا نے اس وقت دعا کی جب انھیں آگ میں ڈالا گیا اور تو نے ان کی دعا کو قبول کر لیا اور فرمایا کہ اے آگ ابراہیم کے لئے سرد اور سلامتی بن جا

اور اس نام کے واسطے جس کے ذریعہ موسیٰ نے طور کی داہنی جانب سے دعا کی اور تو نے اسے قبول فرمالیا۔

اور اس نام کے واسطے جس کے ذریعہ تو نے عیسیٰ کو روح القدس سے عالم وجود میں پیدا کر دیا

اور اس نام کے واسطے جس کے سہارے تو نے زکریا کو یحییٰ جیسا فرزند عنایت کیا

اور اس نام کے واسطے جس کے ذریعہ ایوبؑ کے رنج و غم کو زائل کر دیا۔

اور اس نام کے واسطے جسکے ذریعہ داؤدؑ کی توبہ قبول کر لی اور سلیمانؑ کے لئے ہواؤں کو مسخر کر دیا کہ وہ ان کے حکم سے چلنے لگیں اور شیاطین کو بھی مسخر کر دیا اور پرندوں کی گفتگو کا علم دیدیا۔

اور اس نام کے واسطے جس سے تو نے عرش کی تخلیق کی اور اس نام کے واسطے جس سے کرسی کو پیدا کیا۔

اور اس نام کے واسطے جس سے روحانیین کی تخلیق کی

اور اس نام کے واسطے جس سے جن و انس کو پیدا کیا

اور اس نام کے واسطے جس سے ساری کائنات کو پیدا کیا

اور اس نام کے واسطے جس کے ذریعہ جس چیز کو چاہا پیدا کیا

اور اس نام کے واسطے جس کے ذریعہ ہر شے پر اپنا قابو رکھا

میں ان تمام ناموں کے وسیلے سے یہ سوال کرتا ہوں کہ میرے مطالبات کو عطا کر دے اور میری حاجتوں کو پورا کر دے۔ اے خدائے کریم

(۱۵) دعاؤها عليها السلام

لقضاء الحوائج

يَا رَبَّ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ، وَيَا خَيْرَ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ، يَا ذَاالْقُوَّةِ الْمَتِينِ، وَيَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينِ، وَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

و في رواية:

يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِينَ، وَيَا اٰخِرَ الْاٰخِرِينَ، وَيَا ذَاالْقُوَّةِ الْمَتِينِ، وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، اَغْنِنَا وَاقْضِ حَاجَتَنَا.

(۱۶) دعاؤها عليها السلام

لقضاء الحوائج

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَا يَنْسىٰ مَنْ ذَكَرَهُ، وَلَا يَخِيبُ مَنْ دَعَاهُ، وَلَا يَقْطَعُ رَجَاءَ مَنْ رَجَاهُ.

ثم يسأل الله عزوجل ما يريد.

۱۵[1]- قضائے حوائج کی دعا

اے اولین و آخرین کے پروردگار
اے بہترینِ اولین و آخرین
اے صاحبِ قوتِ مستحکم
اے مسکینوں پر رحم کرنے والے
اے سب سے زیادہ مہربانی کرنے والے

دوسری روایت

اے تمام اوّلین کے اوّل ۔ اور تمام آخرین کے آخر
اے صاحبِ قوتِ مستحکم ۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے ۔
مجھے غنی بنادے اور میری حاجتوں کو پورا کردے

۱۶[2]- قضائے حوائج کی دعا

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جو اپنے یاد کرنے والوں کو بھلاتا نہیں ہے اور اپنے پکارنے والوں کو نا امید نہیں کرتا ہے اور اپنے امیدواروں کی امیدوں کو قطع نہیں کرتا ہے
(اس کے بعد جو چاہے دعا کرے)

---

[1] دعوات راوندی ص۴۲ ، مسند سیوطی ص۶۸
[2] اہل البیت توفیق ابوعلم ص۱۸۷

(۱۷) دعاؤها عليها السلام

لقضاء الدين و تيسير الامور

اَللّٰهُمَّ رَبَّنا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، مُنْزِلَ التَّوْراةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقانِ، فالِقِ الْحَبِّ وَ النَّوىٰ، اَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دابَّةٍ، اَنْتَ اٰخِذٌ بِناصِيَتِها.

اَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْباطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ.

صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلىٰ اَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلامُ، وَاقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ، وَاَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ، وَيَسِّرْ لِي كُلَّ الْأَمْرِ، يا اَرْحَمَ الرّاحِمِينَ.

وفي رواية:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّماواتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، مُنْزِلَ التَّوْراةِ وَ الْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقانِ، فالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوىٰ، اَعُوذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِناصِيَتِهِ.

۱۷۔ ادائے قرض کی دعا

خدایا۔ اے میرے اور ہر شے کے پروردگار! اے توریت وانجیل وفرقان کے نازل کرنے والے اور دانہ کے شگافتہ کرنے والے میں تجھ سے ہر اس زمین پر چلنے والے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کا اختیار صرف تیرے ہاتھ میں ہے

تو اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں ہے اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں ہے۔ تو ظاہر ہے تجھ سے بالاتر کوئی شے نہیں ہے اور تو باطن ہے تجھ سے نزدیک تر کوئی شے نہیں ہے۔

حضرت محمدؐ اور ان کے اہلبیت علیہم السلام پر رحمت نازل فرما اور ہمارے قرض کو ادا کر دے۔ ہمیں فقیری سے غنی بنا دے اور ہمارے لئے تمام امور کو آسان کر دے اے بہترین رحم کرنے والے

دوسری روایت

خدایا۔ اے ساتوں آسمان اور عرش عظیم کے مالک۔ اے میرے اور ہر شے کے پروردگار اے توریت وانجیل وقرآن کے نازل کرنے والے۔

اے دانہ کو شگافتہ کرنے والے میں ہر اس شے سے تیری پناہ میں آنا چاہتا ہوں جس کا اختیار تیرے ہاتھوں میں ہے۔

مہج الدعوات ابن طاؤس ص۱۴۲

أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، فَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ.

و في رواية:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَ رَبَّ الْأَرَضِينَ وَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَ النَّوىٰ، وَ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَ الْإِنْجِيلِ وَ الْقُرْآنِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ.

أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَ أَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ، وَ أَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ.

(١٨) دعاؤها عليها السلام

لدفع الشدائد

روى أنّ النبي صلى الله عليه وآله علّم علياً و فاطمة عليهما السلام هذا الدعاء وقال لهما: إن نزلت بكما مصيبة او خفتما جور السّلطان او ضلّت لكما ضالة، فأحسنا الوضوء وصلّيا ركعتين و ارفعا أيديكما إلى السّماء وقولا:

تو اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں ہے اور تو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں ہے۔ تو ظاہر ہے تجھ سے بالاتر کچھ نہیں ہے اور تو باطن ہے تجھ سے قریب تر کوئی شے نہیں ہے۔ میرے قرض کو ادا کر دے اور مجھے فقیری سے بے نیاز بنا دے۔

دوسری روایت

خدایا اے آسمانوں اور زمینوں کے پروردگار اور ہر شے کے مالک۔ اے دانہ کو شگافتہ کرنے والے اور توریت و انجیل و قرآن کے نازل کرنے والے ——— میں ہر اس شے سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کا اختیار تیرے ہاتھوں میں ہے۔

تو اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں ہے اور تو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں ہے اور تو باطن ہے تجھ سے نزدیک تر کوئی شے نہیں ہے۔
میرے قرض کو ادا کر دے اور مجھے فقیری سے بے نیاز بنا دے

۱۸۔ سختیوں کے دفعیہ کی دعا

روایت میں ہے کہ اس دعا کو رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ و فاطمہؑ کو تعلیم دیا تھا اور فرمایا تھا کہ جب کوئی مصیبت نازل ہو یا سلاطین کا خوف لاحق ہو یا کوئی شے گم ہو جائے تو باقاعدہ وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرنا اور پھر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھنا

مکارم الاخلاق ۲ ص ۱۳۵ ، بحار ۹۱ ص ۳۷

يا عالِمَ الْغَيْبِ وَ السَّرائِرِ، يا مُطاعُ يا عَليمُ، يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ يا اَللّٰهُ، يا هازِمَ الْاَحْزابِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، يا كائِدَ فِرْعَوْنَ لِمُوسىٰ، يا مُنْجِيَ عيسىٰ مِنَ الظَّلَمَةِ، يا مُخَلِّصَ قَوْمِ نُوحٍ مِنَ الْغَرَقِ، يا راحِمَ عَبْدِهِ يَعْقُوبَ، يا كاشِفَ ضُرِّ أَيُّوبَ، يا مُنْجِيَ ذِي النُّونِ مِنَ الظُّلُماتِ، يا فاعِلَ كُلِّ خَيْرٍ، يا هادِياً إِلىٰ كُلِّ خَيْرٍ، يا دالاًّ عَلىٰ كُلِّ خَيْرٍ، يا آمِراً بِكُلِّ خَيْرٍ، يا خالِقَ الْخَيْرِ، يا أَهْلَ الْخَيْراتِ، أَنْتَ اللّٰهُ رَغِبْتُ إِلَيْكَ فيما قَدْ عَلِمْتَ وَ أَنْتَ عَلاّمُ الْغُيُوبِ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ.

ثم اسألا الحاجة تجاب ان شاءالله تعالى.

(١٩) دعاؤها عليها السلام

للامر العظيم

بِحَقِّ يس وَ الْقُرْآنِ الْحَكيمِ، وَبِحَقِّ طه وَ الْقُرْآنِ الْعَظيمِ، يا مَنْ يَقْدِرُ عَلىٰ حَوائِجِ السّائِلينَ، يا مَنْ يَعْلَمُ ما فِي الضَّميرِ، يا مُنَفِّساً عَنِ الْمَكْرُوبينَ، يا مُفَرِّجاً عَنِ الْمَغْمُومينَ، يا راحِمَ الشَّيْخِ الْكَبيرِ، يا رازِقَ الطِّفْلِ الصَّغيرِ، يا مَنْ لا يَحْتاجُ إِلَى التَّفْسيرِ، صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ افْعَلْ بي.

اے غیب اور اسرار کے جاننے والے۔ اے قابل اطاعت اور علیم۔
اے اللہ۔ اے اللہ۔ اے اللہ۔ اے اللہ۔ اے حضرت محمدؐ کے لئے تمام گروہوں کو شکست دینے والے —— اے فرعون سے موسیٰؑ کا بدلہ لینے والے —— اے عیسیٰؑ کو ظالموں سے نجات دلانے والے —— اے قوم نوح کو ڈوبنے سے بچانے والے۔ اے اپنے بندہ یعقوبؑ پر رحم کرنے والے —— اے ایوبؑ کی مصیبتوں کے دفع کرنے والے —— اے یونسؑ کو تاریکیوں سے نجات دینے والے۔ اے ہر خیر کے انجام دینے والے۔ اے ہر خیر کی رہنمائی کرنے والے۔ اے ہر خیر کا راستہ بتانے والے۔ اے ہر خیر کا حکم دینے والے۔ اے ہر خیر کے خالق۔ اے تمام نیکیوں کے مالک! تو وہ اللہ ہے جس کی طرف میں نے توجہ کی یہاں باتوں میں جنھیں تو خوب جانتا ہے کہ تو تمام غیب کا جاننے والا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما۔

(اس کے بعد اپنی حاجتوں کو طلب کرے)

۱۹۔ اہم کاموں کے لئے دعا

یٰسٓ اور قرآن حکیم کے حق کا واسطہ —— طٰہٰ اور قرآن عظیم کے حق کا واسطہ —— اے وہ ذات جو تمام سائلوں کی حاجتوں کا اختیار رکھتا ہے۔ اے وہ خدا جو دلوں کے رازوں کو جانتا ہے —— اے رنج دیدہ افراد کے رنج کو دور کرنے والے۔ اے مغموم افراد کے غم کا علاج کرنے والے —— اے بوڑھے مجبوروں پر رحم کرنے والے۔ اے طفل صغیر کے رازق۔ اے وہ خدا جو کسی تفسیر و تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور میرے ساتھ وہ برتاؤ کر جس کا تو اہل ہے۔

دعوات راوندی ص۵۴

(٢٠) دعاؤها عليها السلام
لقضاء الحوائج

روى انّ النبى صلى الله عليه وآله علّم عليا و فاطمة عليهما السلام و قال: يصلّى أحدكما ركعتين، يقرء فى كلّ ركعة فاتحة الكتاب وآية الكرسى - ثلاث مرّات، و «قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ» - ثلاث مرات، و آخر الحشر - ثلاث مرات، من قوله: «لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ» الى آخره. فاذا جلس فليتشهد وليثن على اللّه و ليصلّ على النبى ٩ وليدع للمؤمنين والمؤمنات، ثم يدعو على اثر ذلك فيقول:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ بِحَقِّ كُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ، يَحِقُّ عَلَيْكَ فِيهِ اِجابَةُ الدُّعاءِ اِذا دُعِيتَ بِهِ، وَ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ كُلِّ ذي حَقٍّ عَلَيْكَ، وَ اَسْأَلُكَ بِحَقِّكَ عَلىٰ جَميعِ ما هُوَ دُونَكَ اَنْ تَفْعَلَ بي كَذا وَ كَذا.

(٢١) دعاؤها عليها السلام

في تفريج الهموم و الغموم بعد صلاتها عليها السلام

عن الصادق عليه السلام: كان لامي فاطمة عليها السلام صلاة تصلّيها علّمها جبرئيل، ركعتان تقرء في الاولى الحمد مرة، و «اِنّا اَنْزَلْناهُ في لَيْلَةِ

۲۰۔ قضائے حوائج کیلئے دعا[1]

روایت ہے کہ یہ دعا بھی رسول اکرمؐ نے حضرت علیؑ و فاطمہؑ کو تعلیم دی تھی اور فرمایا تھا کہ تم میں کوئی بھی دو رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں سورہ حمد اور تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اور تین مرتبہ قل ھو اللہ اور سورۂ حشر کا آخری حصہ پڑھے (لَوْ اَنْزَلْنَا ہٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰی جَبَلٍ ——— سے لے کر آخر سورہ تک) اس کے بعد تشہد پڑھ کر ثنائے پروردگار اور صلوات پڑھے اور تمام مومنین و مومنات کے حق میں دعا کرکے یہ دعا پڑھے

خدایا میں تجھے ہر اس نام کے حق کا واسطہ دے کر سوال کر رہا ہوں جس کے ذریعے سے دعا کرنے کے بعد قبولیت یقینی ہو جاتی ہے اور تجھے تیرے صاحبان حق کا واسطہ دے کر سوال کر رہا ہوں اور تجھے تیرے اس حق کا واسطہ دے رہا ہوں جو تجھے تمام مخلوقات پر حاصل ہے کہ میرے ساتھ ..... یہ برتاؤ کرنا

۲۱۔ غم واندوہ کے دفعیہ کی دعا[2]

امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے کہ میری مادر گرامی جناب فاطمہؑ کی ایک نماز تھی جسے جبرئیل امین لے کر آئے تھے اور اس کی دو رکعتوں میں پہلی رکعت میں ایک مرتبہ الحمد اور انا انزلناہ تھا۔

---

[1] جمال الاسبوع ص۹۰

[2] مصباح شیخ ص۳۰۲، جمال الاسبوع ص۱۴۳

القَدرِ»، و في الثانية الحمد مرة و مائة مرة «قُلْ هُوَاللّٰهُ أَحَدٌ» فاذا سلّمت سبّحت تسبيح الطاهرة عليها السلام، و عوالتسبيح الذى تقدّم،[1] و تكشف عن ركبتيك و ذراعيك على المصلّي، و تدعو بهذا الدعاء، و تسأل حاجتك تعطها ان شاء اللّه تعالى، الدعاء:

ترفع يديك بعد الصلاة على النبي صلى الله عليه وآله و تقول:

اَللّٰهُمَّ اِنّي اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِهِمْ، وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِحَقِّهِمُ، الَّذي لا يَعْلَمُ كُنْهَهُ سِواكَ، وَبِحَقِّ مَنْ حَقُّهُ عِنْدَكَ عَظيمٌ، وَبِاَسْمائِكَ الْحُسْنى وَكَلِماتِكَ التّامّاتِ الَّتي اَمَرْتَني اَنْ اَدْعُوَكَ بِها.

وَ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظيمِ الَّذي اَمَرْتَ اِبْراهيمَ عَلَيْهِ السَّلامُ اَنْ يَدْعُوَ بِهِ الطَّيْرَ فَاَجابَتْهُ، وَ بِاسْمِكَ الْعَظيمِ الَّذي قُلْتَ لِلنّارِ كُوني بَرْداً وَسَلاماً عَلى اِبْراهيمَ، فَكانَتْ.

وَبِاَحَبِّ اَسْمائِكَ اِلَيْكَ، وَاَشْرَفِها عِنْدَكَ، وَاَعْظَمِها لَدَيْكَ، وَاَسْرَعِها اِجابَةً، وَاَنْجَحِها طَلِبَةً، وَبِما اَنْتَ اَهْلُهُ وَ مُسْتَحِقُّهُ وَمُسْتَوْجِبُهُ.

[1] ـ المراد به التسبيح الذى ذكرناه تحت الرقم: ١

اور دوسری رکعت میں ایک مرتبہ سورہ حمد اور سو مرتبہ قل ہو اللہ۔ اس کے بعد سلام تمام کرکے تسبیح زہراؑ پڑھ کر گھٹنے کھول کر مصلے پر رکھ کر۔۔۔ یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔

اور پھر اپنی حاجت طلب کی جاتی ہے۔

پھر رسول اکرمؐ پر صلوات پڑھنے کے بعد یوں دعا کرے

خدایا میں تیری طرف محمدؐ و آل محمدؐ کے وسیلہ سے متوجہ ہوں اور ان کے اس حق کا واسطہ دے رہا ہوں جس کی حقیقت کو تیرے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے۔

اور اس کے ہر اس حق کا واسطہ دیتا ہوں جس کا حق تیرے نزدیک عظیم ہے اور تیرے اسمائے حسنیٰ اور کلمات تامہ کا واسطہ جن کے ذریعہ تو نے دعا کرنے کا حکم دیا ہے۔

اور تیرے اس نام کا واسطہ جس کے ذریعہ تو نے ابراہیمؑ خلیل کو مُردہ پرندوں کو پکارنے کا حکم دیا تھا۔

اور اس اسم عظیم کا واسطہ جسے تو نے آگ پر دم کرکے اسے سرد اور سلامتی بنا دیا تھا۔

اور تیرے محبوب ترین اور شریف ترین اور عظیم ترین اسمار کا واسطہ جن سے فوراً دعا قبول ہوتی ہے اور حاجت پوری ہوتی ہے اور جس کا تو اہل، مستحق اور صاحب ہے۔

وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ، وَ اَرْغَبُ اِلَيْكَ، وَاَتَصَدَّقُ مِنْكَ، وَاَسْتَغْفِرُكَ، وَاَسْتَمْنِحُكَ،[1] وَاَتَضَرَّعُ اِلَيْكَ، وَاَخْضَعُ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَاَخْشَعُ لَكَ، وَاُقِرُّلَكَ بِسُوءِ صَنِيعَتِي، وَاَتَمَلَّقُ وَاُلِحُّ عَلَيْكَ.

وَاَسْاَلُكَ بِكُتُبِكَ الَّتِي اَنْزَلْتَها عَلَيٰ اَنْبِيائِكَ وَرُسُلِكَ، صَلَواتُكَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ، مِنَ التَّوْراةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالْقُرْانِ الْعَظِيمِ، مِنْ اَوَّلِها اِلَيٰ اٰخِرِها، فَاِنَّ فِيهَا اسْمَكَ الْأَعْظَمَ، وَبِما فِيها مِنْ اَسْمائِكَ الْعُظْمَيٰ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ.

وَاَسْاَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيٰ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ، وَاَنْ تُفَرِّجَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ، وَتَجْعَلَ فَرَجِي مَقْرُوناً بِفَرَجِهِمْ، وَتُقَدِّمَهُمْ فِي كُلِّ خَيْرٍ وَتَبْدَءَ بِهِمْ فِيهِ، وَتَفْتَحَ اَبْوابَ السَّماءِ لِدُعائِي فِي هٰذَاالْيَوْمِ، وَتَأْذَنَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ، وَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ بِفَرَجِي، وَاِعْطائِي سُؤْلِي فِي الدُّنْيا وَالْاٰخِرَةِ.

فَقَدْ مَسَّنِيَ الْفَقْرُ، وَنالَنِي الضُّرُّ، وَسَلَّمَتْنِي الْخَصاصَةُ، وَاَلْجَأَتْنِي الْحاجَةُ، وَتَوَسَّمْتُ بِالذِّلَّةِ، وَغَلَبَتْنِي الْمَسْكَنَةُ، وَحَقَّتْ عَلَيَّ الْكَلِمَةُ، وَأَحاطَتْ بِيَ الْخَطِيئَةُ.

[1] ـ اسمحك (خ ل)

میں تیری طرف توسل چاہتا ہوں ۔ تیری طرف متوجہ ہوں اور تجھ سے مدد چاہتا ہوں اور طالب عطا و کرم ہوں اور فریادی ہوں اور تیرے سامنے خضوع و خشوع رکھتا ہوں اور اپنے برے اعمال کا اقرار کرتا ہوں اور تجھ سے اصرار کر رہا ہوں ۔

خدایا تیری ان کتابوں کا واسطہ جو تونے انبیاء و مرسلین پر نازل کی ہیں (ان سب پر تیری صلوات و رحمت) یعنی توریت و انجیل و قرآن عظیم ۔

اول سے آخر تک کہ اس میں تیرا اسم اعظم ہے اور تیرے اسماء حسنیٰ ہیں جن کے ذریعہ تیرا قرب چاہتا ہوں

میرا سوال ہے کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور ان کے رنج و غم کو دور فرما دے اور ان کے طفیل میں میرے رنج و غم کو بھی دور کر دے اور انھیں ہر خیر میں آگے آگے رکھنا اور انھیں سے اس کا آغاز کرنا اور آج میری دعاؤں کے لئے آسمان کے دروازے کھول دینا اور آج کے دن اور رات میں میرے سکون اور دنیا و آخرت میں مطالبات کے پورے ہونے کا حکم دیدینا ۔

کہ فقر نے مجھے گرفت میں لے لیا ہے اور پریشاں حالی مجھ تک پہنچ چکی اور ضروریات نے مجھے تیرے حوالہ کر دیا ہے اور حاجتوں نے مجھے پناہ گزیں بنا دیا ہے اور ذلت نے اپنے نشانات لگا دیئے ہیں اور مسکنت غالب آچکی ہے اور تیرا حرف حق ثابت ہو چکا ہے اور خطاؤں نے مجھے گھیر لیا ہے ۔

وَهٰذَا الْوَقْتُ الَّذِي وَعَدْتَ أَوْلِيَاءَكَ فِيهِ الْإِجَابَةَ، فَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَامْسَحْ مَابِي بِيَمِينِكَ الشَّافِيَةِ، وَانْظُرْ إِلَيَّ بِعَيْنِكَ الرَّاحِمَةِ، وَأَدْخِلْنِي فِي رَحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِ.

وَأَقْبِلْ إِلَيَّ بِوَجْهِكَ، الَّذِي إِذَا أَقْبَلْتَ بِهِ عَلَىٰ أَسِيرٍ فَكَكْتَهُ، وَعَلَىٰ ضَالٍّ هَدَيْتَهُ، وَعَلَىٰ غَائِبٍ[1] أَدَّيْتَهُ، وَعَلَىٰ مُقْتِرٍ أَغْنَيْتَهُ، وَعَلَىٰ ضَعِيفٍ قَوَّيْتَهُ، وَعَلَىٰ خَائِفٍ آمَنْتَهُ، وَلَا تُخْلِنِي لِقَاءَ عَدُوِّكَ وَعَدُوِّي، يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ كَيْفَ هُوَ، وَحَيْثُ هُوَ وَقُدْرَتَهُ إِلَّا هُوَ، يَا مَنْ سَدَّ الْهَوَاءَ بِالسَّمَاءِ، وَكَبَسَ الْأَرْضَ عَلَى الْمَاءِ، وَاخْتَارَ لِنَفْسِهِ أَحْسَنَ الْأَسْمَاءِ، يَا مَنْ سَمَّىٰ نَفْسَهُ بِالْإِسْمِ الَّذِي بِهِ يَقْضِي حَاجَةَ كُلِّ طَالِبٍ يَدْعُوهُ بِهِ.

وَأَسْأَلُكَ بِذٰلِكَ الْإِسْمِ، فَلَا شَفِيعَ أَقْوَىٰ لِي مِنْهُ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآنْ تَقْضِيَ لِي حَوَائِجِي، وَتُسْمِعَ مُحَمَّداً وَعَلِيّاً وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، وَعَلِيّاً وَمُحَمَّداً، وَجَعْفَراً وَمُوسَىٰ، وَعَلِيّاً وَمُحَمَّداً وَعَلِيّاً، وَالْحَسَنَ وَالْحُجَّةَ، صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ

[1] ـ حائر. جائز (خ ل).

اور یہ وہ وقت ہے جس وقت تو نے اپنے اولیاء سے قبولیت کا
کیا ہے لہٰذا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور میری پریشانیوں کو ا
دست شفا سے محو کر دے اور میری طرف نگاہ مرحمت فرما اور مجھے اپنی و
رحمت میں داخل کر لے۔

اور میری طرف اپنے کرم کا رخ کر دے جس کا رخ اسیر کی طرف ہو
تو رہائی مل گئی اور گمراہ کی طرف ہو گیا تو ہدایت پا گیا۔

اور حیران و پریشان کی طرف ہو گیا تو حیرت سے آزادی مل گئی ا
فقیر کی طرف ہو گیا تو غنی ہو گیا اور ضعیف کی طرف ہو گیا تو قوی ہو گیا اور خوفزدہ
ہو گیا تو مامون ہو گیا۔

خدایا میرے اور اپنے دشمن کو میری ملاقات کا موقع نہ دینا اے
صاحب جلال و اکرام۔

اے وہ خدا جس کی حقیقت، حیثیت اور قدرت کو اس کے علاوہ
کوئی نہیں جانتا ہے۔ اے وہ جس نے ہوا کو سہارے سے روکا ہے اور زمین کو پانی
پر ٹھہرایا ہے اور اپنے لئے بہترین ناموں کو اختیار کیا ہے۔ اے وہ خدا جس نے
اپنے لئے ہر اس نام کو اختیار کیا ہے جس سے دعا کرنے والوں کی حاجت کو پورا
کر دیتا ہے۔

میں تجھ سے تیرے ہی نام کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے پاس
اس سے زیادہ قوی تر کوئی شفیع نہیں ہے اور تجھے محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کا واسطہ دیتا
ہوں کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور میری تمام حاجتوں کو پورا کر دے اور
حضرت محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ و علیؑ و محمدؑ و جعفرؑ و موسیٰؑ و علیؑ و محمدؑ و علیؑ و حسنؑ و
حجت قائمؑ تک میری آواز کو پہنچا دے (ان سب پر تیری صلوات و رحمت)

...ترى مكانك ورحمتك، صوتي، فيشفعوا إلى إليك وتشفعهم
...ولا تردني خائباً، بحق لا إله إلا أنت، وبحق لا إله إلا
...أنت، وبحق محمد وآل محمد، وافعل بي كذا وكذا يا كريم.

(۲۲) دعاؤها عليها السلام

للخلاص من المهالك

روي أن رجلاً كان محبوساً بالشام مدة طويلة مضيقاً عليه،
فرأى في منامه كأن الزهراء عليها السلام أتته، فقالت له: ادع بهذا الدعاء،
فتعلمه ودعا به، فتخلص ورجع إلى منزله، وهو:

اللّهمّ بحقّ العرش ومن علاه، وبحقّ الوحي ومن
أوحاه، وبحقّ النبيّ ومن نبّاه، وبحقّ البيت ومن بناه،
يا سامع كلّ صوت، يا جامع كلّ فوت، يا بارئ
النفوس بعد الموت، صلّ على محمّد وأهل بيته، وآتنا
وجميع المؤمنين والمؤمنات، في مشارق الأرض
ومغاربها، فرجاً من عندك عاجلاً،
بشهادة أن لا إله إلا الله، وأنّ محمّداً عبدك ورسولك،
صلّى الله عليه وعلى ذرّيّته الطيّبين الطاهرين وسلّم
تسليماً.

اور یہ وہ وقت ہے جس وقت تونے اپنے اولیاء سے قبولیت کا وعدہ
کیا ہے لہذا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور میری پریشانیوں کو اپنے
دست شفا سے محو کر دے اور میری طرف نگاہ مرحمت فرما اور مجھے اپنی وسیع
رحمت میں داخل کر لے۔

اور میری طرف اپنے کرم کا رخ کر دے جس کا رخ اسیر کی طرف ہوگیا
تو رہائی مل گئی اور گمراہ کی طرف ہوگیا تو ہدایت پاگیا۔

اور حیران و پریشان کی طرف ہوگیا تو حیرت سے آزادی مل گئی اور
فقیر کی طرف ہوگیا تو غنی ہوگیا اور ضعیف کی طرف ہوگیا تو قوی ہوگیا اور خوفزدہ پر
ہوگیا تو مامون ہوگیا۔

خدا[illegible]ے اور اپنے دشمن کو میری ملاقات کا موقع نہ دینا اے
صاحب جلال و اکرام۔

اے وہ خدا جس کی حقیقت، حیثیت اور قدرت کو اس کے علاوہ
کوئی نہیں جانتا ہے۔ اے وہ جس نے ہوا کو سہارے روکا ہے اور زمین کو پانی
پر ٹھہرایا ہے اور اپنے لئے بہترین ناموں کو اختیار کیا ہے۔ اے وہ خدا جس نے
اپنے لئے ہر اس نام کو اختیار کیا ہے جس سے دعا کرنے والوں کی حاجت کو پورا
کر دیتا ہے۔

میں تجھ سے تیرے ہی نام کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے پاس
اس سے زیادہ قوی تر کوئی شفیع نہیں ہے اور تجھے محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کا واسطہ دیتا
ہوں کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور میری تمام حاجتوں کو پورا کر دے اور
حضرت محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ و علیؑ و محمدؑ و جعفرؑ و موسٰیؑ و علیؑ و محمدؑ و علیؑ و حسنؑ و
حجتؑ قائمؑ تک میری آواز کو پہنچا دے (ان سب پر تیری صلوات و رحمت)

وَبَرَكاتُكَ وَرَحْمَتُكَ، صَوْتي، فَيَشْفَعُوا لي إِلَيْكَ وَشَفِّعْهُمْ
فِيَّ، وَلا تَرُدَّني خائِباً، بِحَقِّ لا إِلٰهَ إِلاّ أَنْتَ، وَبِحَقِّ لا إِلٰهَ إِلاّ
أَنْتَ، وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَافْعَلْ بي كَذا وَكَذا يا كَريمُ.

(٢٢) دعاؤها عليها السلام

للخلاص من المهالك

روى انّ رجلاً كان محبوساً بالشام مدّة طويلة مضيّقاً عليه، فراى في منامه كأنّ الزهراء عليها السلام أتته، فقالت له: ادع بهذا الدعاء، فتعلّمه و دعا به، فتخلّص و رجع الى منزله، و هو:

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ الْعَرْشِ وَمَنْ عَلاهُ، وَبِحَقِّ الْوَحْيِ وَمَنْ
أَوْحاهُ، وَبِحَقِّ النَّبِيِّ وَمَنْ نَبَّأَهُ، وَبِحَقِّ الْبَيْتِ وَمَنْ بَناهُ.

يا سامِعَ كُلِّ صَوْتٍ، يا جامِعَ كُلِّ فَوْتٍ، يا بارِئَ
النُّفُوسِ بَعْدَ الْمَوْتِ، صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، وَآتِنا
وَجَميعَ الْمُؤْمِنينَ وَالْمُؤْمِناتِ في مَشارِقِ الأَرْضِ
وَمَغارِبِها، فَرَجاً مِنْ عِنْدِكَ عاجِلاً.

بِشَهادَةِ أَنْ لا إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ،
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلى ذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبينَ الطّاهِرينَ وَسَلَّمَ
تَسْليماً.

تاکہ وہ تیری بارگاہ میں میری سفارش کر سکیں اور تو انھیں میرے حق میں شفیع بنا دے اور مجھے نا امید واپس نہ کرنا
تجھے لا الٰہ الا اللہ کا واسطہ ۔ اور محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ ۔ میرے ساتھ یہ ..... برتاؤ کرنا اے خدائے کریم ۔

۲۲۔ مہلک امور سے نجات کی دعا

روایت میں ہے کہ شام میں ایک شخص ایک مدت تک قید کی سختیوں میں رہا یہاں تک کہ خواب میں دیکھا کہ جناب فاطمہؑ فرما رہی ہیں کہ اس دعا کو پڑھو جس کو سیکھ کر اس نے پڑھ لیا تو رہائی پا کر گھر چلا گیا ۔

خدایا تجھے عرش اور اس پر بلند ہونے والے کا واسطہ ۔ تجھے وحی اور اس کے نازل کرنے والے کا واسطہ ۔ تجھے نبی اور انھیں نبی بنانے والے کا واسطہ ۔ تجھے کعبہ اور اس کے بنانے والے کا واسطہ

اے ہر آواز کے سننے والے ۔ ہر گمشدہ کے جمع کرنے والے ۔ موت کے بعد نفوس کو زندگی دینے والے ۔ محمدؐ اور ان کے اہلبیتؑ پر رحمت نازل فرما اور مجھے اور مشرق و غرب عالم کے تمام مومنین و مومنات کو اپنی طرف سے فوری سکون و آرام عنایت فرما ۔

تجھے لا الٰہ الا اللہ اور محمدؐ رسول اللہ کا واسطہ

اللہ حضرت محمدؐ اور ان کی پاک و پاکیزہ ذریت پر رحمت نازل فرمائے اور میرا سلام پہنچا دے ۔

مجمع الدعوات صـ ۱۴۲

۴۔ خطرات اور بیماریوں کے دفعیہ کی دعائیں

خطرات سے تحفظ کی دعا

بخار سے محفوظ رہنے کا تعویذ

بخار سے حفاظت کا تعویذ

بخار کا تعویذ

(۲۳) دعاؤها عليها السلام

في الاحتراز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ فَأَغِثْنِي، وَلَا تَكِلْنِي إِلَىٰ نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ.

وفي رواية:

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ، اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْنِي إِلَىٰ نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ.

(۲۴) دعاؤها عليها السلام

في العوذة للحمّى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ النُّورِ، بِسْمِ اللّٰهِ نُورِ النُّورِ، بِسْمِ اللّٰهِ نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي هُوَ مُدَبِّرُ الْأُمُورِ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي خَلَقَ النُّورَ مِنَ النُّورِ.

۲۳۔ خطرات سے محفوظ رہنے کی دعا[1]

آغاز اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور ہمیشہ مہربانی کرنے والا ہے۔ اے زندہ و پائندہ۔ میں تیری رحمت سے فریاد کر رہا ہوں لہٰذا میری فریاد کو پہنچ اور مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی میرے حوالہ نہ کر دینا اور میرے تمام حالات کی اصلاح کر دینا۔

دوسری روایت

اے زندہ و پائندہ۔ میں تیری رحمت سے فریاد کر رہا ہوں۔ خدایا مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی میرے حوالہ نہ کر دینا اور میرے تمام حالات کی اصلاح کر دینا۔

۲۴۔ بخار سے محفوظ رہنے کا تعویذ[2]

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور ہمیشہ مہربانی کرنے والا ہے۔ اس خدا کے نام سے جو نور مکمل ہے۔ اس خدا کے سہارے جو تمام انوار کا نور ہے۔ اس خدا کے نام کا آسرا جو تمام نوروں سے بالاتر نور ہے۔ اس خدا کے نام کے سہارے جو تمام امور کی تدبیر کرنے والا ہے۔ اس خدا کے نام سے جس نے نور کو نور سے پیدا کیا ہے۔

---

[1] مہج الدعوات ابن طاؤس ص۲۵۹، مصباح کفعمی ص۲۰۳، احیاء العلوم غزالی
[2] مہج الدعوات ص۷، بحار ۴۳ ص۶۶، دعوات راوندی ص۲۰۷، مصباح کفعمی ص۵۴۳، ۱۶۱، بلدالامین ص۳۱۵، عوالم العلوم ۱۱ ص۳۱۵، مناقب المناقب ص۲۹۴، معالم الزلفیٰ ص۱۰۵، خرائج راوندی ۲ ص۵۵۴، دلائل الامامہ طبری ص۲۹

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ النُّورَ مِنَ النُّورِ، وَأَنْزَلَ النُّورَ عَلَى الطُّورِ، فِي كِتَابٍ مَسْطُورٍ، فِي رَقٍّ مَنْشُورٍ، بِقَدَرٍ مَقْدُورٍ، عَلَىٰ نَبِيٍّ مَحْبُورٍ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هُوَ بِالْعِزِّ مَذْكُورٌ، وَبِالْفَخْرِ مَشْهُورٌ، وَعَلَى السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ مَشْكُورٌ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ.

و في رواية:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ النُّورِ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي يَقُولُ لِلشَّيْءِ كُنْ فَيَكُونُ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ.

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي خَلَقَ النُّورَ مِنَ النُّورِ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي هُوَ بِالْمَعْرُوفِ مَذْكُورٌ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ النُّورَ عَلَى الطُّورِ، بِقَدَرٍ مَقْدُورٍ، فِي كِتَابٍ مَسْطُورٍ، عَلَىٰ نَبِيٍّ مَحْبُورٍ.

ساری حمد اس خدا کے لئے ہے جس نے نور کو نور سے پیدا کیا ہے اور نور کو طور پر اتارا ہے ایک لکھی ہوئی کتاب ۔ ایک پھیلے ہوئے کاغذ میں ایک مقرر انداز کے مطابق اور ایک بزرگ پیغمبر پر

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس کا تذکرہ عزت کے ساتھ کیا جاتا ہے اور جس کی شہرت فخر کے ساتھ ہے اور جس کا شکریہ راحت و تکلیف ہر حال میں ادا کیا جاتا ہے ۔

اللہ رحمت نازل کرے ہمارے سردار حضرت محمدؐ اور ان کی آل طاہرینؑ پر

دوسری روایت

اللہ کے نام کے سہارے جو مہربان اور ہمیشہ مہربانی کرنے والا ہے ۔

اللہ کے نام سے جو نور ہے ۔

اللہ کے نام سے جو کسی شے سے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا — تو ہو جاتی ہے ۔

اللہ کے نام سے جو آنکھوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے اور دلوں میں چھپے ہوئے رازوں سے بھی باخبر ہے ۔

اللہ کے نام سے جس نے نور کو نور سے پیدا کیا ہے ۔

اللہ کے نام سے جو نیکیوں کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے ۔

اللہ کے نام سے جس نے نور کو طور پر ایک مقرر مقدار کے ساتھ ایک لکھی ہوئی کتاب میں ایک بزرگ پیغمبر پر نازل کیا ہے ۔

(٢٥) دعاؤها عليها السلام

في العوذة للحمّى

اَللّٰهُمَّ لااِلٰهَ اِلاّٰ اَنْتَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، ذُوالسُّلْطانِ الْقَدِيمِ، وَالْمَنِّ الْعَظِيمِ، وَالْوَجْهِ الْكَرِيمِ، لااِلٰهَ اِلاّٰاَنْتَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، وَلِيُّ الْكَلِماتِ التّامّاتِ، وَالدَّعَواتِ الْمُسْتَجاباتِ، حُلَّ ما اَصْبَحَ بِفُلانٍ.

(٢٦) دعاؤها عليها السلام

في العوذة للحمّى

وَلَهُ ماسَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهارِ وَهُوَ السَّميعُ الْعَليمُ، يا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ كُنْتِ اٰمَنْتِ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَرَسُولِهِ الْكَرِيمِ، فَلا تَهْشِمِي الْعَظْمَ، وَلاتَأْكُلِي اللَّحْمَ، وَلاتَشْرَبِي الدَّمَ.

اُخْرُجِي مِنْ حامِلِ كِتابِي هٰذا اِلٰى مَنْ لايُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَرَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَآلِهِ، مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ.

۲۵[1] - بخار سے حفاظت کا تعویذ

خدایا تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے تو علی بھی ہے اور عظیم بھی ہے۔
تیری سلطنت قدیم ہے۔ تیرا احسان عظیم ہے اور تیرا چہرہ کریم ہے۔
تجھ علی وعظیم کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔
تو کلمات تامہ اور دعا ہائے مقبولہ کا ولی ہے
فلاں شخص کو اس گرفتاری سے نجات دیدے

۲۶[2] - بخار کا تعویذ

زمین وآسمان میں ہر سکون حاصل کرنے والا اسی کا ہے اور وہی سننے والا اور وہی جاننے والا ہے۔ اے (بخار)
اگر تیرا ایمان خدائے علی وعظیم اور اس کے رسول کریم پر ہے تو اس کی ہڈیوں کو چور نہ کرنا اور اس کے گوشت کو کھا نہ لینا اور اس کے خون کو پی نہ لینا۔
میرے اس نوشتہ کے حامل کو چھوڑ کر اُدھر چلا جا جس کا ایمان خدائے عظیم، رسول کریم محمدؐ اور ان کی پاکیزہ آل علیؑ وفاطمہؑ، حسنؑ وحسینؑ پر نہ ہو۔

---

[1] مہج الدعوات ص۱۳۱

[2] مکارم الاخلاق طبرسی ۲ ص۲۶۲، بحار ۹۵ ص۳۹

۵۔ دنوں اور مہینوں کی دعائیں

دعائے روز شنبہ
دعائے روز یکشنبہ
دعائے روز دوشنبہ
دعائے روز سہ شنبہ
دعائے روز چہارشنبہ
دعائے روز پنجشنبہ
دعائے روز جمعہ
دعائے روز جمعہ
ماہ مبارک رمضان کا چاند دیکھنے کے بعد کی دعا

(۲۷) دعاؤها عليها السلام

في يوم السبت

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنا خَزائِنَ رَحْمَتِكَ، وَهَبْ لَنَا اللّٰهُمَّ رَحْمَةً لاتُعَذِّبُنا بَعْدَها فِي الدُّنْيا وَالْأَخِرَةِ، وَارْزُقْنا مِنْ فَضْلِكَ الْواسِعِ رِزْقاً حَلالاً طَيِّباً، وَلاتُحْوِجْنا وَلاتُفْقِرْنا إِلىٰ اَحَدٍ سِواكَ، وَزِدْنالَكَ شُكْراً، وَإِلَيْكَ فَقْراً وَفاقَةً، وَبِكَ عَمَّنْ سِواكَ غِناً وَتَعَفُّفاً.

اَللّٰهُمَّ وَسِّعْ عَلَيْنا فِي الدُّنْيا، اَللّٰهُمَّ اِنّا نَعُوذُبِكَ اَنْ تَزْوِیَ وَجْهَكَ عَنّا فِي حالٍ، وَنَحْنُ نَرْغَبُ اِلَيْكَ فيهِ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاَعْطِنا ما تُحِبُّ، وَاجْعَلْهُ لَنا قُوَّةً فِيما تُحِبُّ، يا اَرْحَمَ الرّاحِمِينَ.

(۲۸) دعاؤها عليها السلام

في يوم الاحد

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ يَوْمي هٰذا فَلاحاً، وَآخِرَهُ نَجاحاً، وَاَوْسَطَهُ صَلاحاً، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْنا مِمَّنْ اَنابَ اِلَيْكَ فَقَبِلْتَهُ، وَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَكَفَيْتَهُ، وَتَضَرَّعَ اِلَيْكَ فَرَحِمْتَهُ.

۲۷- دعائے روز شنبہ[1]

خدایا ہمارے لئے رحمت کے خزانوں کو کھول دے اور ہمیں وہ رحمت عطا فرما جس کے بعد دنیا و آخرت کہیں بھی عذاب نہ ہو سکے۔ ہمیں اپنے وسیع فضل و کرم سے حلال اور پاکیزہ رزق عطا فرما اور ہمیں اپنے علاوہ کسی کا محتاج نہ قرار دینا۔ ہمارے شکر میں اضافہ فرما اور ہمیں اپنا فقیر و محتاج بنا کر رکھنا اور اپنے علاوہ سب سے بے نیاز اور باعزت بنا دینا۔

خدایا ہمیں دنیا میں وسعت عطا فرما۔ مالک ہم اس بات سے تیری پناہ چاہتے ہیں کہ تو کسی وقت بھی اپنا رخ ہم سے موڑ لے جبکہ ہم تیری طرف متوجہ ہیں۔

خدایا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور ہمیں وہ سب کچھ دیدے جسے تو دوست رکھتا ہے اور اسے اپنے پسندیدہ اعمال کی قوت قرار دیدے اے سب سے زیادہ مہربانی کرنے والے

۲۸- دعائے روز یکشنبہ[2]

خدایا اس دن کے آغاز کو فلاح، انجام کو کامیابی اور وسط کو صلاح قرار دینا۔ خدایا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور ہمیں ان لوگوں میں قرار دیدے جو تیری طرف رخ کریں تو تو انہیں قبول کرلے اور تجھ پر بھروسہ کریں تو ان کے لئے کافی ہو جائے اور تجھ سے فریاد کریں تو ان پر رحم کر دے۔

---

[1] بلد الامین کفعمی ص۱۰۱، بحار ۹۰ ص۳۳۷

[2] بلد الامین ص۱۰۱، بحار ۹۰ ص۳۳۸

(۲۹) دعاؤها عليها السلام

في يوم الاثنين

اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ قُوَّةً في عِبادَتِكَ، وَتَبَصُّراً في كِتابِكَ، وَفَهْماً في حُكْمِكَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَلا تَجْعَلِ الْقُرْآنَ بِنا ماحِلاً، وَالصِّراطَ زائِلاً، وَمُحَمَّداً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنّا مُوَلِّياً.

(۳۰) دعاؤها عليها السلام

في يوم الثلاثاء

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ غَفْلَةَ النّاسِ لَنا ذِكْراً، وَاجْعَلْ ذِكْرَهُمْ لَنا شُكْراً، وَاجْعَلْ صالِحَ ما نَقُولُ بِأَلْسِنَتِنا نِيَّةً في قُلُوبِنا.

اَللّٰهُمَّ اِنَّ مَغْفِرَتَكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِنا، وَرَحْمَتَكَ اَرْجىٰ عِنْدَنا مِنْ اَعْمالِنا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَوَفِّقْنا لِصالِحِ الْاَعْمالِ وَالصَّوابِ مِنَ الْفِعالِ.

۲۹[1] - دعائے روز دوشنبہ

خدایا میں تجھ سے عبادت کی قوت، کتاب کی بصیرت، احکام کی معرفت کا طلب گار ہوں۔

خدایا محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور قرآن کو ہم سے دور تر اور صراط کو ہمارے لئے زوال پذیر اور حضرت محمدؐ کو ہم سے رخ موڑ لینے والا نہ قرار دیدینا۔

۳۰[2] - دعائے روز سہ شنبہ

خدایا لوگوں کی غفلت کو ہمارے لئے یاد کا سامان بنا دے اور ان کی یاد کو ہمارے لئے شکر کی منزل بنا دے۔ ہم جو اچھی باتیں زبان سے کہہ رہے ہیں انھیں دل میں جاگزیں کر دے۔

خدایا تیری مغفرت ہمارے گناہوں سے وسیع تر ہے اور تیری رحمت ہمارے اعمال سے زیادہ قابل امید ہے۔

خدایا محمدؐ وآل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور ہمیں صالح اعمال اور صحیح افعال کی توفیق عنایت فرما

عله بلدالامین کفعمی ص۱۰۱، بحار ۹۰ ص۲۳۴

عله۲ بلدالامین ص۱۰۱، بحار ۹۰ ص۲۳۴

(۳۱) دعاؤها عليها السلام

في يوم الأربعاء

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنا بِعَيْنِكَ الَّتي لاتَنامُ، وَرُكْنِكَ الَّذي لايُرامُ، وَبِأَسْمائِكَ الْعِظامِ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَاحْفَظْ عَلَيْنا ما لَوْ حَفِظَهُ غَيْرُكَ ضاعَ، وَاسْتُرْ عَلَيْنا ما لَوْ سَتَرَهُ غَيْرُكَ شاعَ، وَاجْعَلْ كُلَّ ذٰلِكَ لَنا مِطْواعاً،[1] اِنَّكَ سَميعُ الدُّعاءِ، قَريبٌ مُجيبٌ.

(۳۲) دعاؤها عليها السلام

في يوم الخميس

اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْأَلُكَ الْهُدىٰ وَالتُّقىٰ، وَالْعِفافَ وَالْغِنىٰ، وَالْعَمَلَ بِما تُحِبُّ وَتَرْضىٰ، اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْأَلُكَ مِنْ قُوَّتِكَ لِضَعْفِنا، وَمِنْ غِناكَ لِفَقْرِنا وَفاقَتِنا، وَمِنْ حِلْمِكَ وَعِلْمِكَ لِجَهْلِنا.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاَعِنّا عَلىٰ شُكْرِكَ وَذِكْرِكَ، وَطاعَتِكَ وَعِبادَتِكَ، بِرَحْمَتِكَ يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ.

۳۱ - دعائے روز چہار شنبہ

خدایا ہماری حفاظت اپنی ان آنکھوں سے فرما جو سوتی نہیں ہیں اور اس رکن کے ذریعہ فرما جس تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی ہے اور اپنے عظیم ناموں کے ذریعہ قرار دینا۔

خدایا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور ہمارے اس ایمان کو محفوظ رکھنا جسے تیرے علاوہ کوئی اور محفوظ رکھتا تو اب تک برباد ہو جاتا اور ہمارے عیب کو پوشیدہ رکھنا کہ تیرے علاوہ کوئی یہ کام کرتا تو اب تک منتشر ہو جاتے اور ان تمام چیزوں کو ہمارا تابع بنا دے کہ بیشک تو دعاؤں کا سننے والا۔ بندوں سے قریب تر اور ان کی بات مان لینے والا ہے۔

۳۲ - دعائے روز پنجشنبہ[علہ]

خدایا میں تجھ سے ہدایت اور تقویٰ کا طلب گار ہوں اور عفت و بے نیازی کا امیدوار ہوں اور بہترین عمل چاہتا ہوں جو تجھے محبوب اور پسندیدہ ہو۔

خدایا میں تیری قوت کو اپنے ضعف کے لئے اور تیری بے نیازی کو اپنے فقر و فاقہ کے لئے اور تیرے علم کو اپنی جہالت کے لئے سہارا بنانا چاہتا ہوں۔

خدایا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور اپنے ذکر و شکر اور اپنی اطاعت و عبادت پر ہماری امداد فرما — اپنی رحمت کے سہارے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

علہ بلد الامین ص ۱۱۵، بحار ج ۹۰ ص ۳۳۰ — علہ بلد الامین ص ۱۱۵، بحار ج ۹۰ ص ۳۳۰

(٣٣) دعاؤها عليها السلام

في يوم الجمعة

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنا مِنْ اَقْرَبِ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيْكَ، وَاَوْجَهِ مَنْ تَوَجَّهَ اِلَيْكَ، وَاَنْجَحِ مَنْ سَأَلَكَ وَتَضَرَّعَ اِلَيْكَ.

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنا مِمَّنْ كَأَنَّهُ يَراكَ اِلي يَوْمِ الْقِيامَةِ الَّذي فيهِ يَلْقاكَ، وَلا تُمِتْنا اِلاّ عَلي رِضاكَ. اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْنا مِمَّنْ اَخْلَصَ لَكَ بِعَمَلِهِ، وَاَحَبَّكَ في جَميعِ خَلْقِكَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلي مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاغْفِرْلَنا مَغْفِرَةً جَزْماً حَتْماً لانَقْتَرِفُ بَعْدَها ذَنْباً، وَلا نَكْتَسِبُ خَطيئَةً وَلا اِثْماً.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلي مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، صَلاةً نامِيَةً دائِمَةً، زاكِيَةً مُتَتابِعَةً، مُتَواصِلَةً مُتَرادِفَةً، بِرَحْمَتِكَ يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ.

۳۳۔ دعائے روز جمعہ

خدایا ہمیں تقرب کے تمام طلب گاروں سے زیادہ قریب تر بنا دے اور تمام توجہ کرنے والوں سے زیادہ آبرومند اور تمام مانگنے والوں اور فریاد کرنے والوں سے زیادہ فائز المرام بنا دے۔

خدایا ہمیں ان لوگوں میں قرار دے دے جو گویا تجھے دیکھ رہے ہیں۔ اس روز قیامت تک جب تجھ سے ملاقات ہونے والی ہے اور ہمیں اپنی مرضی ہی پر دنیا سے اٹھانا۔

خدایا ہمیں ان لوگوں میں قرار دیدے جس کا عمل تیرے لئے مخلصانہ ہو اور تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ چاہنے والے ہوں۔

خدایا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور ہمیں حتم و جزم کے ساتھ وہ مغفرت عطا فرما جس کے بعد ہم کوئی گناہ نہ کر سکیں اور کسی خطا اور معصیت کے مرتکب نہ ہو سکیں۔

خدایا محمدؐ و آل محمدؐ پر وہ صلوات نازل فرما جو مسلسل بڑھنے والی، اور دائمی۔ پاکیزہ مسلسل۔ متواتر ہیم ہو اپنی رحمت کے سہارے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

بلد الامین ص۱۰۱، بحار ۹۰ ص۳۳۸

(۳۴) دعاؤها عليها السلام

في يوم الجمعة

روى عن صفوان انّه قال: دخل محمد بن علي الحلبي على ابي عبدالله عليه السلام في يوم الجمعة، فقال له: تعلّمني افضل ما اصنع في هذا اليوم، فقال: يا محمد ما اعلم انّ احداً كان اكبر عند رسول الله صلى الله عليه وآله من فاطمة، و لا افضل ممّا علّمها ابوها محمدبن عبدالله صلى الله عليه وآله قال:

من اصبح يوم الجمعة فاغتسل وصفّ قدميه و صلّى اربع ركعات مثنى مثنى، يقرء في اوّل ركعة فاتحة الكتاب و «قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ» خمسين مرة، و في الثانية فاتحة الكتاب والعاديات خمسين مرة، وفي الثالثة فاتحة الكتاب و «اِذٰا زُلْزِلَتِ» خمسين مرة، وفي الرابعة فاتحة الكتاب و «اِذٰا جٰاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ» خمسين مرة۔ وهذه سورة النصر وهي آخر سورة نُزلت ـ فاذا فرغ منها دعا فقال:

اِلٰهي وَسَيِّدي مَنْ تَهَيَّأَ اَوْ تَعَبَّأَ، اَوْ اَعَدَّ اَوِاسْتَعَدَّ، لِوِفٰادَةِ مَخْلُوقٍ رَجٰاءَ رِفْدِهِ وَفَوٰائِدِهِ وَنٰائِلِهِ، وَفَوٰاضِلِهِ وَجَوٰائِزِهِ، فَاِلَيْكَ يٰا اِلٰهي كٰانَتْ تَهْيِأَتي وَتَعْبِأَتي، وَاِعْدٰادي وَاسْتِعْدٰادي، رَجٰاءَ فَوٰائِدِكَ وَمَعْرُوفِكَ، وَنٰائِلِكَ وَجَوٰائِزِكَ.

۳۴ [علہ] ۔ دعائے روز جمعہ

صفوان راوی ہیں کہ محمد بن علی الحلبی روز جمعہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضور آج کے دن کا بہترین عمل ارشاد فرمائیں؟

آپ نے فرمایا کہ اے محمد! میرے علم میں رسول اکرمؐ کے نزدیک فاطمہؑ سے زیادہ قریب تر کوئی نہیں تھا اور اس عمل سے زیادہ محبوب کوئی عمل نہیں ہے جو حضورؐ نے جناب فاطمہؑ کو تعلیم فرمایا تھا۔

اور وہ یہ ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرے اور دو دو رکعت کر کے چار رکعت نماز ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ۵۰ مرتبہ قل ہو اللہ اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ۵۰ مرتبہ سورۂ والعادیات تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۵۰ مرتبہ اذا زلزلت الارض۔

اور چوتھی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ۵۰ مرتبہ اذا جاء نصر اللہ (جو سب سے آخر میں نازل ہوا ہے) پڑھے۔

نماز کے بعد یہ دعا پڑھے

میرے معبود۔ میرے سردار۔ اگر کسی نے بھی تیرے علاوہ کسی مخلوق کے عطایا، انعامات، جوائز، مکارم اور منافع کو حاصل کرنے کے لئے تیاری کی ہے اور سامان سفر آمادہ کیا ہے تو خدایا میری تمام تر تیاری اور آمادگی اور استعداد تیرے فوائد، عطایا۔ انعامات اور جوائز کے لئے ہے۔

علہ جمال الاسبوع ابن طاؤس ص۱۶۱، مصباح شیخ ص۳۱۸

فَلاتُخَيِّبْني مِنْ ذٰلِكَ، يٰا مَنْ لاتَخيبُ عَلَيْهِ مَسْأَلَةُ السّائِلِ، وَلاتَنْقُصُهُ عَطِيَّةُ نائِلٍ، فَإنّي لَمْ آتِكَ بِعَمَلٍ صالِحٍ قَدَّمْتُهُ، وَلاشَفاعَةَ مَخْلُوقٍ رَجَوْتُهُ.

أتَقَرَّبُ إلَيْكَ بِشَفاعَتِهِ إلاّ شَفاعَةُ مُحَمَّدٍ وَأهْلِ بَيْتِهِ صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ، أتَيْتُكَ أرْجُو عَظيمَ عَفْوِكَ، الَّذي عُدْتَ بِهِ عَلَي الْخاطِئينَ عِنْدَ عُكُوفِهِمْ عَلَي الْمَحارِمِ، فَلَمْ يَمْنَعْكَ طُولُ عُكُوفِهِمْ عَلَي الْمَحارِمِ أنْ جُدْتَ عَلَيْهِمْ بِالْمَغْفِرَةِ.

وَأنْتَ سَيِّدِي الْعَوّادُ بِالنَّعْماءِ، وَأنَا الْعَوّادُ بِالْخَطاءِ، أسْألُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطّاهِرينَ أنْ تَغْفِرَلي ذَنْبِيَ الْعَظيمَ، فَإنَّهُ لايَغْفِرُ الْعَظيمَ إلاَّالْعَظيمُ، يا عَظيمُ يا عَظيمُ، يا عَظيمُ يا عَظيمُ، يا عَظيمُ يا عَظيمُ.

(۳۵) دعاؤها عليها السلام

اذا طلع هلال شهر رمضان

عن الرضا عليه السلام في حديث:

معاشر شيعتي اذا طلع هلال شهر رمضان فلاتشيروا اليه

لہذا مالک مجھے محروم نہ کرنا۔

اے وہ خدا جس کی بارگاہ میں سائلوں کی امیدیں نا امید نہیں ہوتی ہیں اور کسی کا عطیہ کم نہیں ہوتا ہے۔ میں تیرے پاس کسی عمل صالح کے سہارے حاضر نہیں ہوا ہوں جسے پہلے بھیج دیا ہو اور نہ کسی مخلوق کی سفارش کی امید میں آگے آیا ہوں۔ میں صرف محمدؐ و آل محمدؐ کی سفارش کے سہارے آگے آیا ہوں اور تیری عظیم معافی کا امیدوار ہوں جس کے ذریعہ تو نے تمام خطاکاروں کو معاف کر دیا ہے جبکہ وہ مسلسل محرمات پر جمے ہوئے تھے۔ لیکن ان کے مسلسل گناہ بھی تجھے مغفرت سے روک نہیں سکے

تو میرا وہ مالک ہے جو برابر نعمتیں دیتا رہتا ہے جبکہ میں مسلسل خطائیں کرتا رہتا ہوں۔

اب میرا سوال حضرت محمدؐ اور ان کے آل اطہارؑ کے وسیلہ سے یہ ہے کہ میرے عظیم ترین گناہوں کو معاف کر دے کہ عظیم ترین گناہوں کو خدائے عظیم کے علاوہ کوئی معاف نہیں کر سکتا ہے۔

اے عظیم۔ اے عظیم۔ اے عظیم۔ اے عظیم۔ اے عظیم۔ اے عظیم۔

۳۵۔ ماہ مبارک رمضان کا چاند دیکھنے کے بعد کی دعا

امام رضاؑ کا ارشاد ہے کہ میرے چاہنے والو!
جب ماہ رمضان کا چاند نظر آجائے تو اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کرنا

فضائل الاشہر الثلاثہ شیخ صدوقؒ ص ۹۹

بالاصابع، و لكن استقبلوا القبلة وارفعوا ايديكم الى السماء، و خاطبوا الهلال و قولوا:

رَبُّنا وَرَبُّكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعالَمينَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عَلَيْنا هِلالاً مُبارَكاً، وَوَفِّقْنا لِصِيامِ شَهْرِ رَمَضانَ، وَسَلِّمْنا فيهِ، وَتَسَلَّمْنا مِنْهُ، في يُسْرٍ وَعافِيَةٍ، وَاسْتَعْمِلْنا فيهِ بِطاعَتِكَ، اِنَّكَ عَلي كُلِّ شَيْءٍ قَديرٌ.

ثم قال: و لقد كانت فاطمة سيدة نساء العالمين عليها السلام، تقول ذلك سنة، فاذا طلع هلال شهر رمضان، فكان نورها يغلب الهلال يخفي، فاذا غابت عنه ظهر.

بلکہ روبقبلہ ہوکر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر چاند سے خطاب کرکے یوں دعا کرنا۔
ہمارا اور تیرا دونوں کا رب وہی اللہ ہے جو عالمین کا پروردگار ہے۔
خدایا اس چاند کو ہمارے لئے مبارک بنادینا اور ہمیں ماہ رمضان کے
روزوں کی توفیق کرامت فرمانا۔
اسے ہمارے لئے اور ہمیں اس کے لئے سہولت وعافیت کے ساتھ
سلامت رکھنا اور ہمیں اپنی اطاعت میں لگادینا کہ تو ہر شے پر قادر ہے۔
اس کے بعد فرمایا
کہ اس دعا کو سیدۂ نساء العالمین جناب فاطمہؑ پڑھا کرتی تھیں۔
حالانکہ جب ماہ رمضان کا چاند برآمد ہوتا تو آپ کا نور اس پر غالب آجاتا
تھا اور جب آپ سامنے سے ہٹ جاتی تھیں تو نور ماہتاب نمایاں ہوتا تھا۔

۶۔ آداب استراحت سے متعلق دعائیں

وقت خواب کی دعا
ہنگام خواب کی دعا
ہنگام استراحت کی دعا
بُرے خوابوں سے حفاظت کے لئے
بے خوابی سے بچنے کے لئے

(۳۶) دعاؤها عليها السلام

اذا اخذت مضجعها

اَلحَمْدُلِلّٰهِ الْكافي، سُبْحانَ اللّٰهِ الاَعْليٰ، حَسْبِيَ اللّٰـهُ وَكَفيٰ، ماشاءَاللّٰهُ قَضيٰ، سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعا، لَيْسَ مِنَ اللّٰهِ مَلجَأٌ، ولا وَراءَاللّٰهِ مُلتَجا.

تَوَكَّلْتُ عَلَي اللّٰهِ رَبّي وَرَبِّكُمْ، ما مِنْ دابَّةٍ اِلاّ هُوَ اٰخِذٌ بِناصِيَتِها، اِنَّ رَبّي عَليٰ صِراطٍ مُسْتَقيمٍ.

اَلحَمْدُلِلّٰهِ الَّذي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَداً، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَريكٌ فِي الْمُلْكِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ، وَكَبِّرْهُ تَكْبيراً.

(۳۷) دعاؤها عليها السلام

اذا نامت

روى عنها عليها السلام: دخل علىّ رسول اللّه صلى الله عليه وآله وقد افترشت فراشي للنوم، فقال: يا فاطمة لاتنامي الاّ و قد عملت اربعة: ختمت القرآن و جعلت الانبياء شفعاءك و ارضيت المؤمنين عن نفسك و حججت واعتمرت ـ الى ان قالت: ـ قال: اذا قرات «قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ»

۳۶[1]- وقت خواب کی دعا

ساری حمد اس خدا کے لئے ہے جو کافی ہے اور پاک و پاکیزہ وہ خدا ہے جو بلند و برتر ہے - میرے لئے اللہ ہی کافی ہے وہ جو چاہتا ہے کر دیتا ہے - وہ ہر دعا کرنے والے کی سن لیتا ہے -

اس سے بھاگ کر کوئی ٹھکانہ اور اس کے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے -

میرا اعتماد اس اللہ پر ہے جو میرا اور تم سب کا پروردگار ہے - ہر زمین پر چلنے والا اس کے دست قدرت میں ہے یقیناً میرے رب کا راستہ صراط مستقیم ہے

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ کوئی اس کا شریک مملکت ہے اور نہ کمزوری کا سہارا ہے ہر ایک کا فرض ہے کہ اس کی بزرگی کا اقرار کرے -

۳۷[2]- ہنگام خواب کی دعا

جناب معصومہ عالم سے روایت ہے کہ میں سونے کی تیاری کر رہی تھی کہ رسول اکرم تشریف لے آئے اور فرمایا کہ فاطمہ چار باتوں کا خیال کئے بغیر نہ سونا - (۱) قرآن کو ختم کرو (۲) انبیاء کو اپنا شفیع قرار دو (۳) مومنین کو اپنے نفس سے راضی کرو (۴) حج و عمرہ انجام دو

اس کے بعد آپ نے اس کلام کی اس طرح وضاحت فرمائی کہ جب تم تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑھ لو تو سمجھو کہ قرآن ختم کر لیا ہے -

---

[1] عمل الیوم واللیلۃ ابن السنی ص۱۹۶، مسند فاطمہ سیوطی ص۹۸، کنز العمال ج۲ ص۶۵

[2] خلاصۃ الاذکار (مخطوط) فیض کاشانی ص۱۹، عوالم العلوم ۱۱ ص۵۸

ثلاث مرات فكأنك ختمت القرآن، و اذا صلّيت عليّ و على الانبياء قبلي كنّا شفعاؤك يوم القيامة، و اذا استغفرت للمؤمنين رضوا كلهم عنك، و اذا قلت:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

فقد حججت و اعتمرت.

(٣٨) دعاؤها عليها السلام

عند المنام

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ـ أربعاً و ثلاثين.

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ ـ ثلاثاً و ثلاثين.

سُبْحَانَ اللّٰهِ ـ ثلاثاً و ثلاثين.

(٣٩) دعاؤها عليها السلام

لدفع رؤيا المكروهة

عن الصادق عليه السلام قال: شكت فاطمة عليها السلام الى رسول الله صلى الله عليه وآله ما تلقاه في المنام، فقال لها: اذا رأيت شيئاً من ذلك فقولي:

اور جب مجھ پر اور تمام انبیاء پر صلوات پڑھ لو تو سمجھو کہ سب کو روز قیامت شفیع بنالیا ہے۔

اور جب مومنین کے لئے استغفار کر لو تو سمجھو کہ سب کو راضی کر لیا ہے

اور جب

"سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر"

کہہ لو تو سمجھو کہ حج و عمرہ انجام دے لیا ہے

۳۸ ـ ہنگام استراحت کی دعا

اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ

الحمد للہ ۳۳ مرتبہ

سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ

۳۹ ـ برے خوابوں سے حفاظت کیلئے

امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے کہ جناب فاطمہؑ نے رسول اکرمؐ سے خواب کی پریشانیوں کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب اس طرح کا خواب نظر آئے تو یوں کہو

علہ علل الشرائع صدوق ۲ صہ۳۶۶ ، بحار ۴۳ صہ۸۲ ، من لایحضرہ الفقیہ ۱ صہ۳۲۱، مکارم الاخلاق طبرسی صہ۲۸

علہ فلاح السائل صہ۲۶۳ ، مستدرک الوسائل ۱ صہ۲۵۱

أَعُوذُ بِمَا عَاذَتْ بِهِ مَلَائِكَةُ اللّٰهِ الْمُقَرَّبُونَ، وَأَنْبِيَاءُ اللّٰهِ الْمُرْسَلُونَ، وَعِبَادُاللّٰهِ الصَّالِحُونَ، مِنْ شَرِّ رُؤْيَايَ الَّتِي رَأَيْتُ، أَنْ تَضُرَّنِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ.

و اتفلي على يسارك ثلاثاً.

(۴۰) دعاؤها عليها السلام

لدفع الارق

عن علي عليه السلام: انّ فاطمة عليها السلام شكت الى رسول الله صلى الله عليه وآله الارق، فقال لها: قولي يا بنيّة:

يَا مُشْبِعَ الْبُطُونِ الْجَائِعَةِ، وَيَا كَاسِيَ الْجُسُومِ الْعَارِيَةِ، وَيَا سَاكِنَ الْعُرُوقِ الضَّارِبَةِ، وَيَا مُنَوِّمَ الْعُيُونِ السَّاهِرَةِ، سَكِّنْ عُرُوقِيَ الضَّارِبَةَ، وَأْذَنْ لِعَيْنِي نَوْماً عَاجِلاً.

میں اس کی پناہ چاہتا ہوں جس کی پناہ کے طلب گار ملائکہ مقربین اور انبیاء و مرسلین اور بندگان صالحین رہتے ہیں۔ اس بدترین خواب کے مقابلہ میں کہ جو دنیا یا آخرت میں نقصان دہ ثابت ہو سکے۔

(اس کے بعد تین مرتبہ بائیں طرف تھوک دے)

۴۰۔ بیخوابی سے بچنے کے لئے

امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ فاطمہؑ نے رسول اکرمؐ سے بیخوابی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ نور نظر اس طرح کہا کرو۔

اے بھوکے شکم کے سیر کرنے والے!
اے برہنہ جسموں کو لباس عطا کرنے والے!
اے پھڑکتی رگوں کو سکون بخشنے والے
اے جاگتی آنکھوں کو نیند مرحمت فرمانے والے۔
میری پھڑکتی رگوں کو سکون عطا فرما اور میری آنکھوں کو فوراً نیند مرحمت فرمادے

بحار ۶، ص۳۵۱

۷۔ افراد کی مدح وذم کے بارے میں معصومہؑ کی دعائیں

شوہر نامدار کے حق میں دعا

جناب اسماء بنت عمیس کے لئے دعا

ظالموں کے حق میں بددعا

شیخین کے بارے میں بددعا

شیخین کے بارے میں بددعا

دو افراد کے بارے میں بددعا

(۴۱) دعاؤها عليها السلام

لبعله عليه السلام

قالت عليها السلام في وصيّتها اليه عليه السلام: إذا أنا متّ فغسّلني بيدك، و حنّطني و كفّنّي، و ادفنّي ليلاً، و لا يشهدني فلان و فلان، و لا زيادة عندك في وصيتي اليك، و استودعك الله تعالى حتّى القاك،

جَمَعَ اللَّهُ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فِي دارِهِ وَ قُرْبِ جِوارِهِ.

(۴۲) دعاؤها عليها السلام

لاسماء بنت عميس

روى انها عليها السلام قالت لاسماء: انى نحلت و ذهب لحمي، الا تجعلين لى شيئاً يسترني - الى ان قال: فدعت بسرير فاكبّته لوجهه، ثم دعت بجرائد فشدّدته على قوائمه، ثم جلّلته ثوباً، فقالت عليها السلام: اصنعي لى مثله، استريني،

سَتَرَكِ اللَّهُ مِنَ النّارِ.

۴۳۔ شوہر نامدار کے حق میں دعا[1]

معصومۂ عالمؑ نے وصیت کے دوران فرمایا کہ یا ابا الحسن میرے مرنے کے بعد آپ ہی اپنے ہاتھوں سے غسل ۔ حنوط اور کفن دیجئے گا اور مجھے رات کے اندھیرے میں دفن کیجئے گا اور خبردار فلاں فلاں شخص میرے جنازہ میں نہ آنے پائیں اور اب میں آپ کو پروردگار کے سپرد کر رہی ہوں ۔

"اللہ مجھے اور آپ کو اپنے دار رحمت اور جوار کرم میں ایک مقام پر جمع کر دے"

۴۴۔ جناب اسماء بنت عمیس کیلئے دعا[2]

روایت میں وارد ہوا ہے کہ آپ نے جناب اسماء سے فرمایا کہ اب میں کمزور ہوگئی ہوں اور میرے جسم کا سارا گوشت ختم ہوگیا ہے لہذا آپ کوئی ایسا انتظام کریں جس سے مرنے کے بعد بھی میرے جسم کا پردہ باقی رہے ۔

جس کے بعد جناب اسماء نے ایک تخت منگوایا اور اسے الٹ کر لکڑیوں کے پائے بنائے اور اوپر سے کپڑا ڈھانک کر تابوت تیار کر دیا جسے دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ میرے واسطے ایسا ہی تابوت بنا دیجئے گا ۔

"اللہ آپ کو آتش جہنم سے محفوظ رکھے"

---

[1] مصباح الانوار مخطوط ص ۲۶۳ ، عوالم العلوم ۱۱ ص ۵۳۶

[2] تہذیب شیخ ۱ ص ۴۶۹ ، استیعاب ۴ ص ۳۷۸ ، ذخائر العقبیٰ ص ۵۳ ، طبقات ابن سعد ۸ ص ۲۸ ، احقاق ۱۰ ص ۴۷۴

(۴۳) دعاؤها عليها السلام

على من ظلمها

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ نَشْكُوا فَقْدَ نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ وَصَفِيِّكَ وَارْتِدادَ اُمَّتِهِ، وَمَنْعَهُمْ اِيّانا حَقَّنا الَّذي جَعَلْتَهُ لَنا في كِتابِكَ الْمُنْزَلِ عَلي نَبِيِّكَ بِلِسانِهِ.

(۴۴) دعاؤها عليها السلام

على ابي بكر و عمر

عن الصادق عليه السلام قال: لمّا قُبض رسول اللّه صلى الله عليه وآله و جلس ابوبكر مجلسه، بعث الى وكيل فاطمة عليها السلام فاخرجه من فدك الى ان ذكر شهادة علي عليه السلام وامّ ايمن فقال عمر: انت امرأة ولا نجيز شهادة امرأة وحدها، و امّا علي فيجرّ الى نفسه، قال: فقامت مغضبة وقالت:

اَللّٰهُمَّ اِنَّهُما ظَلَما اِبْنَةَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ حَقَّها، فَاشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَيْهِما.

۴۳[1] - ظالموں کے حق میں بددعا

خدایا میں تیری بارگاہ میں فریادی ہوں کہ تیرا نبی مرسل اور تیرا محبوب بندہ دنیا سے چلا گیا ہے اور امت الٹے پاؤں پلٹ گئی ہے اور ہمیں اس حق سے محروم کر دیا ہے جو تو نے اپنی کتاب میں ہمارے لئے قرار دیا تھا اور جسے تو نے اپنے نبی پر نازل کیا تھا۔

۴۴[2] - شیخین کے بارے میں بددعا

امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب رسول اکرمؐ کا انتقال ہو گیا اور ابوبکر نے آپ کی جگہ پر قبضہ کر لیا تو اپنے نمائندہ کو وکیل جناب فاطمہؑ کے پاس بھیج کر اسے فدک سے نکال باہر کر دیا۔ جس کے بعد آپ نے اپنے حق کے اثبات کے لئے حضرت علیؑ اور ام ایمن کو گواہی میں پیش کیا اور عمر نے کہدیا کہ ام ایمن عورت ہیں اور ہم عورت کی گواہی کو تسلیم نہیں کرتے ہیں اور علیؑ اپنے فائدہ کے لئے گواہی دے رہے ہیں لہذا وہ گواہی بیکار ہے۔

تو آپ نے غضبناک ہو کر فرمایا کہ

خدایا ان دونوں نے تیرے نبی کی بیٹی پر اس کے حق کے بارے میں ظلم کیا ہے لہذا ان پر اپنے غضب کو شدید کر دینا

---

[1] ہدایۃ الکبریٰ حضینی ص۳۹۲، حلیۃ الابرار ۲ ص۶۵۲، بحار ۴۳ ص۱۴۳

[2] اختصاص شیخ مفیدؒ ص۱۸۴

(۴۵) دعاؤها عليها السلام عليهما

عن جابر: لما قبض رسول الله صلى الله عليه وآله دخل اليها رجلان من الصحابة، فقالا لها: كيف أصبحت يا بنت رسول الله.

قالت: اصدقاني، هل سمعتما من رسول الله صلى الله عليه وآله: فاطمة بضعة منّي فمن آذاها فقد آذاني، قالا: نعم، والله لقد سمعنا ذلك منه، فرفعت يديها الى السماء و قالت:

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُشْهِدُكَ اَنَّهُمَا قَدْ اٰذَيَانِي وَغَصَبَا حَقِّي.

و في رواية:

اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمَا قَدْ اٰذَيَانِي، فَاَنَا اَشْكُوهُمَا اِلَيْكَ وَ اِلىٰ رَسُولِكَ، لاٰ وَ اللهِ لاٰ اَرْضىٰ عَنْكُمَا اَبَداً حَتّىٰ اَلْقىٰ اَبِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ، وَ اَخْبَرَهُ بِمَا صَنَعْتُمَا، فَيَكُونُ هُوَ الْحَاكِمُ فِيكُمَا.

۴۵۔ شیخین کے بارے میں بددعا

جابر سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کے انتقال کے بعد اصحاب کے دو شخص جناب فاطمہؑ کے پاس آئے اور کہنے لگے

بنت رسولؐ! آپ کا مزاج کیسا ہے؟

فرمایا پہلے تم میری بات کی تصدیق کرو۔ کیا تم نے رسولؐ اکرم سے سنا ہے کہ

"فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی"

دونوں نے تصدیق کر دی کہ ہم نے رسول اکرمؐ کا یہ ارشاد سنا ہے تو آپ نے آسمان کی طرف ہاتھوں کو بلند کر کے فرمایا

"خدایا میں تجھے گواہ بنا کر کہہ رہی ہوں کہ ان دونوں نے مجھے اذیت دی ہے اور میرے حق کو غصب کیا ہے۔

دوسری روایت

خدایا ان دونوں نے مجھے اذیت دی ہے۔ میں تیری اور تیرے رسولؐ کی بارگاہ میں اس کی فریادی ہوں۔

خدا کی قسم میں کبھی تم دونوں سے راضی نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ اپنے پدر بزرگوار سے ملاقات کروں اور انھیں بتا دوں کہ تم لوگوں نے کیا برتاؤ کیا ہے اور وہی تمہارے بارے میں فیصلہ کریں۔

کفایۃ الاثر ص۶۴، بحار ج۴۳ ص۲۰۳، تفسیر برہان ج۳ ص۶۵

(۴۶) دعاؤها عليها السلام عليهما

قالت عليها السلام لهما: انشدكما بالله هل سمعتما النبي صلى الله عليه وآله يقول: فاطمة بضعة مني و انا منها، من آذاها في حياتي كان كمن آذاها بعد موتي؟ قالا: اللهم نعم، فقالت:

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنّي أُشْهِدُكَ فَاشْهَدُوا يا مَنْ حَضَرَني أَنَّهُما قَدْ آذَياني في حَياتي وَعِنْدَ مَوْتي.

والله لا اكلمهما من رأسي كلمة حتى ألقي ربي، فاشكوكما اليه بما صنعتما بي وارتكبتما مني.

۴۶ - دونوں کے بارے میں بددعا

آپ نے دونوں سے خطاب کر کے فرمایا کہ میں خدا کو گواہ بنا کر پوچھتی ہوں کہ کیا تم دونوں نے پیغمبرؐ کو کہتے سنا ہے کہ،

"فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے میری زندگی میں اذیت دی وہ بھی ویسا ہی ہے جیسے کسی نے اسے میرے بعد اذیت دی"

دونوں نے اقرار کیا کہ بیشک ہم نے یہ ارشاد سنا ہے تو آپ نے فرمایا کہ الحمدللہ۔

خدایا میں تجھے گواہ کر کے کہتی ہوں اور حاضرین تم بھی گواہ رہنا کہ ان دونوں نے مجھے زندگی میں بھی اذیت دی ہے اور وقت آخر بھی ستایا ہے۔

خدا کی قسم میں ان دونوں سے ایک حرف بھی بات نہ کروں گی یہاں تک کہ اپنے پروردگار سے ملاقات کر کے ان مظالم کی شکایت کروں جو ان دونوں نے کئے ہیں اور جو برتاؤ میرے ساتھ کیا ہے۔

علل الشرائع ص۱۸۵ ، بحار ۴۳ ص۲۰۱

۸ - روز قیامت آپ کی دعائیں

دوستوں کے عذاب کے برطرف ہونے کی دعائیں

دوستوں کی شفاعت کی دعا

روز محشر دوستوں کی شفاعت کی دعا

روز محشر شیعوں کی مغفرت کی دعا

روز قیامت قاتلان حسینؑ کے لئے بددعا اور دوستوں کے لئے دعائے خیر

روز محشر قاتلان حسینؑ کے لئے بد دعا

روز محشر قاتلان حسینؑ کے لئے بد دعا

روز محشر قاتلان حسینؑ کے حق میں بد دعا

روز قیامت عرفان حق حسینؑ کے بارے میں دعا

شفاعت امت کی دعا

داخلہ جنت کے وقت آپ کی دعا

(٤٧) دعاؤها عليها السلام

في يوم القيامة لدفع العذاب عن محبيها

روي عن محمد بن مسلم الثقفي انه قال: سمعت ابا جعفر عليه السلام يقول: لفاطمة عليها السلام وقفة على باب جهنّم، فاذا كان يوم القيامة كتب بين عيني كل رجل مؤمن او كافر، فيؤمر بمحبٍّ قد كثرت ذنوبه الى النار، فتقرء فاطمة عليها السلام بين عينيه محباً، فتقول:

اِلٰهي وَسَيِّدي سَمَّيْتَني فاطِمَةَ، وَفَطَمْتَ بي مَنْ تَوَلّاني وَتَوَلّى ذُرِّيَّتي مِنَ النّارِ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ لاتُخْلِفُ الْميعادَ.

فيقول الله عز و جل : صدقت يا فاطمة، انى سميتك فاطمة وفطمت بك من احبك و تولاك و احب ذريتك و تولاهم من النار، ووعدى الحق ، وانا لا اخلف الميعاد ـ الى ان قال : ـ فمن قرأت بين عينيه مؤمناً، فخذى بيده و ادخليه الجنة .[م]

۴۷ - روزِ قیامت دوستوں کے عذاب کے برطرف ہونے کی دعا

محمد بن مسلم ثقفی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے سنا ہے کہ روزِ قیامت جناب فاطمہؑ کے لئے دروازہ جہنم کے قریب ایک موقف ہے جب ہر انسان کی پیشانی پر مومن یا کافر لکھدیا جائے گا اور ایسے محب اہلبیتؑ کو جہنم کا حکم دے دیا جائے گا جس کے گناہ زیادہ ہوں گے تو آپ اس کی پیشانی پر محبت کی نشانی دیکھ کر عرض کریں گی۔

میرے مالک ، میرے پروردگار! ——— تو نے میرا نام فاطمہؑ رکھا ہے اور میرے ذریعہ میرے اور میری اولاد کے چاہنے والوں کو جہنم سے نجات دینے کا وعدہ کیا ہے اور تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہے۔

تو ارشادِ احدیت ہوگا کہ فاطمہؑ تم نے سچ کہا ہے۔ بیشک میں نے تمہارا نام فاطمہؑ رکھا ہے اور تمہارے ذریعہ تمہارے اور تمہاری اولاد کے چاہنے والوں کو جہنم سے دور رکھنے کا وعدہ کیا ہے اور میرا وعدہ برحق ہے اور میں اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرسکتا ہوں لہذا جس کی بھی پیشانی پر "محب" لکھا ہوا ہے اپنے ساتھ لے کر جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(خدا کرے تمام محبت کے دعویداروں کی پیشانی پر محب اہلبیتؑ لکھدیا جائے اور اس طرح شفاعت معصومہؑ کے حقدار ہو جائیں۔) جوادی

علل الشرائع ، بحار ۴۳ ص۱۴ ، کشف الغمہ اربلی ا ص۳۶۴

(۴۸) دعاؤها عليها السلام

في المحشر لشفاعة محبّيها

روى أنّه إذا كان يوم القيامة يبعث اليها ملك، لم يبعث الى احد قبلها و لايبعث الى احد بعدها، فيقول: ان ربك يقرؤك السّلام ويقول: سليني أعطك، فتقول:

قَدْ اَتَمَّ نِعْمَتَهُ وَهَنَّأَني كَرامَتَهُ وَاَبَاحَني جَنَّتَهُ، اَسْاَلُهُ وُلْدي وَذُرِّيَّتي وَمَنْ وَدَّهُمْ.

و في رواية:

قَدْ اَتَمَّ عَلَيَّ نِعْمَتَهُ، وَ اَبَاحَنِي جَنَّتَهُ، وَ هَنَّاَني كَرامَتَهُ، وَ فَضَّلَني عَلى نِساءِ خَلْقِهِ، اَسْاَلُهُ اَنْ يُشَفِّعَني في وُلْدى وَ ذُرِّيَّتي وَ مَنْ وَدَّهُمْ بَعْدى وَ حَفِظَهُمْ بَعْدى.

فيعطيها اللّه ذريّتها و ولدها و من ودّهم لها و حفظهم فيها، فتقول:

اَلْحَمْدُلِلّهِ الَّذي اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ وَاَقَرَّ عَيْني.

۴۸ - دوستوں کی شفاعت کی دعا

روایت میں وارد ہوا ہے کہ روز قیامت پروردگار جناب فاطمہؑ کے ... ایک ایسے فرشتہ کو بھیجے گا جسے نہ اس سے پہلے بھیجا گیا ہوگا اور نہ اس کے ... بھیجا جائے گا۔ وہ آکر آپ تک سلام پروردگار پہنچائے گا اور یہ پیغام ... کرے گا کہ جو چاہو سوال کرو۔ مالک عطا کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس وقت ... فرمائیں گی کہ "اس نے اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا ہے اور اپنی کرامت کو ... ئے خوشگوار بنا دیا ہے اور اپنی جنّت کو مباح کر دیا ہے تو اب میں اپنی ... او۔ ذریت اور ان کے چاہنے والوں کے لئے جنت کا سوال کر رہی ہوں۔

...سری روایت

اس نے مجھ پر اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا ہے اور اپنی جنت کو مباح کر دیا ... اور اپنی کرامت کو عطا فرما دیا اور مجھے تمام مخلوقات کی عورتوں سے افضل ... دیا ہے تو اب میرا سوال صرف یہ ہے کہ مجھے میری اولاد۔ ذریت اور ... کے چاہنے والوں اور ان کی حفاظت کرنے والوں کا شفیع قرار دیدے۔

جس کے بعد پروردگار آپ کو اور آپ کی اولاد و ذریت اور ... کے چاہنے والوں اور ان کی حفاظت کرنے والوں کو جنّت عطا ... دے گا اور آپ فرمائیں گی کہ

"شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم سے حزن و رنج کو دور کر دیا ہے ... ور ہماری آنکھوں کو خنکی عطا کر دی ہے

تفسیر فرات ص ۱۶۹، بحار ۴۳ ص ۲۲۴

(٤٩) دعاؤها عليها السلام

في المحشر لشفاعة محبّيها عليها السلام

عن علي عليه السلام: دخل رسول الله صلى الله عليه وآله ذات يوم على فاطمة عليها السلام وهي حزينة، فقال لها: ما حزنك يا بنيّة؟ قالت: يا ابت ذكرت المحشر و وقوف الناس عراة يوم القيامة. قال: يا بنيّة انه ليوم عظيم -الى ان قال: - ثم يقول جبرئيل: يا فاطمه سلي حاجتك؟ فتقولين:

يَا رَبِّ أَرِنِي الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ .

فيأتيانك و اوداج الحسين عليه السلام تشخب دماً - الى ان قال: - ثم يقول جبرئيل: يا فاطمة سلي حاجتك ، فتقول :

يَا رَبِّ شِيعَتِي.

فيقول الله عز وجل: قد غفرت لهم، فتقولين:

يَا رَبِّ شِيعَةَ وُلْدِي.

فيقول الله: قد غفرت لهم، فتقولين:

يَا رَبِّ شِيعَةَ شِيعَتِي.

فيقول الله: انطلقي فمن اعتصم بك فهو معك في الجنّة.

۴۹۔ روزِ محشر دوستوں کی شفاعت کی دعا

حضرت علیؑ سے نقل کیا گیا ہے کہ ایک دن رسول اکرمؐ حضرت فاطمہؑ کے پاس تشریف لائے اور انھیں رنجیدہ دیکھ کر دریافت کیا کہ نورِ نظر! تمھارے رنج کا سبب کیا ہے؟

عرض کی بابا! مجھے محشر یاد آگیا ہے کہ جب لوگ قبروں سے بالکل برہنہ اٹھائے جائیں گے۔

فرمایا کہ نورِ نظر وہ دن انتہائی سخت ہوگا۔

لیکن جبرئیل تم سے یہ کہیں گے کہ بتاؤ تمھاری حاجت کیا ہے؟ اس وقت تم کہو گی کہ میں حسنؑ و حسینؑ کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ جس کے بعد دونوں اس حال میں حاضر ہوں گے کہ حسینؑ کی رگِ گردن سے خون بہہ رہا ہوگا۔

اس کے بعد جبرئیل پھر کہیں گے کہ اب کیا چاہتی ہو؟ تو تم اپنے شیعوں کے بارے میں سوال کرو گی اور ارشادِ پروردگار ہوگا کہ ہم نے انھیں معاف کر دیا ہے ——— تو تم اپنی اولاد کے شیعوں کے بارے میں سوال کرو گی اور ارشادِ احدیت ہوگا کہ ہم نے انھیں بھی معاف کر دیا ہے

پھر تم شیعوں کے چاہنے والوں کے بارے میں سوال کرو گی؟

اور ارشاد ہوگا کہ اب تم جاؤ جو بھی تم سے وابستہ ہوگا وہ داخلِ جنت ہو جائے گا۔

(پروردگار ہم سب کو صدیقہ طاہرہؑ اور ان کی اولاد کے شیعوں میں قرار دیدے۔ جوادی)

تفسیر فرات ص۱۷۱، بحار ۸ ص۱۴۳

(٥٠) دعاؤها عليها السلام

في المحشر لغفران ذنوب شيعتها

عن السجاد عليه السلام: اذا كان يوم القيامة نادى مناد: لاخوف عليكم اليوم و لاانتم تحزنون ـ الى ان قال: ـ ثم ينادي: هذه فاطمة عليها السلام بنت محمد صلى الله عليه وآله تمرّ بكم هي و من معها الى الجنة، ثم يرسل الله لها ملكاً فيقول: يا فاطمة سليني حاجتك، فتقول:

يا رَبِّ حاجَتِي اَنْ تَغْفِرَلِي وَلِمَنْ نَصَرَ وُلْدي.

(٥١) دعاؤها عليها السلام

في يوم القيامة على قتلة ولدها ولشفاعة محبيها

عن الباقر عليه السلام قال: سمعت جابربن عبدالله الانصاري يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: اذا كان يوم القيامة تقبل ابنتي فاطمة على ناقة من نوق الجنة ـ الى ان قال: ـ فتسير حتّى تحاذي عرش ربها جل جلاله، فتنزع بنفسها عن ناقتها، و تقول:

اِلٰهي وَسَيِّدي اُحْكُمْ بَيْني وَبَيْنَ مَنْ ظَلَمَني، اَللّٰهُمَّ اُحْكُمْ بَيْني وَبَيْنَ مَنْ قَتَلَ وَلَدي.

٥٠ـ روز محشر شیعوں کی مغفرت کی دعا[1]

امام سجّادؑ سے منقول ہے کہ روز قیامت ایک منادی آواز دے گا کہ تمھارے لئے کوئی خوف اور حزن نہیں ہے۔

اس کے بعد پھر آواز دے گا کہ یہ فاطمہؑ بنت محمدؐ ہیں جو تمھارے درمیان سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جنت کی طرف جانا چاہتی ہیں۔

اس کے بعد پروردگار ایک ملک کو بھیجے گا جو سوال کرے گا کہ فاطمہؑ تمھاری حاجت کیا ہے۔

تو عرض کریں گی کہ پروردگار میری حاجت یہ ہے کہ مجھے اور میرے فرزند کے مددگاروں کو بخش دے۔

٥١ـ روز قیامت قاتلان حسینؑ کیلئے بددعا اور دوستوں کے لئے دعائے خیر[2]

امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری کو کہتے سنا ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ روز قیامت میری بیٹی فاطمہؑ ایک نور کے ناقہ پر سوار ہو کر آئے گی اور عرش الٰہی کے سامنے آکر ناقہ سے اتر پڑے گی اور عرض کرے گی میرے پروردگار ـ میرے مالک! اب تو میرے اور میرے ظالموں کے درمیان فیصلہ کردے ـ خدایا میرے اور میرے فرزند کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ کردے

[1] تفسیر فرات ص۲٦٠، بحار ۴۳ ص۲۲۲

[2] امالی صدوق ص۲۵، بحار ۴۳ ص۲۱۹، غایۃ المرام بحرینی ص۵۹۳، مناقب ابن شہر آشوب ۳ ص۳۲۷، بشارۃ المصطفیٰ طبری حدیث ص۳۲، روضۃ الواعظین فتال ص۱۶۹

فاذا النداء من قبل الله جل جلاله: يا حبيبتي و ابنة حبيبي، سليني تعطي واشفعي تشفّعي، فوعزّتي وجلالي لاجازني ظلم ظالم، فتقول:

اِلٰهي وَسَيِّدي ذُرِّيَّتي وَشيعَتي، وَشيعَةَ ذُرِّيَّتي وَمُحِبّي وَمُحِبّي ذُرِّيَّتي.

فاذا النداء من قبل الله جل جلاله: اين ذرية فاطمة و شيعتها و محبوها و محبوا ذريتها، فيقبلون و قد احاط بهم الرحمة ، فتقدمهم فاطمة عليها السلام حتى تدخلهم الجنة .

(٥٢) دعاؤها عليها السلام

في المحشر على قتلة الحسين عليه السلام

عن علي عليه السلام ، عن النبي صلى الله عليه وآله: اذا كان يوم القيامة نادى مناد من بطنان العرش: يا أهل القيامة اغمضوا أبصاركم لتجوز فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وآله مع قميص مخضوب بدم الحسين عليه السلام ، فتحتوي على ساق العرش فتقول:

اَنْتَ الْجَبّارُ الْعَدْلُ، اِقْضِ بَيْني وَبَيْنَ مَنْ قَتَلَ وَلَدي.

اس کے بعد مالک کی طرف سے آواز آئے گی ۔ میری محبوب اور میرے محبوب کی دختر! اب جو چاہے سوال کرے میں عطا کروں گا اور شفاعت کرے گی تو اسے قبول کروں گا ۔ میری عزت وجلال کی قسم کہ مجھ سے کسی ظالم کا ظلم مخفی نہیں رہ سکتا ہے ۔ اس کے بعد جناب فاطمہؑ دعا کریں گی ۔

خدایا ۔ میرے مالک میں اپنی ذریت ۔ اپنے شیعہ ۔ اپنی ذریت کے شیعہ ۔ اپنے محب اور اپنی ذریت کے محب " کے بارے میں سوال کرتی ہوں ۔

ارشاد ہوگا کہ کہاں ہے ذریت فاطمہؑ اور شیعیان فاطمہؑ ۔ کہاں ہیں ان کے محب اور ان کی ذریت کے محب ؟

جس کے بعد سب اس عالم میں سامنے آئیں گے کہ ان کے گرد رحمت کا حصار ہوگا اور آگے آگے جناب فاطمہؑ ہوں گی جو ان سب کو لے کر داخل جنت ہوں گی

۵۲ ۔ روز محشر قاتلان حسینؑ کے لئے بددعا

حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ رسولؐ اکرم نے فرمایا کہ روز قیامت ایک منادی بطن عرش سے آواز دے گا ۔ اہل قیامت! اپنی نگاہوں کو نیچا کرو کہ فاطمہؑ بنت محمدؐ گذر رہی ہے ۔ اس قمیص کے ساتھ جو خون حسینؑ سے رنگین ہے ۔

اس کے بعد وہ ساق عرش کے پاس کھڑی ہو کر آواز دیں گی ۔

خدایا تو جبّار عادل ہے ۔ اب میرے اور میرے فرزند کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ کر دے ۔

ینابیع المودہ قندوزی ص۲۶۰ ، مودۃ القربیٰ ص۱۰۴

فيقضي الله لبنتي و ربّ الكعبة، ثم تقول:

اَللّٰهُمَّ شَفِّعْنِي فِيمَنْ بَكىٰ عَلىٰ مُصِيبَتِهِ.

فيشفّعها الله فيهم.

(٥٣) دعاؤها عليها السلام
في المحشر على قتلة الحسين عليه السلام

عن الصادق عليه السلام: اذا كان يوم القيامة جمع اللّـه الاولين و الآخرين في صعيد واحد ـ الى ان قال: ـ فتأتي فاطمة عليها السلام فتأخذ قميص الحسين بن علي عليه السلام بيدها مضمخًا بدمه و تقول:

يٰارَبِّ هٰذٰا قَمِيصُ وَلَدِي وَقَدْ عَلِمْتَ مٰا صُنِعَ بِهِ.

فيأتيها النداء من قبل الله عزوجل: يا فاطمة لك عندي الرضا، فتقول:

يٰا رَبِّ اِنْتَصِرْ لِي مِنْ قٰاتِلِهِ.

فيأمر الله تعالى عنقاً من النار، فتخرج من جهنم فتلتقط قتلة الحسين بن علي عليه السلام كما يلتقط الطير الحب، ثم يعود العنق بهم الى النار، فيعذّبون فيها بانواع العذاب.

تو رب کعبہ کی قسم مالک میری بیٹی کے حق میں فیصلہ کردے گا۔
اس کے بعد فاطمہؑ کہیں گی۔
"خدایا میری شفاعت کو قبول کرلے ان لوگوں کے حق میں جو میرے فرزند کی مصیبت میں رونے والے ہیں تو پروردگار انھیں ان سب کا بھی شفیع بنا دے گا۔

۵۳۔ روز محشر قاتلان حسینؑ کیلئے بددعا

امام صادقؑ سے منقول ہے کہ روز قیامت پروردگار تمام اولین و آخرین کو ایک سرزمین پر جمع کرے گا ——— اور اس وقت حضرت فاطمہؑ قمیص حسینؑ بن علیؑ لے کر حاضر ہوں گی جو خون میں تر ہوگی اور کہیں گی۔
"خدایا یہ میرے فرزند کا پیراہن ہے اور تجھے معلوم ہے کہ میرے ساتھ کیا برتاؤ کیا گیا ہے"
تو قدرت کی طرف سے آواز آئے گی۔ فاطمہؑ میں تم سے بہر حال راضی ہوں۔
تو وہ گذارش کریں گی کہ پروردگار پھر میرے فرزند کے قاتلوں سے انتقام لے لے۔
تو پروردگار جہنم کے ایک گروہ کو حکم دے گا جو جہنم سے نکل کر تمام قاتلان حسینؑ کو چن لے گا جس طرح پرندہ دانہ کو چن لیا کرتا ہے اس کے بعد یہ گروہ انھیں لے کر جہنم کی طرف واپس ہوجائے گا اور طرح طرح کے عذاب میں مبتلا کردے گا۔

امالی مفیدؒ ص۱۰۴، بحار ۴۳ ص۲۲۴

(٥٤) دعاؤها عليها السلام

في المحشر على قتلة ولدها عليه السلام

عن النبي صلى الله عليه وآله: تحشر ابنتي فاطمة عليها السلام يوم القيامة و معها ثياب مصبوغة بالدماء، تتعلّق بقائمة من قوائم العرش، تقول:

يا عَدْلُ، أُحْكُمْ بَيْني وَبَيْنَ قاتِلِ وَلَدي.

و في رواية:

يا عَدْلُ، يا جَبّارُ، أُحْكُمْ بَيْني وَبَيْنَ قاتِلِ وَلَدي.

و في رواية:

يا حَكَمُ، أُحْكُمْ بَيْني وَبَيْنَ قاتِلِ وَلَدي.

فيحكم الله لابنتي و رب الكعبة.

(٥٥) دعاؤها عليها السلام

في القيامة لعرفان حقها

قال جابر لأبي جعفر عليه السلام: جعلت فداك يابن رسول الله،

۵۴ - روز محشر قاتلان حسینؑ کے حق میں دعا[1]

رسول اکرمؐ سے منقول ہے کہ میری بیٹی فاطمہؑ روز قیامت خون سے رنگین کپڑے لے کر وارد ہوگی اور قائمہ عرش کو پکڑ کر فریاد کرے گی کہ اے خدائے عادل! میرے اور میرے فرزند کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ کردے۔

دوسری روایت

اے مالک عادل! اے خدائے جبار۔ میرے اور میرے فرزند کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ کردے

تیسری روایت

اے فیصلہ کرنے والے! میرے اور میرے فرزند کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ کردے۔

جس کے بعد رب کعبہ کی قسم پروردگار میری بیٹی کے حق میں فیصلہ کردے گا

۵۵ - روز قیامت اپنے حق کے عرفان کے بارے میں دعا[2]

جناب جابر نے امام محمد باقرؑ سے گذارش کی کہ فرزند رسولؐ میری جان آپ پر قربان!

---

[1] عیون اخبار الرضا ۲ ص ۲۵، بحار ۴۳ ص ۲۲۲، مقتل خوارزمی ص ۵۲، مناقب ابن مغازلی ص ۶۳، ینابیع ص ۲۶۰ - [2] تفسیر فرات ص ۱۱۳

حدّثني بحديث في فضل جدّتك فاطمة، إذا أنا حدّثت بـه الشـيعة فرحوا بذلك ـ إلى أن قال عليه السلام:

فيقول الله تعالى: يا أهل الجمع إنّي قد جعلت الكرم لمحمّد و علي والحسن و الحسين و فاطمة، يا أهل الجمع طأطؤوا الرؤوس و غضّوا الابصار، فانّ هذه فاطمة تسير إلى الجنّة ـ إلى أن قال:

فاذا صارت عند باب الجنّة تلتفت، فيقول الله: يابنت حبيبي ما التفاتك وقد أمرت بك إلي جنتي، فتقول:

يَا رَبِّ اَحْبَبْتُ اَنْ يُعْرَفَ قَدْرِي فِي هٰذَا الْيَوْمِ.

فيقول الله: يابنت حبيبي، إرجعي فانظري من كان فـي قـلبه حبّ لك أو لاحد من ذرّيتك، خذي بيده فادخليه الجنّة.

(٥٦) دعاؤها عليها السلام
في القيامة لشفاعة امة ابيها صلى الله عليه وآله

روى انّ في جملة ما اوصته الزّهرا عليها السلام الى عـلي عليه السلام: اذا دفنتني ادفن معي هذا الكاغذ الّذي في الحقه ـ الى ان قالت عليها السلام: ـ فرجع جبرئيل، ثم جاء بهذا الكتاب مكتوب فيه: شفاعة امة محمّد صداق فاطمة عليها السلام، فاذا كان يوم القيامة اقول:

اِلٰهِي هٰذِهِ قَبَالَةُ شَفَاعَةِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ.

ذرا اپنی جدّ ماجدہ جناب فاطمہؑ کے فضائل کے بارے میں کوئی حدیث ارشاد فرمائیں تاکہ میں اسے آپ کے شیعوں سے بیان کروں اور وہ خوش ہو جائیں ..... آپ نے فرمایا کہ روز قیامت پروردگار آواز دے گا اے اہل محشر میں نے ساری کرامت محمدؐ۔ علیؑ۔ فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کے لئے قرار دیدی ہے۔ اب تم لوگ اپنے سر جھکا لو اور اپنی نگاہیں نیچی کر لو کہ فاطمہؑ جنت کی طرف جا رہی ہے .....

اس کے بعد دروازہ جنت پر پہنچ کر وہ مڑ کر دیکھیں گی تو ارشاد ہوگا کہ اے میرے حبیب کی نور نظر اب کیا دیکھ رہی ہے اب تو میں نے تمہیں جنت میں داخلہ کا حکم دیدیا ہے؟

عرض کریں گی

پروردگار! میں چاہتی ہوں کہ آج واقعی منزلت کا اعلان ہو جائے۔

ارشاد ہوگا۔ اے میرے محبوب کی دختر! تم تمام اہل محشر کو دیکھ لو اور جس کے دل میں تمہاری یا تمہاری اولاد کی محبت ہو اس کا ہاتھ پکڑ لو اور اپنے ساتھ لے کر داخل جنت ہو جاؤ۔

۵۶۔ شفاعت امت کی دعا

روایت میں وارد ہوا ہے کہ معصومۂ عالم نے جو وصیتیں امیرالمومنینؑ سے فرمائی تھیں۔ ان میں ایک وصیت یہ بھی تھی کہ جب مجھے دفن کیجئے گا تو میرے ساتھ اس کاغذ کو بھی رکھ دیجئے گا جو صندوق میں رکھا ہے ..... اور جسے میری فرمائش پر پروردگار عالم کی طرف سے جبریل امین لائے ہیں اور جس میں لکھا ہوا ہے کہ شفاعتِ امت پیغمبر فاطمہؑ کا مہر ہے۔ اب میں روز قیامت یہ گذارش کروں گی کہ خدایا یہ شفاعت امت پیغمبرؐ کا قبالہ ہے۔

البحار العاصمہ ص۱۷۹ از کتاب العوالم

(٥٧) دعاؤها عليها السلام

عند دخوله الى الجنّة

روى انّها عليها السلام لما دخلت الجنّة و نظرت الى ما اعدّ الله لها من الكرامة، قرأت:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذي اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ. اَلَّذي اَحَلَّنَا دارَالْمُقامَةِ مِنْ فَضْلِهِ، لاَيَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلاَ يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ.

فيوحى الله عزوجل اليه: يا فاطمة سليني اعطك و تمنى على ارضك، فقالت:

اِلهي اَنْتَ الْمُنىٰ وَ فَوْقَ الْمُنىٰ، اَسْأَلُكَ اَنْ لاتُعَذِّبَ مُحِبّي وَمُحِبَّ عِتْرَتي بِالنّارِ.

فيوحى الله عزوجل اليها: يا فاطمة و عزتى و جلالى و ارتفاع مكانى، لقد آليت على نفسى من قبل أن اخلق السماوات و الارض بالفى عام، أن لا اعذّب محبّيك و محبّى عترتك.

۵۷۔ داخلہ جنّت کے وقت آپ کی دعا

روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب جناب فاطمہؑ جنّت میں داخل ہونے لگیں گی اور پروردگار کی عطا کی ہوئی کرامت کا مشاہدہ کرلیں گی تو عرض کریں گی۔

بنام خدائے رحمان ورحیم

ساری حمد اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمارے رنج وغم کو دور کردیا ہے۔

بیشک ہمارا رب بخشنے والا بھی ہے اور اعمال کا قبول کرنے والا بھی ہے۔

شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم کو اپنے فضل سے یہ منزل قیام عطا فرمائی ہے جہاں نہ کوئی رنج وتعب ہے اور نہ کسی زحمت کی رسائی کا خطرہ ہے۔

جس کے بعد وحی پروردگار ہوگی کہ فاطمہؑ! جو چاہو طلب کرلو۔ میں عطا کرنے کے لئے تیار ہوں اور تمھیں راضی کرنا چاہتا ہوں۔

عرض کریں گی

"خدایا تو ہی میری آرزو اور ہر آرزو سے بالاتر آرزو ہے۔ اب میرا سوال یہ ہے کہ میرے اور میری عترت کے چاہنے والوں پر عذاب نہ کرنا"

جس کے بعد ارشاد پروردگار ہوگا۔ فاطمہؑ! میری عزت وجلال اور بلندی مقام کی قسم۔ میں نے زمین وآسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے یہ عہد کرلیا ہے کہ تمھارے اور تمھاری اولاد کے چاہنے والوں پر عذاب نہیں کروں گا۔

تاویل الآیات ۲ ص۴۸۵، بحار ۲۷ ص۱۳۹، تفسیر برہان ۳ ص۳۶۵

۹۔ متفرق امور سے متعلق آپ کی دعائیں

آسمانی دسترخوان کے نزول کی دعا

غضبِ خدا و رسولؐ سے پناہ مانگنے کی دعا

انصار کی کمی سے پناہ مانگنے کی دعا

بخششِ خطا کی دعا

بیماری میں رحمت پروردگار کی دعا

شب وفات طلب رحمتِ الٰہی کی دعا

بیماری میں شیعوں کی مغفرت کی دعا

ظلم کے بعد موت کی دعا

تعجیلِ وفات کی دعا

وقت وفات کی دعا

ہنگامِ وفات رضائے الٰہی کی دعا

(٥٨) دعاؤها عليها السلام

لطلب نزول مائدة من السماء

روى عن ابن عباس في حديث طويل ان النبي صلى الله عليه وآله دخل على فاطمة عليها السلام فنظر الى صفار وجهها و تغيّر حد قتيها، فقال لها: يا بنيّة، ما الذى اراه من صفار وجهك و تغيّر حدقتيك؟ فقالت: يا ابه انّ لنا ثلاثاً ما طعمنا طعاماً الى ان قال: ثم وثبت حتّى دخلت الى مخدع لها فصفّت قدميها فصلّت ركعتين، ثم رفعت باطن كفّيها الى السماء و قالت:

اِلٰهي وَسَيِّدي هٰذا مُحَمَّدٌ نَبِيُّكَ، وَهٰذا عَلِيٌّ ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكَ، وَهٰذانِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سِبْطا نَبِيِّكَ.

اِلٰهي اَنْزِلْ عَلَيْنا مائِدَةً مِنَ السَّماءِ كَما اَنْزَلْتَها عَلي بَني اِسْرائِيلَ، اَكَلُوا مِنْها وَكَفَرُوا بِها. اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْها عَلَيْنا فَاِنّا بِها مُؤْمِنُونَ.

و في رواية:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ فاطِمَةَ بِنْتَ نَبِيِّكَ قَدْ اَضَرَّبِهَا الْجُوعُ، وَهٰذا عَلِيُّ بْنُ اَبي طالِبٍ ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكَ قَدْ اَضَرَّ بِهِ الْجُوعُ، فَاَنْزِلِ

۵۸-آسمانی دسترخوان کے نزول کی دعا

ابن عباس سے ایک طویل حدیث میں نقل کیا گیا ہے کہ رسول اکرمؐ جناب فاطمہؑ کے یہاں وارد ہوئے تو دیکھا کہ چہرہ زرد ہے اور آنکھوں میں حلقے پڑے ہوئے ہیں۔ فرمایا لخت جگر! یہ چہرہ کی زردی اور آنکھوں کے حلقے کیسے ہیں؟

عرض کی "بابا جان! تین دن ہو گئے کہ ہم نے کچھ نہیں کھایا ہے۔

آپ نے کچھ ہدایت دی اور فاطمہؑ نے حجرہ میں جا کر دو رکعت نماز ادا کی اور پھر طرف آسمان سر اٹھا کر عرض کی۔

"میرے مالک۔ میرے پروردگار۔ یہ محمدؐ تیرے نبی۔ یہ علیؑ تیرے نبی کے بھائی اور یہ حسنؑ و حسینؑ تیرے نبی کے نواسے ہیں۔

خدایا ہم پر آسمان سے ویسے ہی دسترخوان نازل فرما جیسے بنی اسرائیل پر نازل کیا تھا۔ مگر انھوں نے کھا کر کفران نعمت کیا

اور خدایا ہم ایمان پر ثابت قدم رہیں گے۔

دوسری روایت

خدایا یہ فاطمہؑ تیرے نبی کی دختر ہے جو بھوک سے پریشان ہے اور یہ علیؑ بن ابی طالبؑ تیرے نبیؐ کے ابن عم ہیں جو بھوک سے خستہ حال ہیں لہذا مالک ہمارے لئے آسمان سے کوئی دسترخوان نازل کر دے۔

بحار ۴۳ ص۴۳

اللّٰهُمَّ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ كَمَا أَنْزَلْتَهَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَكَفَرُوا وَإِنَّا مُؤْمِنُونَ.

قال ابن عباس: والله ما استتمّت الدعوة فاذا هي بصحفة من ورائها ـ الخبر.

(۵۹) دعاؤها عليها السلام

في التعويذ من سخط الله و رسوله

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ وَ سَخَطِ رَسُولِهِ.

(۶۰) دعاؤها عليها السلام

في التعويذ

أَعُوذُ بِكَ يَا رَبِّ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ.

(۶۱) دعاؤها عليها السلام

لغفران الذنوب

روى عنها عليها السلام انها قالت: علّمني رسول الله صلى الله عليه وآله صلاة ليلة الاربعاء، فقال: من صلّى ست ركعات، يقرء في كل ركعة الحمد

جس طرح بنی اسرائیل پر نازل کیا تھا لیکن انھوں نے کفر اختیار کیا تھا اور ہم بہر حال صاحب ایمان رہیں گے ۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ ابھی دعا تمام نہ ہوئی تھی کہ آسمان سے ایک سینی نازل ہوگئی

۵۹۔ غضب خدا اور رسولؐ سے پناہ مانگنے کی دعا[1]

میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی ناراضگی سے پروردگار کی پناہ چاہتی ہوں ۔

۶۰۔ انصار کی کمی سے پناہ مانگنے کی دعا[2]

خدایا میں تیری پناہ کی طلبگار ہوں کامیابی کے بعد انصار و اعوان کی قلت سے ۔

۶۱۔ بخشش خطا کی دعا[3]

روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے رسول اکرمؐ نے شب چہارشنبہ کی ایک نماز تعلیم کی ہے اور فرمایا ہے کہ جو شخص چھ رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد یوں کہے

---

[1] کشف الغمہ اربلی ۱ ص۴۷۳، بحار ۴۳ ص۱۴۲

[2] کفایۃ الاثر ص۲۰۰، بحار ۳۶ ص۳۵۳، غایۃ المرام ص۹۶، اثبات الہداۃ ۲ ص۵۵۳

[3] جمال الاسبوع ص۸۰، بحار ۸۸ ص۱۶۱

و «قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ - الى قوله: - بِغَيْرِ حِسَابٍ»[1]، فاذا فرغ من صلاته قال:

جَزَى اللّٰهُ مُحَمَّداً مَا هُوَ اَهْلُهُ.

غفرالله له كل ذنب الى سبعين سنة، و اعطاه من الثواب ما لا يحصى.

(٦٢) دعاؤها عليها السلام

في شكواها لطلب الرحمة من الله تعالى

عن الباقر عليه السلام قال: ان فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله مكثت بعد رسول الله ستين يوماً، ثم مرضت فاشتدّت عليها، فكان من دعائها في شكواها:

يَا حَيُّ يَاقَيُّومُ، بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيثُ فَاَغِثْنِي، اَللّٰهُمَّ زَحْزِحْنِي عَنِ النَّارِ، وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، وَاَلْحِقْنِي بِاَبِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

---

[1] ١-آل عمران: ٢٦.

خدایا تو مالک الملک ہے۔ تو جسے چاہتا ہے ملک عطا کردیتا ہے ...
اس کے بعد جب نماز تمام ہوجائے تو کہے کہ "اللہ محمدؐ کو ویسی ہی جزا دے
جس کے وہ اہل ہیں"
تو پروردگار اس کے ستر سال کے گناہ معاف کردے گا اور اجر بیحساب
عنایت فرمائے گا۔

۶۲۔ بیماری میں رحمت پروردگار کی دُعا

امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ جناب فاطمہؑ رسول اکرمؐ کے بعد
۶۰ دن سلامت رہیں۔ اس کے بعد بیمار ہوگئیں اور جب مرض شدید ہوگیا
تو یہ دعا پڑھنے لگیں۔

اے حیّ قیّوم۔
میں تیری رحمت سے فریادی ہوں لہذا میری فریاد رسی کر
خدایا مجھے جہنم سے دور رکھنا
اور جنت میں داخل کردینا
اور میرے پدر بزرگوار محمدؐ سے ملا دینا

بحار ۴۳ ص۲۱۷۔۸۱ ص۲۲۳
مستدرک الوسائل ۲ ص۱۳۲
مصباح الانوار ص۲۱۶

(۶۳) دعاؤها عليها السلام

في ليلة وفاتها لطلب رحمة الله تعالى

روى عن علي عليه السلام انه قال: فلمّا كانت الليلة التي اراد الله ان يكرمها و يقبضها اليه اقبلت تقول: و عليكم السلام، و هي تقول لي: يابن عم قد اتاني جبرئيل مسلّماً ـ الى ان قال: ـ فسمعناها تقول: وعليك السلام يا قابض الارواح، عجّل بي و لاتعذبني، ثم سمعناها تقول:

اِلَيْكَ رَبّي، لاٰ اِلَى النّارِ.

ثم غمضت عينيها و مدّت يديها و رجليها، كأنّها لم تكن حية قط.

(۶۴) دعاؤها عليها السلام

في شكواها، لغفران ذنوب شيعتهم

عن اسماء بنت عميس: رأيتها عليها السلام في مرضها جالسة الى القبلة، رافعة يديها الى السماء، قائلة:

۶۳۔ شب وفات طلب رحمت الٰہی کی دعا[1]

امیرالمومنینؑ سے روایت ہے کہ جس رات پروردگار نے فاطمہؑ کو اپنی بارگاہ میں طلب فرمایا۔

فاطمہؑ نے میری طرف رخ کرکے کہا "یابن العمّ! ابھی جبریل امین سلام پروردگار لے کر نازل ہوئے تھے....

یہاں تک کہ فاطمہؑ کی یہ آواز سنی گئی کہ اے قبض روح کرنے والے! تجھ پر میرا سلام۔

ذرا محبت سے کام لینا اور سختی نہ کرنا

اس کے بعد میں نے یہ فقرات سنے۔

پروردگار تیری بارگاہ کی طرف آنا چاہتی ہوں۔ نہ کہ جہنم کی طرف

اس کے بعد آپؑ نے آنکھیں بند کرلیں۔ ہاتھ پیر پھیلا دیئے اور دنیا سے رخصت ہوگئیں۔

۶۴۔ بیماری میں شیعوں کی مغفرت کی دعا[2]

اسماء بنت عمیس راوی ہیں کہ میں نے فاطمہؑ کو بیماری کے عالم میں دیکھا کہ قبلہ رو بیٹھی ہیں اور آسمان کی طرف ہاتھوں کو بلند کرکے کہہ رہی ہیں۔

---

[1] دلائل الامامہ ص۴۳، بحار ۴۳ ص۲۰۹، عوالم العلوم ۱۱ ص۲۹۶

[2] کوکب دری ۱ ص۲۵۴

اِلٰهي وَ سَيِّدي اَسْاَلُكَ بِالَّذينَ اصْطَفَيْتَهُمْ، وَ بِبُكاءِ وَلَدي في مُفارَقَتي، اَنْ تَغْفِرَ لِعُصاةِ شيعَتي وَ شيعَةِ ذُرِّيَّتي.

(۶۵) دعاؤها عليها السلام

لطلب الموت لما وقع عليها من الظلم

يا رَبِّ اِنّي قَدْ سَئِمْتُ الْحَياةَ، وَ تَبَرَّمْتُ بِاَهْلِ الدُّنْيا، فَاَلْحِقْني بِاَبي.

(۶۶) دعاؤها عليها السلام

لتعجيل وفاتها

يا اِلٰهي عَجِّلْ وَفاتي سَريعاً، فَلَقَدْ تَنَغَّصَتِ الْحَياةُ.

(۶۷) دعاؤها عليها السلام

عند وفاتها

اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ بِمُحَمَّدٍ الْمُصْطَفىٰ وَشَوْقِهِ اِلَيَّ، وَبِبَعْلي عَلِيٍّ الْمُرْتَضىٰ وَحُزْنِهِ عَلَيَّ، وَبِالْحَسَنِ الْمُجْتَبىٰ

میرے پروردگار —— میرے مالک!
ان کا واسطہ جنھیں تو نے منتخب کیا ہے اور پھر میرے فراق میں میرے فرزند کے گریہ کا واسطہ میرے اور میری اولاد کے شیعوں کو معاف کر دینا

۶۵۔ ظلم کے بعد موت کی دعا [عله]

خدایا اب میں زندگی سے خستہ حال ہو چکی ہوں اور اہل دنیا سے عاجز آ چکی ہوں لہذا مجھے میرے بابا سے ملا دے

۶۶۔ تعجیل وفات کی دعا [عله]

خدایا۔ میری وفات میں عجلت فرما کہ اب زندگی بہت تکدر ہو چکی ہے۔

۶۷۔ وقت وفات کی دعا [عله]

خدایا میں حضرت محمد مصطفٰےؐ اور ان کے اشتیاق۔
اپنے شوہر علی مرتضیٰؑ اور ان کے درد فراق۔ حسنؑ مجتبیٰ اور ان کے گریہ اور حسینؑ شہید اور ان کے رنج و غم

عله امالی صدوق ص۹۹، بحار ۴۳ ص۱۷۷، غایۃ المرام ص۴۸، ارشاد القلوب ص۲۹۵، فرائد السمطین ۲ ص۳۴
عله بحار ۴۳ ص۱۷۷
عله وفات فاطمہؑ بلادی بحرینی۔ عوالم ۱۱ ص۲۱

وَبُكَائِهِ عَلَيَّ، وَبِالْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ وَكَآبَتِهِ عَلَيَّ، وَبِبَنَاتِيَ الْفَاطِمِيَّاتِ وَتَحَسُّرِهِنَّ عَلَيَّ، اَنَّكَ تَرْحَمُ وَتَغْفِرُ لِلْعُصَاةِ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ وَتُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، اِنَّكَ اَكْرَمُ الْمَسْؤُولِينَ، وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.

(۶۸) دعاؤها عليها السلام

عند وفاتها لطلب رضوان الله تعالى

روى عن عبدالله بن الحسن، عن ابيه، عن جده عليه السلام انّ فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله لمّا احتضرت نظرت نظراً حادّاً، ثم قالت:

اَلسَّلامُ عَلىٰ جَبْرَئِيلَ، اَلسَّلامُ عَلىٰ رَسُولِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ مَعَ رَسُولِكَ، اَللّٰهُمَّ فِي رِضْوانِكَ وَجِوارِكَ وَدارِكَ دارِ السَّلامِ.

ثم قالت: اترون ما ارى، فقيل لها: ما ترى؟ قالت: هذه مواكب اهل السماوات، و هذا جبرئيل و هذا رسول الله و يقول: يا بنيّة اقدمي، فما امامك خير لك.

اپنی دختران اور ان کے حسرت والم کا واسطہ دے کر کہتی ہوں کہ مجھ پر رحم فرما اور امت پیغمبرؐ کے گنہگاروں کو معاف کر کے انھیں جنت میں داخل فرما دے کہ تو کریم ترین مسئول اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

۶۸۔ ہنگام وفات رضائے الٰہی کی دعا

عبداللہ بن الحسن سے ان کے پدر بزرگوار اور جد امجد کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ جب جناب فاطمہؑ کا وقت وفات قریب آیا تو آپ نے ایک گہری نگاہ فرمائی۔

اور فرمایا کہ سلام ہو جبریل پر۔

سلام ہو نمائندہ پروردگار پر۔

خدایا میں تیرے رسولؐ کے ساتھ ہوں۔

مالک میں تیری رضا۔ تیرے جوار اور تیرے دار السلام کی طلب گار ہوں۔

(اس کے بعد فرمایا) کہ کیا تم لوگ بھی وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہی ہوں۔

دیکھو یہ آسمان والوں کے دستے ہیں۔

یہ جبریل امین ہیں۔ یہ رسول اکرمؐ ہیں۔

جو فرما رہے ہیں کہ آؤ میری لال آؤ۔ جو کچھ تمھارے سامنے ہے وہ بہت بہتر ہے۔

بحار ۴۳ ص ۲۰۰، مصباح الانوار ص ۲۵۹

آپ کے خطبے

غصب فدک کے بعد کا خطبہ

بیماری میں انصار و مہاجرین کی خواتین کے درمیان خطبہ

اپنے شوہر کے حق کے غاصبوں کے درمیان خطبہ

(١) خطبتها عليها السلام
بعد غصب الفدك

روى انه لمّا أجمع أبوبكر و عمر علي منع فاطمة عليها السلام فدكاً و بلغها ذلک، لاثت خمارها علي رأسها، و اشتملت بجلبابها، و أقبلت في لمّة من حفدتها و نساء قومها، تطأ ذيولها، ما تخرم مشيتها مشية رسول الله صلى الله عليه وآله، حتّى دخلت علي أبي‌بكر، و هو في حشد من المهاجرين والانصار و غيرهم، فنيطت دونها ملاءة فجلست، ثم أنّت أنّة أجهش القوم لها بالبكاء، فارتجّ المجلس، ثم أمهلت هنيئة.

حتّى اذا سكن نشيج القوم و هدأت فورتهم، افتتحت الكلام بحمدالله والثناء عليه والصلاة علي رسوله، فعاد القوم في بكائهم، فلمّا أمسكوا عادت في كلامها فقالت عليها السلام:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلي مٰا اَنْعَمَ، وَ لَهُ الشُّكْرُ عَلي مٰا اَلْهَمَ، وَالثَّناءُ بِما قَدَّمَ، مِنْ عُمُومِ نِعَمٍ اِبْتَدَاَهٰا، وَ سُبُوغِ آلاءٍ اَسْداٰهٰا، وَ تَمامِ مِنَنٍ اَوْلاٰهٰا، جَمَّ عَنِ الْاِحْصٰاءِ عَدَدُهٰا، وَ نَأى عَنِ الْجَزاءِ اَمَدُهٰا، وَ تَفٰاوَتَ عَنِ الْاِدْراكِ اَبَدُهٰا، وَ نَدَبَهُمْ لِاسْتِزادَتِهٰا بِالشُّكْرِ لِاتِّصٰالِهٰا، وَاسْتَحْمَدَ اِلَى الْخَلائِقِ بِاِجْزٰالِهٰا، وَ ثَنّي بِالنَّدْبِ اِلىٰ اَمْثٰالِهٰا.

۱۔ غصب فدک کے بعد آپ کا خطبہ

روایت میں ہے کہ جب ابوبکر نے یہ طے کر لیا کہ جناب فاطمہؑ سے فدک غصب کر لیا جائے گا اور آپ کو یہ اطلاع ملی تو آپ سر پر چادر ڈال کر اپنے خاندان کی ہاشمی خواتین کے حلقہ میں باہر نکلیں۔

اس طرح کہ آپ کی رفتار رسول اکرمؐ کی رفتار سے قطعاً مختلف نہ تھی۔

آپ ابوبکر کے پاس اس وقت پہنچیں جب وہ بھی انصار و مہاجرین کے حلقہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔

دونوں کے درمیان ایک پردہ کھینچ دیا گیا اور آپ نے بیٹھ کر ایک ایسی آہ اور فریاد کی کہ ساری قوم بیساختہ گریہ کرنے لگی اور دربار لرز گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب قوم کی ہچکیاں رکیں اور مجمع پر سکوت طاری ہوا تو آپ نے اس طرح خطبہ کا آغاز کیا۔

ساری تعریف اللہ کے لئے ہے اس کے انعام پر، اور اس کا شکر ہے اس کے الہام پر۔ وہ قابل ثنا ہے کہ اس نے بے طلب نعمتیں دیں اور مکمل نعمتیں دیں اور مسلسل احسانات کئے جو ہر شمار سے بالاتر ہر معاوضہ سے بعیدتر اور ہر ادراک سے بلند تر ہیں۔

بندوں کو دعوت دی کہ شکر کے ذریعہ نعمتوں میں اضافہ کرائیں، پھر ان نعمتوں کو مکمل کر کے مزید حمد کا مطالبہ کیا اور انھیں دُہرایا۔

وَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، كَلِمَةٌ جَعَلَ الْاِخْلَاصَ تَأْوِيلَهَا، وَ ضَمَّنَ الْقُلُوبَ مَوْصُولَهَا، وَ اَنَارَ فِي التَّفَكُّرِ مَعْقُولَهَا، الْمُمْتَنِعُ عَنِ الْاَبْصَارِ رُؤْيَتُهُ، وَ مِنَ الْاَلْسُنِ صِفَتُهُ، وَ مِنَ الْاَوْهَامِ كَيْفِيَّتُهُ.

اِبْتَدَعَ الْاَشْيَاءَ لَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَهَا، وَاَنْشَأَهَا بِلَا احْتِذَاءِ اَمْثِلَةٍ اِمْتَثَلَهَا، كَوَّنَهَا بِقُدْرَتِهِ وَ ذَرَأَهَا بِمَشِيَّتِهِ، مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ مِنْهُ اِلَى تَكْوِينِهَا، وَ لَا فَائِدَةٍ لَهُ فِي تَصْوِيرِهَا، اِلَّا تَثْبِيتاً لِحِكْمَتِهِ وَ تَنْبِيهاً عَلَى طَاعَتِهِ، وَ اِظْهَاراً لِقُدْرَتِهِ وَ تَعَبُّداً لِبَرِيَّتِهِ، وَ اِعْزَازاً لِدَعْوَتِهِ، ثُمَّ جَعَلَ الثَّوَابَ عَلَى طَاعَتِهِ، وَ وَضَعَ الْعِقَابَ عَلَى مَعْصِيَتِهِ، ذِيَادَةً لِعِبَادِهِ مِنْ نِقْمَتِهِ وَ حِيَاشَةً لَهُمْ اِلَى جَنَّتِهِ.

وَاَشْهَدُ اَنَّ اَبِي مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ، اِخْتَارَهُ قَبْلَ اَنْ اَرْسَلَهُ، وَ سَمَّاهُ قَبْلَ اَنْ اِجْتَبَاهُ، وَاصْطَفَاهُ قَبْلَ اَنْ اِبْتَعَثَهُ، اِذِ الْخَلَائِقُ بِالْغَيْبِ مَكْنُونَةٌ، وَبِسَتْرِ الْاَهَاوِيلِ مَصُونَةٌ، وَبِنِهَايَةِ الْعَدَمِ مَقْرُونَةٌ، عِلْماً مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى بِمَائِلِ الْاُمُورِ، وَاِحَاطَةً بِحَوَادِثِ الدُّهُورِ، وَ مَعْرِفَةً بِمَوَاقِعِ الْاُمُورِ.

میں شہادت دیتی ہوں کہ خدا وحدہٗ لاشریک ہے اور اس کلمہ کی اصل اخلاص ہے، اس کے معنی دلوں سے پیوست ہیں۔ اس کا مفہوم فکر کو روشنی دیتا ہے۔ وہ خدا وہ ہے جس کی آنکھوں سے رویت، زبان سے تعریف اور خیال سے کیفیت محال ہے۔ اس نے چیزوں کو بلا کسی مادہ اور نمونہ کے پیدا کیا ہے صرف اپنی قدرت اور مشیت کے ذریعہ اسے نہ تخلیق کے لئے نمونہ کی ضرورت تھی، نہ تصویر میں کوئی فائدہ تھا سوائے اس کے کہ اپنی حکمت کو مستحکم کردے اور لوگ اس کی اطاعت کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ اس کی قدرت کا اظہار ہو اور بندے اس کی بندگی کا اقرار کریں۔ وہ تقاضائے عبادت کرے تو اپنی دعوت کو تقویت دے۔ چنانچہ اس نے اطاعت پر ثواب رکھا اور معصیت پر عذاب رکھا تاکہ لوگ اس کے غضب سے دور ہوں اور جنت کی طرف کھنچ آئیں۔

میں شہادت دیتی ہوں کہ میرے والد حضرت محمدؐ اللہ کے بندے اور وہ رسولؐ ہیں جن کو بھیجنے سے پہلے چنا گیا اور بعثت سے پہلے منتخب کیا گیا۔ اس وقت جب مخلوقات پردۂ غیب میں پوشیدہ اور حجاب عدم میں محفوظ اور انتہا، عدم سے مقرون تھیں۔

آپ مسائل امور اور حوادث زمانہ اور مقدرات کی مکمل معرفت رکھتے تھے۔

عله دربار خلافت میں اپنے حق کے اثبات کے لئے شہادت رسالت کے ساتھ رشتہ کا اظہار انتہائی بلاغت کا حامل ہے۔ شاید قوم کو یہ احساس پیدا ہو جائے کہ مقابلہ میں کوئی عام خاتون نہیں ہے بلکہ اس رسول کی بیٹی ہے جس کا ہم سب کلمہ پڑھ رہے ہیں اور اس کے علاوہ کوئی اس کی بیٹی نہیں ہے

اِبْتَعَثَهُ اللّٰهُ اِتْماماً لِأَمْرِهِ، وَ عَزِيمَةً عَلَى اِمْضاءِ حُكْمِهِ، وَ اِنْفاذاً لِمَقادِيرِ رَحْمَتِهِ، فَرَأَى الْأُمَمَ فِرَقاً فِي اَدْيانِها، عُكَّفاً عَلَي نِيرانِها، عابِدَةً لِأَوْثانِها، مُنْكِرَةً لِلّٰهِ مَعَ عِرْفانِها.

فَاَنارَ اللّٰهُ بِاَبِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ظُلَمَها، وَكَشَفَ عَنِ الْقُلُوبِ بُهَمَها، وَ جَلَى عَنِ الْاَبْصارِ غُمَمَها، وَقامَ فِي النّاسِ بِالْهِدايَةِ، فَاَنْقَذَهُمْ مِنَ الْغِوايَةِ، وَ بَصَّرَهُمْ مِنَ الْعِمايَةِ، وَ هَداهُمْ اِلَى الدِّينِ الْقَوِيمِ، وَ دَعاهُمْ اِلَى الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ.

ثُمَّ قَبَضَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ قَبْضَ رَأْفَةٍ وَ اخْتِيارٍ، وَ رَغْبَةٍ وَ اِيثارٍ، فَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنْ تَعَبِ هٰذِهِ الدّارِ فِي راحَةٍ، قَدْ حُفَّ بِالْمَلائِكَةِ الْاَبْرارِ وَ رِضْوانِ الرَّبِّ الْغَفّارِ، وَمُجاوَرَةِ الْمَلِكِ الْجَبّارِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَي اَبِي نَبِيِّهِ وَاَمِينِهِ وَخِيَرَتِهِ مِنَ الْخَلْقِ وَ صَفِيِّهِ، وَ السَّلامُ عَلَيْهِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ.

ثم التفت الى اهل المجلس و قالت:

اَنْتُمْ عِبادَ اللّٰهِ نُصُبُ اَمْرِهِ وَ نَهْيِهِ، وَ حَمَلَةُ دِينِهِ وَ وَحْيِهِ، وَ اُمَناءُ اللّٰهِ عَلَى اَنْفُسِكُمْ، وَ بُلَغاؤُهُ اِلَى الْاُمَمِ، زَعِيمُ حَقٍّ لَهُ

اللہ نے آپ کو بھیجا تاکہ اس کے امر کی تکمیل کریں، حکمت کو جاری کریں اور حتمی مقدرات کو نافذ کریں مگر آپ نے دیکھا کہ امتیں مختلف ادیان میں تقسیم ہیں۔

آگ کی پوجا، بتوں کی پرستش اور خدا کے جان بوجھ کر انکار میں مبتلا ہیں۔

آپ نے ظلمتوں کو روشن کیا، دل کی تاریکیوں کو مٹایا، آنکھوں سے پردے اٹھائے، ہدایت کے لیے قیام کیا، لوگوں کو گمراہی سے نکالا، اندھے پن سے بابصیرت بنایا، دین محکم اور صراطِ مستقیم کی دعوت دی۔

اس کے بعد اللہ نے انتہائی شفقت و مہربانی اور رغبت کے ساتھ انھیں بلالیا،

اور اب وہ اس دنیا کے مصائب سے راحت میں ہیں، ان کے گرد ملائکہ ابرار اور رضائے الٰہی ہے اور سر پر رحمتِ خدا کا سایہ ہے۔

خدا میرے اس باپ پر رحمت نازل کرے جو اس کا نبی، وحی کا امین، مخلوقات میں منتخب، مصطفٰے اور مرتضیٰ تھا۔

اس پر سلام و رحمت و برکتِ خدا ہو۔

بندگانِ خدا!

تم اس کے حکم کا مرکز، اس کے دین و وحی کے حامل، اپنے نفس پر اللہ کے امین،

اور امتوں تک اس کے پیغام رساں ہو۔

تمہارا خیال ہے کہ تمہارا اس پر کوئی حق ہے۔

فِيكُمْ، وَ عَهْدٍ قَدَّمَهُ اِلَيْكُمْ، وَ بَقِيَّةٍ اِسْتَخْلَفَهَا عَلَيْكُمْ: كِتَابُ اللّٰهِ النَّاطِقُ وَ الْقُرْاٰنُ الصَّادِقُ، و النُّورُ السَّاطِعُ وَ الضِّيَاءُ اللّامِعُ، بَيِّنَةٌ بَصَائِرُهُ، مُنْكَشِفَةٌ سَرَائِرُهُ، مُنْجَلِيَةٌ ظَوَاهِرُهُ، مُغْتَبِطَةٌ بِهِ اَشْيَاعُهُ، قَائِداً اِلَى الرِّضْوَانِ اِتِّبَاعُهُ، مُؤَدٍّ اِلَى النَّجَاةِ اسْتِمَاعُهُ.

بِهِ تُنَالُ حُجَجُ اللّٰهِ الْمُنَوَّرَةُ، وَ عَزَائِمُهُ الْمُفَسَّرَةُ، وَمَحَارِمُهُ الْمُحَذَّرَةُ، وَ بَيِّنَاتُهُ الْجَالِيَةُ، وَ بَرَاهِينُهُ الْكَافِيَةُ، وَفَضَائِلُهُ الْمَنْدُوبَةُ، وَرُخَصُهُ الْمَوْهُوبَةُ، وَ شَرَائِعُهُ الْمَكْتُوبَةُ.

فَجَعَلَ اللّٰهُ الْاِيمَانَ تَطْهِيراً لَكُمْ مِنَ الشِّرْكِ، وَ الصَّلاةَ تَنْزِيهاً لَكُمْ عَنِ الْكِبْرِ، وَ الزَّكَاةَ تَزْكِيَةً لِلنَّفْسِ وَ نِمَاءً فِي الرِّزْقِ، وَ الصِّيَامَ تَثْبِيتاً لِلْاِخْلاصِ، وَ الْحَجَّ تَشْيِيداً لِلدِّينِ، وَالْعَدْلَ تَنْسِيقاً لِلْقُلُوبِ، وَ طَاعَتَنَا نِظَاماً لِلْمِلَّةِ، وَ اِمَامَتَنَا اَمَاناً لِلْفُرْقَةِ، وَ الْجِهَادَ عِزّاً لِلْاِسْلامِ، وَ الصَّبْرَ مَعُونَةً عَلَي اسْتِيجَابِ الْاَجْرِ.

وَ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ مَصْلَحَةً لِلْعَامَّةِ، وَ بِرَّ الْوَالِدَيْنِ وِقَايَةً مِنَ السَّخَطِ، وَصِلَةَ الْاَرْحَامِ مَنْسَاةً فِي الْعُمْرِ وَ مَنْمَاةً لِلْعَدَدِ، وَ الْقِصَاصَ حِقْناً لِلدِّمَاءِ، وَ الْوَفَاءَ بِالنَّذْرِ تَعْرِيضاً لِلْمَغْفِرَةِ، وَ تَوْفِيَةَ الْمَكَايِيلِ وَ الْمَوَازِينِ تَغْيِيراً لِلْبَخْسِ.

حالانکہ تم میں اس کا وہ عہد موجود ہے جسے اس نے بھیجا ہے اور ہے جسے اپنی خلافت دی ہے۔

خدا کی کتاب ناطق قرآن صادق، نور ساطع اور ضیاء روشن ہے کی بصیرتیں نمایاں اور اسرار واضح ہیں۔ ظواہر منور ہیں اور اس کا ع قابلِ رشک ہے، وہ قائد رضاء الٰہی ہے اور اس کی سماعت ذریعہٗ ت ہے۔ اسی سے اللہ کی روشن حجتیں، اس کے واضح فرائض مخفی محرمات، بینات کافی دلائل، مندوب فضائل، لازمی تعلیمات اور قابلِ ت احکام کا اندازہ ہوتا ہے۔

اس کے بعد خدا نے ایمان کو شرک[1] سے تطہیر، نماز کو تکبر سے پاکیزگی، کو نفس کی صفائی اور رزق کی زیادتی، روزہ کو خلوص کے استحکام، کو دین کی تقویت، عدل کو دلوں کی تنظیم، ہماری[2] اطاعت کو ملت کا نظام، ری امامت کو تفرقہ سے امان، جہاد کو اسلام کی عزت، صبر کو طلب اجر کا معاون، امر بالمعروف کو عوام کی مصلحت، والدین کے ساتھ حسن سلوک کو اب سے تحفظ، صلہ رحمی کو عدد کی زیادتی، قصاص کو خون کی حفاظت، فائے نذر کو مغفرت کا وسیلہ، ناپ تول کو فریب دہی کا توڑ،

---

[1] ایسے سنگین اور نازک موقع پر اس طرح کی جامع تقریر اور وہ بھی ایک خاتون کی زبان سے۔ درحقیقت ایک اعجازی کیفیت کی حامل ہے اور غالباً ان تفصیلات کا مقصد یہ تھا کہ امت کے مسئلہ میراث سے بے خبر نہ قرار دیجئے۔ میں یہ بتلانا چاہتی ہوں کہ احکام شریعت کی کیا حیثیت ہے۔ میں تو اسرار شریعت سے بھی باخبر ہوں جس کا علم ساری امت میں کسی کو نہیں ہے۔ جوادی

[2] اس نکتہ پر جہاں تک غور کیا جائے آل محمدؐ کی عظمت کی معرفت میں اضافہ ہی ہوتا جائے گا اور انسان کو محسوس ہوگا کہ عالم اسلام میں تفرقہ کہاں سے شروع ہوا ہے اور ملت اسلامیہ کے اتحاد کا راستہ کیا ہے۔

وَ النَّهْيَ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ تَنْزِيهاً عَنِ الرِّجْسِ، وَاجْتِنَابَ الْقَذْفِ حِجَاباً عَنِ اللَّعْنَةِ، وَ تَرْكَ السَّرِقَةِ إِيجَاباً لِلْعِصْمَةِ. وَ حَرَّمَ اللهُ الشِّرْكَ إِخْلاصاً لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ.

فَاتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ، وَ لا تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ، وَ أَطِيعُوا اللهَ فِيمَا أَمَرَكُمْ بِهِ وَ نَهَاكُمْ عَنْهُ، فَإِنَّهُ إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ.

ثم قالت:

أَيُّهَا النَّاسُ! اِعْلَمُوا أَنِّي فَاطِمَةُ وَ أَبِي مُحَمَّدٌ. أَقُولُ عَوْداً وَ بَدْءاً. وَ لا أَقُولُ مَا أَقُولُ غَلَطاً. وَ لا أَفْعَلُ مَا أَفْعَلُ شَطَطاً. لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ.

فَإِنْ تَعْزُوهُ وَ تَعْرِفُوهُ تَجِدُوهُ أَبِي دُونَ نِسَائِكُمْ، وَ أَخَا ابْنِ عَمِّي دُونَ رِجَالِكُمْ، وَ لَنِعْمَ الْمَعْزِيُّ إِلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

فَبَلَّغَ الرِّسَالَةَ صَادِعاً بِالنِّذَارَةِ، مَائِلاً عَنْ مَدْرَجَةِ الْمُشْرِكِينَ، ضَارِباً ثَبَجَهُمْ، آخِذاً بِأَكْظَامِهِمْ، دَاعِياً إِلَى سَبِيلِ رَبِّهِ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، يَجُفُّ الأَصْنَامَ وَ يَنْكُتُ الْهَامَ، حَتَّى انْهَزَمَ الْجَمْعُ وَ وَلَّوُا الدُّبُرَ.

حرمت شراب خواری کو رجس سے پاکیزگی، تہمت سے پرہیز کو لعنت سے محافظت، ترک سرقہ کو عفت کا سبب قرار دیا ہے، اس نے شرک کو حرام کیا تاکہ ربوبیت سے اخلاص پیدا ہو۔

لہٰذا اللہ سے باقاعدہ ڈرو اور بغیر مسلمان ہوئے نہ مرنا، اس کے امر ونہی کی اطاعت کرو اس لیے کہ اس کے بندوں میں خوف خدا رکھنے والے صرف صاحبانِ علم و معرفت ہی ہوتے ہیں۔

لوگو! یہ جان لو کہ میں فاطمہؑ ہوں، اور میرے باپ محمد مصطفےٰ ہیں۔ یہی اول و آخر کہتی ہوں اور نہ غلط کہتی ہوں اور نہ بے ربط۔ وہ تمہارے پاس رسول بن کر آئے، ان پر تمہاری زحمتیں شاق تھیں، وہ تمہاری بھلائی کے خواہاں اور صاحبانِ ایمان کے لیے رحیم و مہربان تھے۔ اگر تم انھیں اور ان کی نسبت کو دیکھو تو تمام عورتوں میں صرف میرے باپ[1]، اور تمام مردوں میں صرف میرے ابن عم کا بھائی پاؤ گے، اور اس نسبت کا کیا کہنا؟

میرے پدر بزرگوار نے کھل کر پیغام خدا کو پہنچایا، مشرکین سے بے پروا ہو کر ان کی گردنوں کو پکڑ کر اور ان کے سرداروں کو مار کر دینِ خدا کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ دعوت دی۔

وہ مسلسل بتوں کو توڑ رہے تھے اور مشرکین کے سرداروں کو سرنگوں کر رہے تھے یہاں تک کہ مشرکین کو شکست ہوئی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔

---

[1] ملت اسلامیہ کو سوچنا چاہیے کہ پیغمبرؐ کے رشتوں کو فاطمہ زہراؑ سے بہتر کوئی نہیں جانتا ہے لہٰذا انھیں کے بیان کو سند قرار دینا چاہیے۔

حَتّى تَفَرّى اللَّيْلُ عَنْ صُبْحِهِ، وَ أَسْفَرَ الْحَقُّ عَنْ مَحْضِهِ، و نَطَقَ زَعِيمُ الدِّينِ، وَ خَرِسَتْ شَقَاشِقُ الشَّيَاطِينِ، وَ طَاحَ وَشِيظُ النِّفَاقِ، وَ انْحَلَّتْ عُقَدُ الْكُفْرِ وَ الشِّقَاقِ، وَ فُهْتُمْ بِكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ فِي نَفَرٍ مِنَ الْبِيضِ الْخِمَاصِ.

وَ كُنْتُمْ عَلى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النّارِ، مُذْقَةَ الشَّارِبِ، وَنُهْزَةَ الطَّامِعِ، وَقُبْسَةَ الْعَجْلَانِ، وَ مَوْطِيءَ الْأَقْدَامِ، تَشْرَبُونَ الطَّرْقَ، وَ تَقْتَاتُونَ الْقِدَّ، أَذِلَّةً خَاسِئِينَ، تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِكُمْ، فَأَنْقَذَكُمُ اللّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالى بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بَعْدَ اللَّتَيَّا وَ الَّتِي، وَ بَعْدَ أَنْ مُنِيَ بِبُهَمِ الرِّجَالِ، وَ ذُؤْبَانِ الْعَرَبِ، وَ مَرَدَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ.

كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَاراً لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللّهُ، أَوْ نَجَمَ قَرْنُ الشَّيْطَانِ، أَوْ فَغَرَتْ فَاغِرَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، قَذَفَ أَخَاهُ فِي لَهَوَاتِهَا، فَلَا يَنْكَفِيءُ حَتّى يَطَأَ جِنَاحَهَا بِأَخْمَصِهِ، وَ يُخْمِدَ لَهَبَهَا بِسَيْفِهِ، مَكْدُوداً فِي ذَاتِ اللّهِ، مُجْتَهِداً فِي أَمْرِ اللّهِ، قَرِيباً مِنْ رَسُولِ اللّهِ، سَيِّداً فِي أَوْلِيَاءِ اللّهِ، مُشَمِّراً نَاصِحاً مُجِدّاً كَادِحاً، لَا تَأْخُذُهُ فِي اللّهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ.

وَ أَنْتُمْ فِي رَفَاهِيَةٍ مِنَ الْعَيْشِ، وَادِعُونَ فَاكِهُونَ آمِنُونَ، تَتَرَبَّصُونَ بِنَا الدَّوَائِرَ، وَ تَتَوَكَّفُونَ الْأَخْبَارَ، وَ تَنْكُصُونَ عِنْدَ النِّزَالِ، وَ تَفِرُّونَ مِنَ الْقِتَالِ.

رات کی صبح ہوگئی، حق کی روشنی ظاہر ہوگئی، دین کا ذمہ دار گویا ہوگیا شیاطین کے ناطقے گنگ ہوگئے، نفاق تباہ ہوا، کفر و افتراق کی گرہیں کھل گئیں اور تم لوگوں نے کلمۂ اخلاص کو ان روشن چہرہ فاقہ کش لوگوں سے سیکھ لیا، جن سے اللہ نے رجس کو دور رکھا تھا اور انھیں حق طہارت عطا کیا تھا تم جہنم کے کنارے تھے میرے باپ نے تمھیں بچایا، تم ہر لالچی کے لئے مال غنیمت اور ہر زودکار کے لیے چنگاری تھے، ہر پیر کے نیچے پامال تھے، گندہ پانی پیتے تھے، پتے چباتے تھے، ذلیل اور پست تھے۔ ہر وقت چار طرف سے حملے کا اندیشہ تھا لیکن خدا نے میرے باپ کے ذریعہ تمھیں ان تمام مصیبتوں سے بچالیا۔

خیر ان تمام باتوں کے بعد بھی جب عرب کے نامور سرکش بہادر اور اہل کتاب کے باغی افراد نے جنگ کی آگ بھڑکائی تو خدا نے اُسے بجھا دیا یا شیطان نے سینگ نکالی یا مشرکوں نے منہ کھولا تو میرے باپ نے اپنے بھائی کو ان کے حلق میں ڈال دیا اور وہ اس وقت تک نہیں پلٹے جب تک ان کے کانوں کو کچل نہیں دیا اور ان کے شعلوں کو آب شمشیر سے بجھا نہیں دیا۔ وہ اللہ کے معاملہ میں زحمت کش اور جد و جہد کرنے والے تھے اور تم عیش کی زندگی آرام سکون چین کے ساتھ گذار رہے تھے، ہماری مصیبتوں کے منتظر اور ہماری خبر بد کے خواہاں تھے۔ تم لڑائی سے منہ موڑ لیتے تھے اور میدان جنگ سے بھاگ[ع۱] جاتے تھے

ع۱ اس سے زیادہ صاف اور صریح موازنہ حکومت وقت کے کردار اور حیدر کرار کے جہاد کے درمیان کیا ہوسکتا ہے مگر افسوس کہ جس کے پاس حیا نہ ہو اس کے پاس دین بھی نہیں ہوتا ہے۔
جوادی

فَلَمَّا اِخْتارَ اللّٰهُ لِنَبِيِّهِ دارَ أَنْبِيائِهِ وَ مَأْوىٰ أَصْفِيائِهِ، ظَهَرَ فِيكُمْ حَسْكَةُ النِّفاقِ، وَ سَمَلَ جِلْبابُ الدِّينِ، وَ نَطَقَ كاظِمُ الْغاوِينَ، وَنَبَغَ خامِلُ الْأَقَلِّينَ، وَ هَدَرَ فَنِيقُ الْمُبْطِلِينَ، فَخَطَرَ فِي عَرَصاتِكُمْ، وَ أَطْلَعَ الشَّيْطانُ رَأْسَهُ مِنْ مَغْرَزِهِ، هاتِفاً بِكُمْ، فَأَلْفاكُمْ لِدَعْوَتِهِ مُسْتَجِيبِينَ، وَلِلْغِرَّةِ فِيهِ مُلاحِظِينَ، ثُمَّ اسْتَنْهَضَكُمْ فَوَجَدَكُمْ خِفافاً ، وَ أَحْمَشَكُمْ فَأَلْفاكُمْ غِضاباً، فَوَسَمْتُمْ غَيْرَ إِبِلِكُمْ، وَ وَرَدْتُمْ غَيْرَ مَشْرَبِكُمْ.

هٰذا، وَ الْعَهْدُ قَرِيبٌ، وَالْكَلْمُ رَحِيبٌ، وَالْجُرْحُ لَمّا يَنْدَمِلْ، وَ الرَّسُولُ لَمّا يُقْبَرْ، اِبْتِداراً زَعَمْتُمْ خَوْفَ الْفِتْنَةِ، أَلا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا، وَ إِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكافِرِينَ.

فَهَيْهاتَ مِنْكُمْ، وَ كَيْفَ بِكُمْ، وَ أَنّىٰ تُؤْفَكُونَ، وَ كِتابُ اللّٰهِ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ، أُمُورُهُ ظاهِرَةٌ، وَ أَحْكامُهُ زاهِرَةٌ، وَ أَعْلامُهُ باهِرَةٌ، وَ زَواجِرُهُ لائِحَةٌ، وَ أَوامِرُهُ واضِحَةٌ، وَ قَدْ خَلَّفْتُمُوهُ وَراءَ ظُهُورِكُمْ، أَ رَغْبَةً عَنْهُ تُرِيدُونَ؟ أَمْ بِغَيْرِهِ تَحْكُمُونَ؟ بِئْسَ لِلظّالِمِينَ بَدَلاً، وَ مَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلامِ دِيناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ، وَ هُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخاسِرِينَ.

پھر جب اللہ نے اپنے نبی کے لئے انبیاء کے گھر اور اصفیاء کی منزل کو پسند کر لیا تو تم میں نفاق کی روشنی ظاہر ہو گئی اور چادر دین کہنہ ہو گئی۔ گمراہوں کا منادی بولنے لگا۔ گمنام منظر عام پر آگئے۔ اہل باطل کے دودھ کی دھاریں بہہ بہہ کر تمھارے صحن میں آگئیں، شیطان نے سر نکال کر تمھیں آواز دی تو تمھیں اپنی دعوت کا قبول کرنے والا اور اپنی بارگاہ میں عزت کا طالب پایا۔ تمھیں اٹھایا تو تم ہلکے دکھائی دیے، بھڑکایا تو غصّہ ور ثابت ہوئے۔ تم نے دوسرے کے اونٹ پر نشان لگا دیا اور دوسرے کے چشمہ پر وارد ہو گئے حالانکہ ابھی زمانہ قریب کا ہے اور زخم کشادہ ہے جراحت مندمل نہیں ہوئی ہے اور رسولؐ قبر میں سو بھی نہیں سکے ہیں۔ یہ جلدی تم نے فتنہ کے خوف سے کی حالانکہ فتنہ ہی میں گر پڑے اور جہنم تو تمام کفار کو محیط ہے۔

افسوس تم پر۔ تمھیں کیا ہو گیا ہے، تم کہاں جا رہے ہو؟ تمھارے درمیان کتابِ خدا موجود ہے جس کے امور واضح، معالم روشن، ممانعت تابندہ اور اوامر نمایاں ہیں تم نے اسے پس پشت ڈال دیا۔

کیا اس سے انحراف کے خواہاں ہو؟

یا کوئی دوسرا حکم چاہتے ہو تو یہ بہت برا بدل ہے اور جو غیر اسلام کو دین بنائے گا اس سے وہ قبول بھی نہ ہوگا اور آخرت میں خسارہ بھی ہوگا۔

علہ سچ ہے کہاں وہ جو ہر محاذ اسلام کا غازی تھا اور کہاں وہ جو غار میں بھی خاموش نہ رہ سکا۔

ثُمَّ لَمْ تَلْبَثُوا إِلَى رَيْثَ أَنْ تَسْكُنَ نَفْرَتُها، وَ يَسْلَسَ قِيادُها، ثُمَّ أَخَذْتُمْ تُورُونَ وَقْدَتَها، وَ تُهَيِّجُونَ جَمْرَتَها، وَتَسْتَجِيبُونَ لِهِتافِ الشَّيْطانِ الْغَوِيِّ، وَإِطْفاءِ أَنْوارِ الدِّينِ الْجَلِيِّ، وَ إِهْمالِ سُنَنِ النَّبِيِّ الصَّفِيِّ، تُسِرُّونَ حَسْواً فِي ارْتِغاءٍ، وَ تَمْشُونَ لِأَهْلِهِ وَ وَلَدِهِ فِي الْخَمَرِ وَ الضَّرَّاءِ، وَ نَصْبِرُ مِنْكُمْ عَلى مِثْلِ حَزِّ الْمُدى، وَ وَخْزِ السِّنانِ فِي الْحَشا.

وَ أَنْتُمُ الْآنَ تَزْعُمُونَ أَنْ لا إِرْثَ لَنا، أَ فَحُكْمَ الْجاهِلِيَّةِ تَبْغُونَ، وَ مَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْماً لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ، أَفَلا تَعْلَمُونَ؟ بَلى، قَدْ تَجَلَّى لَكُمْ كَالشَّمْسِ الضَّاحِيَةِ أَنِّي ابْنَتُهُ.

أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ! أَأُغْلَبُ عَلى إِرْثِي؟ يَابْنَ أَبِي قُحافَةَ! أَفِي كِتابِ اللَّهِ تَرِثُ أَباكَ وَ لا أَرِثُ أَبِي؟ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئاً فَرِيّاً، أَفَعَلى عَمْدٍ تَرَكْتُمْ كِتابَ اللَّهِ وَ نَبَذْتُمُوهُ وَراءَ ظُهُورِكُمْ، إِذْ يَقُولُ: «وَ وَرِثَ سُلَيْمانُ داوُدَ»[1]، وَ قالَ فِيما اقْتَصَّ مِنْ خَبَرِ زَكَرِيّا إِذْ قالَ: «فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيّاً يَرِثُنِي وَ يَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ»[2] وَ قالَ: «وَأُولُوا الْأَرْحامِ بَعْضُهُمْ أَوْلى

١ ـ النمل: ١٦

٢ ـ مريم: ۶

اس کے بعد تم نے صرف اتنا انتظار کیا کہ اس کی نفرت ساکن ہو جائے اور مہار ڈھیلی ہو جائے، پھر آتش جنگ کو روشن کر کے شعلوں کو بھڑکانے لگے۔ شیطان کی آواز پر لبیک کہنے اور دین کے انوار کو خاموش کرنے اور سنت پیغمبرؐ کو برباد کرنے کی کوشش شروع کر دی، بالائی جھاد میں اپنی سیری سمجھتے ہو اور رسولؐ کے اہل و اہلبیتؑ کے لئے پوشیدہ ضرر رسانی کرتے ہو ہم تمھارے حرکات پر یوں صبر کرتے ہیں جیسے چھری کی کاٹ اور نیزے کے زخم پر۔ تمھارا خیال ہے کہ میرا میراث میں حق نہیں ہے۔ کیا تم جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہو، جب کہ ایمان والوں کے لئے اللہ سے بہتر کوئی حاکم نہیں ہے۔

تمھارے لیے مہر نیم روز کی طرح روشن ہے کہ میں اسی نبیؐ کی بیٹی ہوں۔

اے ابوبکر! کیا مجھے ان کی میراث نہ ملے گی؟

کیا قرآن میں یہی ہے کہ تو اپنے باپ کا وارث بنے اور میں اپنے باپ کی وارث نہ بنوں۔ یہ کیسا افترا ہے؟

کیا تم نے قصداً کتاب[1] خدا کو پس پشت ڈال دیا ہے جب کہ اس میں سلیمانؑ کے وارث داؤدؑ ہونے کا ذکر ہے اور حضرت زکریاؑ کی یہ دعا ہے کہ خدایا مجھے ایسا ولی دیدے جو میرا اور آل یعقوبؑ کا وارث ہو۔

اور یہ اعلان ہے کہ قرابت دار بعض بعض سے اولیٰ ہیں۔

علہ یہ وہی قوم ہے جس نے چند روز قبل رسول اکرمؐ کے وقت آخر یہ اعلان کیا تھا کہ ہمارے لئے کتاب خدا کافی ہے۔ آج یہ قوم کتاب خدا سے بھی انحراف کر رہی ہے۔ سچ ہے اقتدار کی سیاست کا کوئی مذہب نہیں ہوتا ہے۔ جوادی

بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّهِ».[1] وَ قَالَ: «يُوصِيكُمُ اللّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ».[2] وَ قَالَ: «إِنْ تَرَكَ خَيْراً الْوَصِيَّةَ لِلْوَالِدَيْنِ وَ الْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقّاً عَلَى الْمُتَّقِينَ».[3]

وَ زَعَمْتُمْ أَنْ لَا حَظْوَةَ لِي، وَ لَا أَرِثُ مِنْ أَبِي، وَ لَا رَحِمَ بَيْنَنَا. أَفَخَصَّكُمُ اللّهُ بِآيَةٍ أَخْرَجَ أَبِي مِنْهَا؟ أَمْ هَلْ تَقُولُونَ: إِنَّ أَهْلَ مِلَّتَيْنِ لَا يَتَوَارَثَانِ؟ أَوَ لَسْتُ أَنَا وَ أَبِي مِنْ أَهْلِ مِلَّةٍ وَاحِدَةٍ؟ أَمْ أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِخُصُوصِ الْقُرْآنِ وَ عُمُومِهِ مِنْ أَبِي وَابْنِ عَمِّي؟ فَدُونَكَهَا مَخْطُومَةً مَرْحُولَةً تَلْقَاكَ يَوْمَ حَشْرِكَ.

فَنِعْمَ الْحَكَمُ اللّهُ، وَ الزَّعِيمُ مُحَمَّدٌ، وَ الْمَوْعِدُ الْقِيَامَةُ، وَعِنْدَ السَّاعَةِ يَخْسِرُ الْمُبْطِلُونَ، وَ لَا يَنْفَعُكُمْ إِذْ تَنْدِمُونَ، وَ لِكُلِّ نَبَإٍ مُسْتَقَرٌّ، وَ لَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ، وَ يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيمٌ.

ثم رمت بطرفها نحو الأنصار، فقالت:

١ ـ الأحزاب: ٦.
٢ ـ النساء: ١١.
٣ ـ البقرة: ١٨٠.

اور یہ ارشاد ہے کہ خدا اولاد کے بارے میں تم کو یہ نصیحت کرتا ہے کہ لڑکے کو لڑکی کا دوگنا ملے گا اور یہ تعلیم ہے کہ مرنے والا اپنے والدین اور رشتہ داروں کے لئے وصیت کرے۔ یہ متقین کی ذمہ داری ہے۔ اور تمہارا خیال ہے کہ نہ میرا کوئی حق ہے نہ میرے باپ کی میراث ہے اور نہ میری کوئی قرابت داری ہے۔ کیا تم پر کوئی خاص آیت نازل ہوئی ہے جس میں میرا باپ شامل نہیں ہے؟

یا تمہارا کہنا یہ ہے کہ میں اپنے باپ کے مذہب سے الگ ہوں اس لئے وراثت نہیں ہے۔ کیا تم عام و خاص قرآن کو میرے باپ اور میرے ابن عم سے زیادہ جانتے ہو۔

خیر ہوشیار ہو جاؤ!

آج تمہارے سامنے وہ ستم رسیدہ ہے جو کل تم سے قیامت میں ملے گی جب اللہ حاکم اور محمد طالب حق ہوں گے ـــ موعد قیامت کا ہوگا اور ندامت کسی کے کام نہ آئے گی اور ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔

عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کے پاس رسوا کن عذاب آتا ہے اور کس پر مصیبت نازل ہوتی ہے۔

---

[1] اصل مسئلہ یہی ہے کہ امت نے اہلبیتؑ کو نظر انداز کر دیا ہے جنہیں علم قرآن کا حامل بنایا گیا تھا اور اس کے نتیجہ میں حدود دین اور حقوق بشر مسلسل پامال ہو رہے ہیں۔ جوادی

يا مَعْشَرَ النَّقيبَةِ وَ أَعْضادَ الْمِلَّةِ وَ حَضَنَةَ الإِسْلامِ! ما هذِهِ الْغَميزَةُ في حَقّي وَ السِّنَةُ عَنْ ظُلامَتي؟ أَما كانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَبي يَقُولُ: «اَلْمَرْءُ يُحْفَظُ في وُلْدِهِ»، سَرْعانَ ما أَحْدَثْتُمْ وَ عَجْلانَ ذا إِهالَةٍ، وَ لَكُمْ طاقَةٌ بِما أُحاوِلُ، وَ قُوَّةٌ عَلى ما أَطْلُبُ وَ أُزاوِلُ.

أَتَقُولُونَ ماتَ مُحَمَّدٌ؟ فَخَطْبٌ جَليلٌ اِسْتَوْسَعَ وَهْنُهُ، وَاسْتَنْهَرَ فَتْقُهُ، وَانْفَتَقَ رَتْقُهُ، وَ أَظْلَمَتِ الْأَرْضُ لِغَيْبَتِهِ، وَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَانْتَثَرَتِ النُّجُومُ لِمُصيبَتِهِ. وَ أَكْدَتِ الْآمالُ. وَ خَشَعَتِ الْجِبالُ، وَأُضيعَ الْحَريمُ، وَ أُزيلَتِ الْحُرْمَةُ عِنْدَ مَماتِهِ.

فَتِلْكَ وَ اللّٰهِ النّازِلَةُ الْكُبْرى وَ الْمُصيبَةُ الْعُظْمى، لامِثْلُها نازِلَةٌ، وَ لا بائِقَةٌ عاجِلَةٌ أَعْلَنَ بِها، كِتابُ اللّٰهِ جَلَّ ثَناؤُهُ في أَفْنِيَتِكُمْ، وَ في مُمْساكُمْ وَ مُصْبِحِكُمْ، يَهْتِفُ في أَفْنِيَتِكُمْ هُتافاً وَ صُراخاً وَ تِلاوَةً وَ أَلْحاناً، وَ لَقَبْلَهُ ما حَلَّ بِأَنْبِياءِ اللّٰهِ وَ رُسُلِهِ، حُكْمٌ فَصْلٌ وَ قَضاءٌ حَتْمٌ.

«وَ ما مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ ماتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلى أَعْقابِكُمْ وَ مَنْ يَنْقَلِبْ عَلى عَقِبَيْهِ

(اس کے بعد آپ انصار کی طرف متوجہ ہوئیں اور فرمایا)

اے جواں مرد گروہ!

ملت کے قوت بازو!

اسلام کے انصار!

یہ میرے حق میں چشم پوشی اور میری ہمدردی سے غفلت کیسی ہے؟ رسولؐ میرے باپ نہ تھے جنھوں نے یہ کہا تھا کہ انسان کا تحفظ اس کی [illegible]میں ہوتا ہے۔ تم نے بہت جلدی خوف زدہ ہو کر یہ اقدام کیا حالانکہ تم وہ حق والوں کی طاقت تھی جس کے لئے میں حیران و پریشان ہوں۔ تمھارا یہ بہانہ ہے کہ رسولؐ کا انتقال ہو گیا ہے تو بہت بڑا حادثہ رونما [illegible]یا ہے۔

جس کا رخنہ وسیع، شگاف کشادہ اور اتصال شگافتہ ہو گیا ہے، زمین [illegible]کی غیبت سے تاریک، سورج چاند بے نور، امیدیں ساکن، پہاڑ [illegible]، حریم زائل اور حرمت برباد ہو گئی ہے۔

یقیناً یہ بہت بڑا حادثہ اور بڑی عظیم مصیبت ہے، نہ ایسا کوئی حادثہ [illegible]اور نہ سانحہ۔ خود قرآن نے تمھارے گھروں میں صبح و شام بآواز بلند [illegible]ت والحان کے ساتھ اعلان کر دیا تھا کہ ان کے پہلے جو کچھ دوسرے [illegible]یا پر گزرا وہ اٹل حکم اور حتمی قضا تھی اور یہ بھی کہ ایک رسول ہیں جنھیں [illegible]ت آئے گی تو کیا تم ان کے بعد الٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے؟

ظاہر ہے کہ اس سے اللہ کا کوئی نقصان نہ ہوگا اور وہ اہل شکر [illegible] جزا دے کے رہے گا۔

فَلَنْ يَضُرَّ اللهَ شَيْئاً وَ سَيَجْزِي اللهُ الشّاكِرِينَ».[1]

إيهاً بَني قَيْلَةَ : أَأُهْضَمُ تُراثَ أَبِي وَ أَنْتُمْ بِمَرْأى مِنّي وَمَسْمَعٍ وَ مُنْتَدىً وَ مَجْمَعٍ، تَلْبَسُكُمُ الدَّعْوَةُ وَ تَشْمَلُكُمُ الخُبْرَةُ. وَأَنْتُمْ ذَوُو العَدَدِ وَ العُدَّةِ وَ الأَداةِ وَ القُوَّةِ، وَ عِنْدَكُمُ السِّلاحُ وَ الجُنَّةُ، تُوافيكُمُ الدَّعْوَةُ فَلا تُجيبُونَ، وَ تَأْتيكُمُ الصَّرْخَةُ فَلا تُغيثُونَ، وَ أَنْتُمْ مَوْصُوفُونَ بِالكِفاحِ، مَعْرُوفُونَ بِالخَيْرِ وَ الصَّلاحِ، وَ النُّخْبَةُ الَّتي انْتُخِبَتْ، وَ الخِيَرَةُ الَّتي اخْتيرَتْ لَنا أَهْلَ البَيْتِ.

قاتَلْتُمُ العَرَبَ، وَ تَحَمَّلْتُمُ الكَدَّ وَ التَّعَبَ، وَ ناطَحْتُمُ الأُمَمَ، وَ كافَحْتُمُ البُهَمَ، لا نَبْرَحُ أَوْ تَبْرَحُونَ، نَأْمُرُكُمْ فَتَأْتَمِرُونَ، حَتّى إِذا دارَتْ بِنا رَحَى الإِسْلامِ، وَ دَرَّ حَلَبُ الأَيّامِ، وَ خَضَعَتْ نُعَرَةُ الشِّرْكِ، وَسَكَنَتْ فَوْرَةُ الإِفْكِ، وَخَمَدَتْ نيرانُ الكُفْرِ، وَ هَدَأَتْ دَعْوَةُ الهَرْجِ، وَ اسْتَوْسَقَ نِظامُ الدّينِ، فَأَنّى حِرْتُمْ بَعْدَ البَيانِ، وَأَسْرَرْتُمْ بَعْدَ الإِعْلانِ، وَنَكَصْتُمْ بَعْدَ الإِقْدامِ، وَأَشْرَكْتُمْ بَعْدَ الإيمانِ؟

بُؤْساً لِقَوْمٍ نَكَثُوا أَيْمانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ، وَ هَمُّوا

1 ـ آل عمران: ۱۴۴.

ہاں اے انصار! کیا تمہارے دیکھتے سنتے اور تمہارے مجمع میں میری میراث ہضم ہو جائے گی؟

تم تک میری آواز بھی پہنچی - تم باخبر بھی ہو - تمہارے پاس اشخاص، اسباب، آلات، قوت، اسلحہ اور سپر سب کچھ موجود ہے -

لیکن تم نہ میری آواز پر لبیک کہتے ہو، اور نہ میری فریاد کو پہنچتے ہو، تم تو مجاہد مشہور ہو، خیر و صلاح کے ساتھ معروف ہو، منتخب روزگار اور سر آمد زمانہ ہو - تم نے عرب سے جنگ میں رنج و تعب اٹھایا ہے، امتوں سے ٹکرائے ہو، لشکروں کا مقابلہ کیا ہے - ابھی ہم دونوں اسی جگہ ہیں جہاں ہم حکم دیتے تھے اور تم فرمانبرداری کرتے تھے -

یہاں تک کہ ہمارے دم سے اسلام کی چکی چلنے لگی - زمانہ کا دودھ نکال لیا گیا، شرک کے نعرے پست ہو گئے، افترا کے فوارے دب گئے، کفر کی آگ بجھ گئی، فتنہ کی دعوت خاموش ہو گئی، دین کا نظام مستحکم ہو گیا، تو اب تم اس وضاحت کے بعد کہاں چلے گئے اور اس اعلان کے بعد کیوں پردہ پوشی کر لی؟

آگے بڑھ کے قدم کیوں پیچھے ہٹا دئے؟

ایمان کے بعد کیوں مشرک ہوئے جا رہے ہو؟

کیا اس قوم سے جنگ نہ کرو گے جس نے اپنے عہد کو توڑا اور رسول کو نکالنے کی فکر کی -

اور پہلے تم سے مقابلہ کیا

بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَ هُمْ بَدَؤُكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ، أَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ.

أَلَا، وَ قَدْ أَرٰى أَنْ قَدْ أَخْلَدْتُمْ إِلَى الْخَفْضِ، وَ أَبْعَدْتُمْ مَنْ هُوَ أَحَقُّ بِالْبَسْطِ وَ الْقَبْضِ، وَ خَلَوْتُمْ بِالدَّعَةِ، وَ نَجَوْتُمْ بِالضِّيقِ مِنَ السَّعَةِ، فَمَجَجْتُمْ مَا وَعَيْتُمْ، وَ دَسَعْتُمُ الَّذِي تَسَوَّغْتُمْ. فَإِنْ تَكْفُرُوا أَنْتُمْ وَ مَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعاً فَإِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ.

أَلَا، وَ قَدْ قُلْتُ مَا قُلْتُ هٰذَا عَلٰى مَعْرِفَةٍ مِنِّي بِالْخِذْلَةِ الَّتِي خَامَرَتْكُمْ، وَ الْغَدْرَةِ الَّتِي اسْتَشْعَرَتْهَا قُلُوبُكُمْ، وَ لٰكِنَّهَا فَيْضَةُ النَّفْسِ، وَ نَفْثَةُ الْغَيْظِ، وَ خَوَرُ الْقَنَاةِ، وَ بَثَّةُ الصَّدْرِ، وَ تَقْدِمَةُ الْحُجَّةِ، فَدُونَكُمُوهَا فَاحْتَقِبُوهَا دَبِرَةَ الظَّهْرِ، نَقِبَةَ الْخُفِّ، بَاقِيَةَ الْعَارِ، مَوْسُومَةً بِغَضَبِ الْجَبَّارِ وَ شَنَارِ الْأَبَدِ، مَوْصُولَةً بِنَارِ اللّٰهِ الْمُوقَدَةِ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ.

فَبِعَيْنِ اللّٰهِ مَا تَفْعَلُونَ، وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ، وَ أَنَا ابْنَةُ نَذِيرٍ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٌ شَدِيدٌ، فَاعْمَلُوا إِنَّا عَامِلُونَ، وَ انْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ.

فأجابها أبوبكر عبدالله بن عثمان، و قال:

کیا تم ان سے ڈرتے ہو جب کہ خوف کا مستحق صرف خدا ہے۔
اگر تم ایمان دار ہو۔ خبردار!
میں دیکھ رہی ہوں کہ تم دائمی پستی میں گر گئے اور تم نے بست وکشاد
[صح]یح حق دار کو دور کر دیا، آرام طلب ہو گئے اور تنگی سے وسعت میں آ گئے۔
[جو]سنا تھا اسے پھینک دیا اور جو با دلِ نخواستہ نگل لیا تھا اسے اُگل دیا۔
[پھ]ر تم کیا اگر ساری دنیا بھی کافر ہو جائے تو اللہ کو کسی کی پرواہ نہیں ہے۔
خیر مجھے جو کچھ کہنا تھا وہ کہہ چکی، تمھاری بے رُخی اور بے وفائی کو
[جا]نتے ہوئے جس کو تم لوگوں نے شعار بنا لیا ہے۔
لیکن یہ تو ایک دل گرفتگی کا نتیجہ اور غضب کا اظہار ہے، ٹوٹے ہوئے
دل کی آواز ہے، اک اتمامِ حجّت ہے، چاہو تو اسے ذخیرہ کر لو۔
مگر یہ پیٹھ کا زخم ہے، پیروں کا گھاؤ ہے، ذلّت کی بقا اور غضبِ خدا
اور ملامتِ دائمی سے موسوم ہے اور اللہ کی اس بھڑکتی آگ سے متصل ہے
جو دلوں پر روشن ہوتی ہے۔ خدا تمھارے کرتوت کو دیکھ رہا ہے اور عنقریب
ظالموں کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیسے پلٹائے جائیں گے۔
میں تمھارے اس رسولؐ کی بیٹی ہوں جس نے عذابِ شدید سے
ڈرایا ہے۔
اب تم بھی عمل کرو میں بھی عمل کرتی ہوں۔
تم بھی انتظار کرو اور میں بھی وقت کا انتظار کر رہی ہوں۔

يا بِنْتَ رَسُولِ اللّهِ! لَقَدْ كانَ اَبُوكِ بِالْمُؤْمِنِينَ عَطُوفاً كَرِيماً، رَؤُوفاً رَحِيماً، وَ عَلَى الْكافِرِينَ عَذاباً اَلِيماً وَ عِقاباً عَظِيماً، اِنْ عَزَوْناهُ وَجَدْناهُ اَباكِ دُونَ النِّساءِ، وَ اَخا اِلْفِكِ دُونَ الْاَخِلاّءِ، آثَرَهُ عَلى كُلِّ حَمِيمٍ وَ ساعَدَهُ فِي كُلِّ اَمْرٍ جَسِيمٍ، لا يُحِبُّكُمْ اِلاّ سَعِيدٌ، وَ لا يُبْغِضُكُمْ اِلاّ شَقِيٌّ بَعِيدٌ.

فَاَنْتُمْ عِتْرَةُ رَسُولِ اللّهِ الطَّيِّبُونَ، الْخِيَرَةُ الْمُنْتَجَبُونَ، عَلَى الْخَيْرِ اَدِلَّتُنا وَ اِلَى الْجَنَّةِ مَسالِكُنا، وَ اَنْتِ يا خِيَرَةَ النِّساءِ وَ ابْنَةَ خَيْرِ الْاَنْبِياءِ، صادِقَةٌ فِي قَوْلِكِ، سابِقَةٌ فِي وُفُورِ عَقْلِكِ، غَيْرَ مَرْدُودَةٍ عَنْ حَقِّكِ، وَ لا مَصْدُودَةٍ عَنْ صِدْقِكِ.

وَ اللّهِ ما عَدَوْتُ رَأْيَ رَسُولِ اللّهِ، وَ لا عَمِلْتُ اِلاّ بِاِذْنِهِ، وَ الرّائِدُ لا يَكْذِبُ اَهْلَهُ، وَ اِنِّي اُشْهِدُ اللّهَ وَ كَفى بِهِ شَهِيداً، اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ يَقُولُ: «نَحْنُ مَعاشِرَ الْاَنْبِياءِ لا نُوَرِّثُ ذَهَباً وَ لا فِضَّةً، وَ لا داراً وَ لا عِقاراً، وَ اِنَّما نُوَرِّثُ الْكِتابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ الْعِلْمَ وَ النُّبُوَّةَ، وَ ما كانَ لَنا مِنْ طُعْمَةٍ فَلِوَلِيِّ الْاَمْرِ بَعْدَنا اَنْ يَحْكُمَ فِيهِ بِحُكْمِهِ».

اس کے جواب میں ابوبکر (عبداللہ بن عثمان) نے یوں تقریر شروع کی۔

دختر رسول خدا! آپ کے بابا مومنین پر بہت مہربان۔ رحم و کرم کرنے والے اور صاحب عطوفت تھے۔ وہ کافروں کے لئے ایک دردناک عذاب اور سخت ترین قہر الٰہی تھے۔ آپ اگر ان کی نسبتوں پر غور کریں تو وہ تمام عورتوں میں صرف آپ کے باپ تھے اور تمام چاہنے والوں میں صرف آپ کے شوہر کے چاہنے والے تھے اور انھوں نے بھی ہر سخت مرحلہ پر نبی کا ساتھ دیا ہے۔ آپ کا دوست نیک بخت اور سعید انسان کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا ہے اور آپ کا دشمن بدبخت اور شقی کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا ہے۔

آپ رسول اکرمؐ کی پاکیزہ عترت اور ان کے پسندیدہ افراد ہیں۔ آپ ہی حضرات راہ خیر میں ہمارے رہنما اور جنت کی طرف ہمارے لیجانے والے ہیں۔ اور خود آپ اے تمام خواتین عالم میں منتخب اور خیر الانبیاء کی دختر۔ یقیناً اپنے کلام میں صادق اور کمال عقل میں سب پر مقدم ہیں۔ آپ کو نہ آپکے حق سے روکا جا سکتا ہے اور نہ آپ کی صداقت کا انکار کیا جا سکتا ہے۔

مگر خدا کی قسم میں نے رسول اکرمؐ کی رائے سے عدول نہیں کیا ہے اور نہ کوئی کام ان کی اجازت کے بغیر کیا ہے اور میر کارواں قافلہ سے خیانت بھی نہیں کر سکتا ہے۔ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں اور وہی گواہی کے لئے کافی ہے کہ میں نے خود رسول اکرمؐ سے سنا ہے کہ ہم گروہ انبیاء سونے چاندی اور خانہ و جائداد کا وارث نہیں بناتے ہیں۔ ہماری وراثت کتاب، حکمت، علم اور نبوت ہے اور جو کچھ مال دنیا ہم سے بچ جاتا ہے وہ ہمارے بعد ولی امر کے اختیار میں ہوتا ہے۔ وہ جو چاہے فیصلہ کر سکتا ہے۔

وَ قَدْ جَعَلْنا ما خاوَلْتِهِ فِي الْكِراعِ وَ السِّلاحِ، يُقاتِلُ بِهَا الْمُسْلِمُونَ وَ يُجاهِدُونَ الْكُفّارَ، وَ يُجالِدُونَ الْمَرَدَةَ الْفُجّارَ، وَ ذٰلِكَ بِإِجْماعِ الْمُسْلِمِينَ، لَمْ أَنْفَرِدْ بِهِ وَحْدِي، وَ لَمْ أَسْتَبِدَّ بِما كانَ الرَّأْيُ عِنْدِي، وَ هٰذِهِ حالِي وَ مالِي، هِيَ لَكِ وَ بَيْنَ يَدَيْكِ، لا تَزْوِي عَنْكِ وَ لا نَدَّخِرُ دُونَكِ، وَ أَنَّكِ، وَ أَنْتِ سَيِّدَةُ أُمَّةِ أَبِيكِ وَ الشَّجَرَةُ الطَّيِّبَةُ لِبَنِيكِ، لا يُدْفَعُ مالَكِ مِنْ فَضْلِكِ، وَ لا يُوضَعُ فِي فَرْعِكِ وَ أَصْلِكِ، حُكْمُكِ نافِذٌ فِيما مَلَكَتْ يَدايَ، فَهَلْ تَرَيِنَّ أَنْ أُخالِفَ فِي ذاكَ أَباكِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ.

فقالت:

سُبْحانَ اللّٰهِ، ما كانَ أَبِي رَسُولُ اللّٰهِ عَنْ كِتابِ اللّٰهِ صادِفاً، وَ لا لِأَحْكامِهِ مُخالِفاً، بَلْ كانَ يَتْبَعُ أَثَرَهُ، وَ يَقْفُو سُوَرَهُ، أَفَتَجْمَعُونَ إِلَى الْغَدْرِ اِعْتِلالاً عَلَيْهِ بِالزُّورِ، وَ هٰذا بَعْدَ وَفاتِهِ شَبِيهٌ بِما بُغِيَ لَهُ مِنَ الْغَوائِلِ فِي حَياتِهِ، هٰذا كِتابُ اللّٰهِ حُكْماً عَدْلاً وَ ناطِقاً فَصْلاً، يَقُولُ: «يَرِثُنِي وَ يَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ»، وَ يَقُولُ: «وَ وَرِثَ سُلَيْمانُ داوُدَ».

اور میں نے آپ کے تمام مطلوبہ اموال کو سامان جنگ کے لئے مخصوص کر دیا ہے جس کے ذریعہ مسلمان کفار سے جہاد کریں گے اور سرکش فاجروں سے مقابلہ کریں گے اور یہ کام مسلمانوں کے اتفاق رائے سے کیا ہے۔ یہ تنہا میری رائے نہیں ہے اور نہ میں نے ذاتی طور پر طے کیا ہے۔ یہ میرا ذاتی مال اور سرمایہ آپ کے لئے حاضر ہے اور آپ کی خدمت میں ہے جس میں کوئی کوتاہی نہیں کی جا سکتی ہے اور نہ اسے آپ کے مقابلہ میں ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔

آپ تو اپنے باپ کی امت کی سردار ہیں اور اپنی اولاد کے لئے شجرۂ طیبہ ہیں۔ آپ کے فضل و شرف کا انکار نہیں کیا جا سکتا ہے اور آپ کے اصل و فرع کو گرایا نہیں جا سکتا ہے۔ آپ کا حکم تو میری تمام املاک میں بھی نافذ ہے تو کیسے ممکن ہے کہ میں اس مسئلہ میں آپ کے بابا کی مخالفت کروں۔

(یہ سن کر جناب فاطمہؑ نے فرمایا)

سبحان اللہ۔ نہ میرا باپ کتاب خدا سے روکنے والا تھا اور نہ اس کے احکام کا مخالف تھا۔ وہ آثار قرآن کا اتباع کرتا تھا اور اس کے سوروں کے ساتھ چلتا تھا۔ کیا تم لوگوں کا مقصد یہ ہے کہ اپنی غداری کا الزام اس کے سر ڈال دو۔ یہ ان کے انتقال کے بعد ایسی ہی سازش ہے جیسی کہ ان کی زندگی میں کی گئی تھی۔

دیکھو یہ کتاب[1] خدا حاکم عادل اور قول فیصل ہے جو اعلان کر رہی ہے کہ "خدایا وہ ولی دیدے جو میرا بھی وارث ہو اور آل یعقوبؑ کا بھی وارث ہو" ——— "سلیمانؑ داؤدؑ کے وارث ہوئے"۔

---

[1] مقصد یہ ہے کہ کتاب خدا کے آگے کسی روایت کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور میرا باپ کتاب خدا کے خلاف کوئی بات نہیں کہہ سکتا ہے۔ لہذا یہ تقریر صرف ایک سیاسی چال اور جذباتی حربہ ہے جس کی دین الٰہی میں کوئی حیثیت نہیں ہے۔

جوادی

وَ بَيَّنَ عَزَّوَجَلَّ فِيما وَزَّعَ مِنَ الْأَقْساطِ، وَ شَرَعَ مِنَ الْفَرائِضِ وَالْمِيراثِ، وَ أَباحَ مِنْ حَظِّ الذُّكْرانِ وَالْإِناثِ، ما أَزاحَ بِهِ عِلَّةَ الْمُبْطِلِينَ وَ أَزالَ التَّظَنِّي وَ الشُّبُهاتِ فِي الْغابِرِينَ، كَلاَّ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْراً، فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعانُ عَلى ما تَصِفُونَ.

فقال أبوبكر:

صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُولُهُ وَ صَدَقَتْ اِبْنَتُهُ، مَعْدِنُ الْحِكْمَةِ، وَمَوْطِنُ الْهُدىٰ وَ الرَّحْمَةِ، وَ رُكْنُ الدِّينِ، وَ عَيْنُ الْحُجَّةِ، لاَأَبْعَدُ صَوابَكِ وَ لاٰ أُنْكِرُ خِطابَكِ، هٰؤُلاٰءِ الْمُسْلِمُونَ بَيْنِي وَ بَيْنَكِ قَلَّدُونِي ما تَقَلَّدْتُ، وَ بِاتِّفاقٍ مِنْهُمْ أَخَذْتُ ما أَخَذْتُ، غَيْرَ مَكابِرٍ وَلاٰ مُسْتَبِدٍّ وَ لاٰ مُسْتَأْثِرٍ، وَ هُمْ بِذٰلِكَ شُهُودٌ.

فالتفت فاطمة عليها السلام الى النساء، و قالت:

مَعاشِرَ الْمُسْلِمِينَ الْمُسْرِعَةِ إِلى قِيلِ الْباطِلِ، الْمُغْضِيَةِ عَلَى الْفِعْلِ الْقَبِيحِ الْخاسِرِ، أَفَلاٰ تَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلى قُلُوبٍ أَقْفالُها، كَلاَّ بَلْ رانَ عَلى قُلُوبِكُمْ ما أَسَأْتُمْ مِنْ أَعْمالِكُمْ، فَأَخَذَ بِسَمْعِكُمْ وَ أَبْصارِكُمْ، وَ لَبِئْسَ ما تَأَوَّلْتُمْ،

خدائے عزوجل نے تمام حصے اور فرائض کے تمام احکام بیان کردیے
...اں لڑکوں اور لڑکیوں کے حقوق کی بھی وضاحت کردی ہے اور اس طرح
...ل باطل کے بہانوں کو باطل کردیا ہے اور قیامت تک کے تمام شبہات
...یالات کو ختم کردیا ہے ۔ یقیناً یہ تم لوگوں کے نفس نے ایک بات گڑھ لی
...واب میں بھی صبر جمیل سے کام لے رہی ہوں اور اللہ ہی تمھارے بیانات
...بارے میں میرا مددگار ہے ۔

(اس کے بعد ابوبکر نے پھر تقریر شروع کی)

اللہ، رسول اور رسول کی بیٹی سب سچے ہیں ۔ آپ حکمت کے معدن،
... ورحمت کا مرکز، دین کے رکن، حجت خدا کا سرچشمہ ہیں ۔ میں نہ آپ کے
... راست کو دور پھینک سکتا ہوں اور نہ آپ کے بیان کا انکار کرسکتا ہوں ۔
... ہمارے اور آپ کے سامنے مسلمان ہیں ۔ جنھوں نے مجھے خلافت کی
...داری دی ہے اور میں نے ان کے اتفاق رائے سے یہ عہدہ سنبھالا
... ۔ اس میں نہ میری بڑائی شامل ہے نہ خود رائی اور نہ شوق حکومت ۔
...سب میری اس بات کے گواہ ہیں ۔

(جسے سن کر جناب فاطمہؑ نے عورتوں کی طرف رخ کرکے فرمایا)

اے گروہ مسلمین جو حرف باطل کی[1] طرف تیزی سے سبقت کرنے والے
اور فعل قبیح پر چشم پوشی کرنے والے ہو ۔ کیا تم قرآن پر غور نہیں کرتے ہو اور کیا
تمھارے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں ۔ یقیناً تمھارے اعمال نے تمھارے
دلوں کو زنگ آلود کردیا ہے اور تمھاری سماعت و بصارت کو اپنی گرفت میں
لے لیا ہے ۔ تم نے بدترین تاویل سے کام لیا ہے ۔

---

[1] مقصد یہ ہے کہ حاکم وقت قرآن مجید کے احکام کو پامال کرنے میں تمھارا حوالہ دے رہا ہے اور تم اس قدر خوفزدہ یا بے غیرت ہو کہ اس اتہام کا جواب بھی نہیں دیتے ہو اور اپنے لیے ابدی ذلت و رسوائی کو برداشت کررہے ہو ۔ جوادی

وَسٰاءَ مٰا بِهِ اَشَرْتُمْ، وَ شَرَّ مٰا مِنْهُ اِعْتَضْتُمْ، لَتَجِدَنَّ وَ اللّٰهِ مَحْمِلَهُ ثَقِيلاً، وَ غِبَّهُ وَبِيلاً، اِذٰا كُشِفَ لَكُمُ الْغِطٰاءُ، وَ بٰانَ مٰا وَرٰائَهُ الضَّرّٰاءُ، وَ بَدٰا لَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مٰا لَمْ تَكُونُوا تَحْتَسِبُونَ، وَ خَسِرَ هُنٰالِكَ الْمُبْطِلُونَ.

ثم عطفت على قبر النبيّ صلى الله عليه وآله، و قالت:

قَدْ كٰانَ بَعْدَكَ اَنْبٰاءٌ وَ هَنْبَثَةٌ
لَوْ كُنْتَ شٰاهِدَهٰا لَمْ تَكْثُرِ الْخُطَبُ
اِنّٰا فَقَدْنٰاكَ فَقْدَ الْاَرْضِ وٰابِلَهٰا
وَاخْتَلَّ قَوْمُكَ فَاشْهَدْهُمْ وَلاٰ تَغِبُ
وَ كُلُّ اَهْلٍ لَهُ قُرْبىٰ وَ مَنْزِلَةٌ
عِنْدَ الْاِلٰهِ عَلَي الْاَدْنَيْنِ مُقْتَرِبُ
اَبْدَتْ رِجٰالٌ لَنٰا نَجْوىٰ صُدُورِهِمُ
لَمّٰا مَضَيْتَ وَ حٰالَتْ دُونَكَ التُّرَبُ
تَجَهَّمَتْنٰا رِجٰالٌ وَ اسْتُخِفَّ بِنٰا
لَمّٰا فُقِدْتَ وَ كُلُّ الْاِرْثِ مُغْتَصَبُ
وَ كُنْتَ بَدْراً وَ نُوراً يُسْتَضٰاءُ بِهِ
عَلَيْكَ تُنْزَلُ مِنْ ذِي الْعِزَّةِ الْكُتُبُ

اور بدترین راستہ کی نشاندہی کی ہے اور بدترین معاوضہ پر سودا کیا ہے۔ عنقریب تم اس بوجھ کی سنگینی کا احساس کروگے اور اس کے انجام کو بہت دردناک پاؤگے جب پردے اٹھادئے جائیں گے اور پس پردہ کے نقصانات سامنے آجائیں گے اور خدا کی طرف سے وہ چیزیں سامنے آجائیں گی جن کا تمہیں وہم و گمان بھی نہیں ہے اور اہل باطل خسارہ کو برداشت کریں گے۔

(اس کے بعد قبر پیغمبرؐ کا رخ کرکے فریاد کی)

بابا آپ کے بعد بڑی نئی نئی خبریں اور مصیبتیں سامنے آئیں کہ اگر آپ سامنے ہوتے تو مصائب کی یہ کثرت نہ ہوتی۔ ہم نے آپ کو ویسے ہی کھودیا جیسے زمین ابر کرم سے محروم ہوجائے۔

اور اب آپ کی قوم بالکل ہی منحرف ہوگئی ہے۔

ذرا آپ آکر دیکھ تولیں۔ دنیا کا جو خاندان بھی خدا کی بارگاہ میں قرب و منزلت رکھتا ہے وہ دوسروں کی نگاہ میں بھی محترم ہوتا ہے۔

مگر ہمارا کوئی احترام نہیں ہے

کچھ لوگوں نے اپنے دل کے کینوں کا اس وقت اظہار کیا جب آپ دنیا سے چلے گئے اور میرے اور آپ کے درمیان خاک قبر حائل ہوگئی۔

لوگوں نے ہمارے اوپر ہجوم کرلیا اور آپ کے بعد ہم کو بے قدر وقیمت سمجھ کر ہماری میراث کو ہضم کرلیا۔

آپ کی حیثیت ایک بدر کامل اور نور مجسم کی تھی جس سے روشنی حاصل کی جاتی تھی اور اس پر رب العزت کے پیغامات نازل ہوتے تھے۔

وَ كَانَ جِبْرِيلُ بِالْآيَاتِ يُؤْنِسُنَا
فَقَدْ فُقِدْتَ وَ كُلُّ الْخَيْرِ مُحْتَجَبُ
فَلَيْتَ قَبْلَكَ كَانَ الْمَوْتُ صَادِقُنَا
لَمَّا مَضَيْتَ وَ حَالَتْ دُونَكَ الْكُتُبُ

ثم انكفأت عليها السلام و امير المؤمنين عليه السلام يتوقّع رجوعها اليه و يتطلّع طلوعها عليه ، فلمّا استقرّت بها الدار، قالت لامير المؤمنين عليه السلام :

يَابْنَ أَبِي طَالِبٍ! اِشْتَمَلْتَ شِمْلَةَ الْجَنِينِ، وَ قَعَدْتَ حُجْرَةَ الظَّنِينِ، نَقَضْتَ قَادِمَةَ الْأَجْدَلِ، فَخَانَكَ رِيشُ الْأَعْزَلِ.

هٰذَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ يَبْتَزُّنِي نِحْلَةَ أَبِي وَ بُلْغَةَ ابْنَيَّ! لَقَدْ أَجْهَرَ فِي خِصَامِي وَ أَلْفَيْتُهُ أَلَدَّ فِي كَلَامِي حَتَّى حَبَسَتْنِي قَيْلَةُ نَصْرَهَا وَ الْمُهَاجِرَةُ وَصْلَهَا، وَ غَضَّتِ الْجَمَاعَةُ دُونِي طَرْفَهَا، فَلَا دَافِعَ وَ لَا مَانِعَ، خَرَجْتُ كَاظِمَةً، وَعُدْتُ رَاغِمَةً.

أَضْرَعْتَ خَدَّكَ يَوْمَ أَضَعْتَ حَدَّكَ، اِفْتَرَسْتَ الذِّئَابَ وَافْتَرَشْتَ التُّرَابَ، مَا كَفَفْتَ قَائِلًا وَ لَا أَغْنَيْتَ بَاطِلًا وَ لَا خِيَارَ لِي، لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَنِيَّتِي وَ دُونَ ذِلَّتِي، عَذِيرِيَ اللّٰهُ مِنْكَ عَادِياً وَ مِنْكَ حَامِياً.

جبرئیل آیات الٰہی سے ہمارے لئے سامان انس فراہم کرتے تھے تو
...گئے کہ ساری نیکیاں پس پردہ چلی گئیں ۔ کاش مجھے آپ سے پہلے موت
...ہوتی اور میں آپ کے اور میرے درمیان خاک کے حائل ہونے سے پہلے مر گئی
...

اس کے بعد آپ گھر واپس آگئیں جہاں امیرالمومنینؑ آپ کا انتظار کر رہے
اور حالات معلوم کرنے کے لئے بیچین تھے ۔

لیکن آپ نے گھر میں داخل ہوتے ہی فریاد شروع کر دی
یا ابن ابی طالب! آپ تو گھر میں پس پردہ رہ گئے اور خوف تہمت[1] سے
...گئے ۔ حالانکہ آپ نے بڑے بڑے شاہینوں کے بال و پر توڑ دیے ہیں تو
...کے لئے ان کمزوروں کے بال و پر کی کیا حیثیت تھی ۔

دیکھئے یہ ابو قحافہ کا فرزند ۔ میرے باپ کے عطیہ اور میرے بچوں کے
...سائل حیات کو ہضم کرنا چاہتا ہے ۔ اس نے کھل کر مجھ سے جھگڑا کیا ہے اور
...نے اسے گفتگو میں بدترین دشمن پایا ہے یہاں تک کہ انصار نے بھی اپنی
...کو روک لیا ہے اور مہاجرین نے بھی تعلقات توڑ لئے ہیں اور ساری قوم نے میری
...ف سے چشم پوشی کر لی ہے ۔ اب نہ کوئی دفاع کرنے والا ہے اور نہ کوئی روکنے والا ۔
...یں بڑے صبر و ضبط کے ساتھ گھر سے نکلی تھی لیکن بغیر کسی نتیجہ کے واپس آگئی ۔

آپ نے اپنی شمشیر کو نیام میں رکھ دیا تو گویا ہر ذلت کو برداشت کر لیا ۔
...ڑے بڑے بھیڑیوں کو فنا کر دیا اور اب خاک پر بیٹھ گئے ۔ نہ کسی بولنے والے کو
روک سکتے ہیں اور نہ باطل پرستوں کو ہٹاتے ہیں اور خود میرے پاس بھی کوئی اختیار
نہیں ہے ۔ اے کاش میں اس مصیبت اور ذلت کو دیکھنے سے پہلے مر گئی ہوتی ۔
اللہ میرے اس کلام کو معاف کر دے کہ آپ کے علاوہ کوئی مددگار نہیں ہے ۔

---

[1] ظاہر ہے کہ پیغمبر اکرمؐ کی میراث کی وارث تنہا جناب فاطمہؑ تھیں لہٰذا اگر امیرالمومنینؑ نے کچھ بھی دخل دیا ہوتا تو فوراً حرص دولت کا الزام لگا دیا جاتا ــــ لہٰذا آپ کا پس پردہ رہنا ضروری تھا اور معصومۂ عالم بھی اس طریقہ کار پر اعتراض نہیں کر رہی ہیں (باقی ص۲۵۳ پر)

وَيْلايَ فِي كُلِّ شارِقٍ، وَيْلايَ فِي كُلِّ غـارِبٍ، مـاتَ الْعَمَدُ وَ وَهَنَ الْعَضُدُ، شَكْوايَ اِلى أَبِي وَ عَدْوايَ اِلى رَبِّي، اَللّهُمَّ اِنَّكَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَ حَوْلاً، وَ اَشَدُّ بَأْساً وَ تَنْكِيلاً.

فقال امير المؤمنين عليه السلام:

لا وَيْلَ لَكِ، بَلِ الْوَيْلُ لِشانِئِكِ، نَهْنِهِي عَنْ وُجْدِكِ، يا اِبْنَةَ الصَّفْوَةِ وَ بَـقِيَّةَ النُّـبُوَّةِ، فَـما وَنَـيْتُ عَـنْ دِيـنِي، وَ لا اَخْطَأْتُ مَقْدُورِي، فَاِنْ كُنْتِ تُرِيدِينَ الْبُلْغَةَ فَـرِزْقُكِ مَضْمُونٌ، وَكَفِيلُكِ مَأْمُونٌ، وَ ما اُعِدَّ لَكِ اَفْضَلُ مِمّا قُـطِعَ عَنْكِ، فَاحْتَسِبِي اللّهَ.

فقالت: حَسْبِيَ اللّهُ، و امسكت.

(٢) خطبتها عليها السلام

في مرضها لنساء المهاجرين و الانصار

قال سويد بن غفلة: لمّا مرضت فاطمة عليها السلام المرضة الّتي توفّيت فيها، دخلت عليها نساء المهاجرين والانصار يعدنها، فقلن لها: كيف أصبحت من علّتك يا ابنة رسول الله؟

فحمدت الله و صلّت على أبيها، ثم قالت:

میرے حال پر افسوس ہے ہر صبح اور ہر شام ۔ میرا سہارا چلا گیا میرا ...و در ہو گیا ۔ اب میری فریاد میرے بابا کی خدمت میں ہے اور میرا تقاضائے ...ے بھی میرے پروردگار سے ہے ۔ خدایا تو ان ظالموں سے زیادہ قوت طاقت ...ے ہے اور تو شدید عذاب کرنے والا ہے ۔

(یہ سن کر امیر المومنینؑ نے فرمایا)

دختر پیغمبرؐ! ویل تمہارے لئے نہیں ہے ۔ تمہارے دشمنوں کے لئے ...ے ۔ اپنے غصہ کو روک لیجئے آپ مختار کائنات کی بیٹی اور نبوت کی یادگار ...میں نے دین میں کوئی سستی نہیں کی اور اپنے امکان بھر کوئی کوتاہی ...ں کی ہے اگر آپ سامان معیشت چاہتی ہیں تو آپ کے رزق کا ذمہ دار ...ردگار ہے اور آپ کا ذمہ دار امین ہے ۔ اور پروردگار نے جو اجر آپ ...ے لئے فراہم کیا ہے وہ اس مال دنیا سے کہیں زیادہ بہتر ہے جس سے ...ب کو محروم کیا گیا ہے ۔ آپ خدا کے لئے صبر کیجئے ۔

(جسے سن کر آپ نے فرمایا، یقیناً میرے لئے میرا خدا کافی ہے)

۲۔ بیماری میں مہاجرین و انصار کی عورتوں کے درمیان خطبہ

سوید بن غفلہ کا بیان ہے کہ جناب فاطمہؑ کے مرض الموت میں انصار و مہاجرین ...ی عورتوں کی ایک جماعت آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئی ۔ اور آپ سے دریافت ...ریا کہ بنت رسولؐ! آپ کا مزاج کیسا ہے ——— تو آپ نے حمد پروردگار کے بعد ...ملوات پڑھی اور پھر صورت حال کی یوں وضاحت شروع کی ۔

...بقیہ از ص ۲۵۲) بلکہ آپ کی فریاد کا مقصد یہ ہے کہ اس قوم نے آپ کی احتیاط کی قدر نہیں کی ...ا سے میری بیچارگی اور آپ کی کمزوری کی نشانی بنا لیا ہے لہٰذا آپ اب اپنی طاقت کا اظہار ...ر سکتے ہیں ۔ جوادی

أصْبَحْتُ وَ اللّهِ عائِفَةً لِدُنْياكُنَّ، قالِيَةً لِرِجالِكُنَّ، لَفَظْتُهُمْ بَعْدَ أنْ عَجَمْتُهُمْ، وَ سَئِمْتُهُمْ بَعْدَ أنْ سَبَرْتُهُمْ، فَقُبْحاً لِفُلُولِ الْحَدِّ وَ اللَّعْبِ بَعْدَ الْجِدِّ، وَ قَرْعِ الصَّفاةِ وَ صَدْعِ الْقَناةِ، وَ خَطَلِ الآراءِ وَ زَلَلِ الأهْواءِ، وَ بِئْسَ ما قَدَّمَتْ لَهُمْ أنْفُسُهُمْ أنْ سَخِطَ اللّهُ عَلَيْهِمْ وَ فِي الْعَذابِ هُمْ خالِدُونَ، لا جَرَمَ لَقَدْ قَلَّدْتُهُمْ رِبْقَتَها وَ حَمَّلْتُهُمْ أوْقَتَها، وَ شَنَنْتُ عَلَيْهِمْ غارَتَها، فَجَدْعاً وَ عَقْراً وَ بُعْداً لِلْقَوْمِ الظّالِمِينَ.

وَيْحَهُمْ أنّى زَحْزَحُوها عَنْ رَواسِي الرِّسالَةِ وَ قَواعِدِ النُّبُوَّةِ وَ الدَّلالَةِ، وَ مَهْبِطِ الرُّوحِ الأمِينِ وَ الطَّبِينِ بِاُمُورِ الدُّنْيا وَ الدِّينِ، ألا ذلِكَ هُوَ الْخُسْرانُ الْمُبِينُ، وَ ما الَّذِي نَقِمُوا مِنْ أبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلامُ، نَقِمُوا وَاللّهِ مِنْهُ نَكِيرَ سَيْفِهِ، وَ قِلَّةَ مُبالاتِهِ لِحَتْفِهِ، وَ شِدَّةَ وَطْأتِهِ، وَ نَكالَ وَقْعَتِهِ، وَ تَنَمُّرَهُ فِي ذاتِ اللّهِ.

وَ تَاللّهِ لَوْ مالُوا عَنِ الْمَحَجَّةِ اللائِحَةِ، وَ زالُوا عَنْ قَبُولِ الْحُجَّةِ الْواضِحَةِ لَرَدَّهُمْ إلَيْها وَ حَمَلَهُمْ عَلَيْها، وَ لَسارَ بِهِمْ سَيْراً سُجُحاً، لا يَكْلُمُ خُشاشُهُ، وَ لا يَكِلُّ سائِرُهُ، وَ لا يَمَلُّ راكِبُهُ، وَ لأوْرَدَهُمْ مَنْهَلاً نَمِيراً صافِياً رَوِيّاً، تَطْفَحُ ضِفَّتاهُ وَ لا يَتَرَنَّقُ جانِباهُ، وَ لأصْدَرَهُمْ بِطاناً وَ نَصَحَ لَهُمْ سِرّاً وَ إعْلاناً.

خدا کی قسم میں نے اس حال میں صبح کی ہے کہ میں تمھاری دنیا سے بیزار اور تمھارے مردوں سے ناراض ہوں۔ میں نے لوگوں کو برداشت کرنے کے بعد دور کر دیا ہے اور انھیں پرکھنے کے بعد ان سے ناراض ہو گئی ہوں۔ حیف ہے کہ شمشیر اس طرح کند ہو جائے اور سنجیدگی کے بعد یہ تماشے شروع ہو جائیں سر تپھر سے ٹکرائے جائیں۔ نیزے شگافتہ ہو جائیں فکریں بہک جائیں اور خیالات میں لغزش پیدا ہو جائے، ان لوگوں نے بہت برا انتظام آخرت کے لئے کیا ہے کہ خدا کو ناراض کیا ہے اور یہ ہمیشہ عذاب میں رہنے والے ہیں۔ یقیناً یہ ذمہ داری ان کی گردن پر ہے اور یہ بوجھ ان کے کاندھے پر ہے۔ اس کا عار انھیں کے سر ہے۔ اب تو اونٹ کی ناک کٹ چکی ہے اور وہ زخمی ہو چکا ہے اور اب ظالمین کے لئے صرف ہلاکت ہے۔

حیف! کس طرح ان لوگوں نے خلافت کو مرکز رسالت، قواعد نبوت و رہنمائی۔ محل نزول روح الامین اور منزل واقفین امور دنیا و آخرت سے دور کر دیا ہے۔

آمادہ ہو جاؤ کہ یہی کھلا ہوا خسارہ ہے۔ آخر ان لوگوں کو ابوالحسنؑ کی کونسی بات غلط محسوس ہوئی۔ یقیناً یہ لوگ ان کی تلوار کی کاٹ اور موت کے مقابلہ میں ان کی بیخوفی اور میدانوں میں ان کے شدید حملوں اور ان کی سخت سزاؤں اور راہ خدا میں ان کے غیظ و غضب سے ناراض ہیں خدا کی قسم اگر یہ لوگ روشن راستہ سے ہٹ جاتے اور واضح دلیل کو قبول کرنے سے کنارہ کش ہو جاتے تو وہ یقیناً انھیں واپس لے آتے اور بات منوا لیتے اور نرمی کے ساتھ راستہ پر چلاتے کہ نہ اونٹ زخمی ہوتے۔ نہ مسافر کو زحمت ہوتی نہ سوار خستہ حال ہوتا بلکہ انھیں صاف و شفاف چشمہ پر وارد کر دیتے جس کے کنارے چھلک رہے ہوں اور اطراف میں کوئی کثافت نہ ہو۔ وہاں یہ سب کو سیراب کر کے باہر لاتے اور خفیہ و علانیہ نصیحت کرتے

وَلَمْ يَكُنْ يَتَحَلّٰى مِنَ الدُّنْيا بِطائِلٍ، وَ لايَحْظي مِنْها بِنائِلٍ، غَيْرَ رَيِّ النّاهِلِ وَ شَبْعَةِ الْكافِلِ، وَ لَبانَ لَهُمُ الزّاهِدُ مِنَ الرّاغِبِ وَ الصّادِقُ مِنَ الْكاذِبِ.

وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرىٰ اٰمَنُوا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنا عَلَيْهِمْ بَرَكاتٍ مِنَ السَّماءِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ كَذَّبُوا فَاَخَذْناهُمْ بِما كانُوا يَكْسِبُونَ، وَ الَّذينَ ظَلَمُوا مِنْ هٰؤُلاءِ سَيُصيبُهُمْ سَيِّئاتُ ما كَسَبُوا وَ ما هُمْ بِمُعْجِزينَ.

اَلا هَلُمَّ فَاسْمَعْ، وَ ما عِشْتَ اَراكَ الدَّهْرَ عَجَباً، وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ، لَيْتَ شِعْري اِلىٰ اَيِّ سِنادٍ اسْتَنَدُوا، وَ اِلىٰ اَيِّ عِمادٍ اِعْتَمَدُوا، وَ بِاَيَّةِ عُرْوَةٍ تَمَسَّكُوا، وَ عَلي اَيَّةِ ذُرِّيَّةٍ اَقْدَمُوا وَاحْتَنَكُوا؟ لَبِئْسَ الْمَوْلىٰ وَ لَبِئْسَ الْعَشيرُ، وَبِئْسَ لِلظّالِمينَ بَدَلاً.

اِسْتَبْدَلُوا وَ اللّٰهِ الذَّنابي بِالْقَوادِمِ، وَالْعَجُزَ بِالْكاهِلِ، فَرَغْماً لِمُعاطِسِ قَوْمٍ يَحْسَبُونَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعاً، اَلا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَ لٰكِنْ لا يَشْعُرُونَ، وَيْحَهُمْ اَفَمَنْ يَهْدي اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُتَّبَعَ اَمَّنْ لايَهِدّي اِلّا اَنْ يُهْدىٰ، فَما لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ.

وہ خلافت حاصل کرلیتے تو نہ دنیا کا کوئی فائدہ حاصل کرتے اور نہ کسی عطیہ کو اپنے لئے مخصوص کرتے علاوہ اس کے کہ صرف پیاس بجھانے اور شکم سیر کرنے بھر کا سامان لے لیتے۔ ان کا زہد دنیا پرستوں سے نمایاں ہوتا اور لوگ سچے اور جھوٹے کو محسوس کرلیتے۔

"اگر اہل قریہ ایمان اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان کے لئے آسمان و زمین کی برکتوں کے راستے کھول دیتے ـــــ لیکن انھوں نے تکذیب کی تو ہم نے ان کے اعمال کی گرفت کرلی۔ اور جو ان میں سے ظالم ہیں عنقریب ان تک ان کے اعمال کی برائیاں پہنچ جائیں گی اور وہ خدا کو عاجز نہیں کرسکتے ہیں"۔

آگاہ ہوجاؤ۔ آؤ اور سنو اور جب تک زندہ رہوگے دنیا کے عجائبات دیکھتے رہوگے اور سب سے زیادہ عجیب تو ان کے اقوال ہیں۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ ان لوگوں نے کس مدرک کا سہارا لیا ہے اور کس ستون پر بھروسہ کیا ہے۔ یہ کس دستہ سے وابستہ ہیں اور کس ذریت پر ظلم کرکے تسلط پیدا کیا ہے۔ یقیناً یہ بدترین رہبر اور بدترین قوم ہے اور ظالمین کو اسی طرح بدترین بدل نصیب ہوتا ہے۔

خدا کی قسم ان لوگوں نے سر برآوردہ افراد کے بدلے پست اقوام کو لیا ہے اور پشت کے بجائے دُم پر ہاتھ رکھا ہے۔ ذلت اس قوم کا حصہ ہے جس کا خیال یہ ہے کہ وہ بہترین اعمال انجام دے رہی ہے۔

آگاہ ہوجاؤ کہ یہ لوگ مفسد ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ انھیں اپنے فساد کا شعور تک نہیں ہے۔ وائے بر حال قوم۔ کیا حق کی ہدایت کرنے والا پیروی کا زیادہ حقدار ہوتا ہے یا وہ جو خود دوسرے کی ہدایت کا محتاج ہے۔ آخر تمھیں کیا ہوگیا ہے اور تم کیسا فیصلہ کررہے ہو۔

أَما لَعَمْرِي لَقَدْ لَقَحَتْ. فَنَظِرَةٌ رَيْثَما تُنْتِجُ ثُمَّ احْتَلِبُوا مِلَاَ الْقَعْبِ دَماً عَبِيطاً وَ ذِعافاً مُبِيداً، هُنالِكَ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ وَ يَعْرِفُ التّالُونَ غِبَّ ما أَسَّسَ الْأَوَّلُونَ، ثُمَّ طِيبُوا عَنْ دُنْياكُمْ أَنْفُساً وَاطْمَئِنُّوا لِلْفِتْنَةِ جاشاً، وَأَبْشِرُوا بِسَيْفٍ صارِمٍ وَ سَطْوَةِ مُعْتَدٍ غاشِمٍ، وَ بِهَرَجٍ شامِلٍ، وَ اسْتِبْدادٍ مِنَ الظّالِمِينَ، يَدَعُ فَيْئَكُمْ زَهِيداً، وَ جَمْعَكُمْ حَصِيداً، فَيا حَسْرَتا لَكُمْ، وَ أَنّى بِكُمْ وَ قَدْ عُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ، أَنُلْزِمُكُمُوها وَ أَنْتُمْ لَها كارِهُونَ.

قال سويد بن غفلة: فأعادت النساء قولها عليها السلام على رجالهنّ، فجاء اليها قوم من المهاجرين والانصار معتذرين، و قالوا: يا سيدة النساء لو كان أبوالحسن ذكر لنا هذا الامر قبل أن يبرم العهد و يحكم العقد لما عدلنا عنه الى غيره.

فقالت عليها السلام: اِلَيْكُمْ عَنّي، فَلا عُذْرَ بَعْدَ تَعْذِيرِكُمْ، وَ لا أَمْرَ بَعْدَ تَقْصِيرِكُمْ.

میری جان کی قسم۔ فساد کا بیج بو دیا گیا ہے اب نتیجہ کے وقت کا انتظار کرو اور اس کے بعد پیالہ بھر بھر کر گاڑھا خون اور ہلاک زہر حاصل کروگے۔ اس وقت اہل باطل کو خسارہ کا احساس ہوگا اور بعد والوں کو معلوم ہوگا کہ پہلے والوں نے کیا بنیادیں قائم کی ہیں۔ جاؤ اپنی دنیا میں عیش کرو اور اپنے دل کو فتنوں سے مطمئن کرو اور بشارت حاصل کرو کہ عنقریب کاٹنے والی تلوار اور بدترین ظالم کے حملے، ہمہ گیر ہرج و مرج اور ستمگروں کا ستم سامنے آنے والا ہے جو تمھارے حصہ کو مختصر کر دے گا اور تمھاری جماعت کو کاٹ کر پھینک دے گا۔ اس وقت تمھارے واسطے حسرت کا موقع ہوگا کہ تمھارا انجام کیا ہوگا اور تمھیں اس کی خبر بھی نہیں ہے۔ کیا ہم تمھیں زبردستی اُس بات پر آمادہ کر سکتے ہیں جسے تم پسند نہیں کرتے ہو۔

سوید بن غفلہ کا بیان ہے کہ عورتوں نے اس پیغام کو مردوں تک پہنچایا تو مہاجرین و انصار کی ایک جماعت معذرت کے لئے حاضر ہوگئی اور کہنے لگی، سیدۃ النساء! اگر ابوالحسن نے بیعت تمام ہونے اور عہد کے پختہ ہونے سے پہلے ان باتوں کا ذکر کر دیا ہوتا تو ہم انھیں چھوڑ کر کسی طرف نہ جاتے۔ مگر.....

تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ دور ہو جاؤ۔

اب اتمام حجت کے بعد کوئی عذر قابل قبول نہیں ہے اور تقصیر کے بعد کوئی مسئلہ باقی نہیں رہ گیا ہے۔

احتجاج طبرسی ص ۱۰۱، دلائل الامامہ طبری ص ۳۹، معانی الاخبار صدوقؒ ص ۳۵۶، بحار ۴۳ ص ۱۵۸، امالی طوسیؒ ۱ ص ۳۹۴، کشف الغمہ ص ۴۹۲، اعلام النساء عمر رضا کحالہ ۳ ص ۱۲۱۹، احقاق الحق ۱۰ ص ۳۰۶، بلاغات النساء ص ۱۹، نفحات محقق کرکی ص ۲۲۳، عوالم العلوم ۱۱ ص ۴۴۵

(۳) خطبتها عليها السلام

لقوم غصبوا حق زوجها عليه السلام

روى أن بعد رحلة النبى صلى الله عليه وآله و غصب ولاية وصيّه، احتزم عمر بازاره و جعل يطوف بالمدينة و ينادي: ان ابابكر قد بويع له، فهلمّوا الى البيعة، فينثال الناس فيبايعون، حتى اذا مضت أيام أقبل فى جمع كثير الى منزل على عليه السلام فطالبه بالخروج، فأبى، فدعا عمر بحطب و نار و قال: والذي نفس عمر بيده ليخرجن أو لاحرقنه على ما فيه ـ الى ان قال: ـ و خرجت فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله اليهم، فوقفت على الباب ثم قالت:

لاَ عَهْدَ لِي بِقَوْمٍ أَسْوَءَ مَحْضَرٍ مِنْكُمْ، تَرَكْتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ جِنَازَةً بَيْنَ أَيْدِينَا، وَ قَطَعْتُمْ أَمْرَكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ، فَلَمْ تُؤَمِّرُونَا وَ لَمْ تَرَوْا لَنَا حَقّاً، كَأَنَّكُمْ لَمْ تَعْلَمُوا مَا قَالَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ.

وَ اللّٰهِ لَقَدْ عَقَدَ لَهُ يَوْمَئِذٍ الْوَلاَءَ، لِيَقْطَعَ مِنْكُمْ بِذٰلِكَ مِنْهَا الرَّجَاءَ، وَ لٰكِنَّكُمْ قَطَعْتُمُ الْأَسْبَابَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ نَبِيِّكُمْ، وَ اللّٰهُ حَسِيبٌ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ.

۳۔ غاصبین حق علیؑ سے آپ کا خطاب

روایت میں ہے کہ پیغمبر اکرمؐ کے انتقال اور وصی رسولؐ کے حق ولایت کے غصب ہو جانے کے بعد عمر کمر سے تلوار لگائے مدینہ کی گلیوں میں آواز لگاتے تھے کہ ابوبکر کی بیعت ہو چکی ہے۔ اب سب لوگ آکر بیعت کرلیں۔ چنانچہ لوگ بیعت کے لئے ٹوٹ پڑے۔ یہاں تک کہ چند روز گذر گئے تو ایک جماعت کو لے کر حضرت علیؑ کے دروازہ پر پہنچ گئے اور ان سے باہر نکلنے کا مطالبہ کیا۔ آپ نے انکار کر دیا تو عمر نے آگ اور لکڑی منگوا کر کہا کہ اس کی قسم جس کے قبضہ میں عمر کی جان ہے کہ اگر باہر نہ نکلیں گے تو گھر کو آگ لگا دی جائے گی۔

جس کے بعد جناب فاطمہؑ نے دروازہ کے پاس کھڑے ہو کر فریاد کی۔

میں کسی قوم کو نہیں جانتی ہوں جس کا برتاؤ تم سے بدتر ہو۔ تم نے رسول اکرمؐ کے جنازہ کو ہمارے گھر میں چھوڑ دیا اور اپنے معاملات طے کرنے میں لگ گئے ـــ نہ تم نے ہماری حکومت تسلیم کی اور نہ ہمارے حق کا خیال کیا۔ جیسے تمہیں خبر ہی نہیں کہ رسول اکرمؐ نے روز غدیر کیا فرمایا تھا۔

خدا کی قسم۔ پیغمبرؐ نے اسی دن ولایت کا فیصلہ علیؑ کے حق میں کر دیا تھا کہ تمہاری امیدوں کو منقطع کر دیں لیکن تم نے اپنے اور نبیؐ کے رشتہ کو بھی توڑ دیا تو اب اللہ ہی ہمارے تمہارے درمیان دنیا و آخرت کا فیصلہ کرنے والا ہے۔

امالی مفیدؒ ص۵۰، احتجاج طبرسی ص۱۵۰، بحار ۲۸ ص۲۰۵، عوالم العلوم ۱۱ ص۵۹۵، الامامۃ والسیاسۃ ۱ ص۱۲، اعلام النساء ۴ ص۱۱۴، کوکب دری ۱ ص۱۹۴

فصل سوم

آپ کے منتخب ارشادات

توصیف پروردگار
توصیف قرآن
توصیف قرآن
توصیف قرآن
توصیف پدر بزرگوار
توصیف پدر بزرگوار
اپنے پدر بزرگوار اور شوہر گرامی قدر کے بارے میں
اپنے شوہر نامدار کے فضل کے بارے میں
اپنے شوہر نامدار کے فضل کے بارے میں
کیفیت خلقت کے بارے میں
معرفت اہلبیتؑ
توصیف شیعہ
اوصاف شیعہ
فضیلت دانشمندان شیعہ
محبت امت اسلامیہ کے بارے میں
قاتلان حسینؑ کے بارے میں
قاتلان حسینؑ کے بارے میں
فضیلت صلوات وسلام اہلبیتؑ اطہار
پسندیدہ اشیاء کے بارے میں
فضیلت تلاوت سورہ قرآن

(١) قولها عليها السلام

في وصف الله جل جلاله

اِبْتَدَعَ الْاَشْياءَ لا مِنْ شَيْءٍ كانَ قَبْلَها، وَ اَنْشَأَها بِلاَاحْتِذاءِ اَمْثِلَةٍ اِمْتَثَلَها، كَوَّنَها بِقُدْرَتِهِ، وَ ذَرَأَها بِمَشِيَّتِهِ، مِنْ غَيْرِ حاجَةٍ مِنْهُ اِلى تَكْوِينِها، وَ لا فائِدَةٍ لَهُ في تَصْوِيرِها، اِلاّ تَثْبِيتاً لِحِكْمَتِهِ، وَ تَنْبِيهاً عَلي طاعَتِهِ، وَ اِظْهاراً لِقُدْرَتِهِ، وَ تَعَبُّداً لِبَرِيَّتِهِ، وَ اِعْزازاً لِدَعْوَتِهِ.

(٢) قولها عليها السلام

في وصف القرآن

بِهِ تُنالُ حُجَجُ اللّهِ الْمُنَوَّرَةُ، وَ عَزائِمُهُ الْمُفَسَّرَةُ، وَ مَحارِمُهُ الْمُحَذَّرَةُ، وَ بَيِّناتُهُ الْجالِيَةُ، وَ بَراهِينُهُ الْكافِيَةُ، وَ فَضائِلُهُ الْمَنْدُوبَةُ، وَ رُخَصُهُ الْمَوْهُوبَةُ، وَ شَرائِعُهُ الْمَكْتُوبَةُ.

۱۔ توصیف پروردگار [1]

اس نے اشیاء کو ایجاد کیا مگر کسی ایسے مادہ سے نہیں جو پہلے سے موجود رہا ہو اور ان کی ایجاد میں کسی نمونہ کو بھی مثال نہیں قرار دیا بلکہ سب کو اپنی قدرت کاملہ سے ایجاد کیا اور اپنی مشیت سے خلق کیا۔ نہ اسے اس تخلیق کی کوئی ضرورت تھی اور نہ اس کا اس صورتگری میں کوئی فائدہ تھا علاوہ اس کے کہ اپنی حکمت کو ثابت کر دے۔ اپنی اطاعت کی تنبیہ کر دے اپنی قدرت کا اظہار کر دے۔ اپنے بندوں کو عبادت کی دعوت دیدے اور اپنی دعوت کو مستحکم بنا دے۔

۲۔ توصیف قرآن [2]

اسی قرآن کے ذریعہ پروردگار کی روشن دلیلیں، اس کے مفصل احکام۔ اس کے قابلِ اجتناب محرمات، اس کے روشن بینات، کافی براہین۔ قابلِ عمل فضائل۔ قابلِ معافی مباحات اور ثبت شدہ شریعتوں کو حاصل کیا جاتا ہے۔

---

[1] احتجاج طبرسی ا ص۹۸، دلائل الامامہ طبری ص۳۰، الشافی سید مرتضیٰ ص۲۱، شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ۱۶ ص۲۱۱

[2] احتجاج ا ص۹۸، دلائل الامامہ ص۳۰، الشافی ص۲۱، بلاغات النساء ص۱۳

(۳) قولها عليها السلام
في وصف القرآن

اِسْتَخْلَفَ عَلَيْكُمْ كِتابَ اللّٰهِ النّاطِقَ، وَالْقُرْآنَ الصّادِقَ، وَ النُّورَ السّاطِعَ، وَ الضِّياءَ اللاّمِعَ، بَيِّنَةً بَصائِرُهُ، مُنْكَشِفَةً سَرائِرُهُ، مُنْجَلِيَةً ظَواهِرُهُ، مُغْتَبِطَةً بِهِ اَشْياعُهُ، قائِداً اِلَى الرِّضْوانِ اَتْباعَهُ، مُؤَدٍّ اِلَى النَّجاةِ اسْتِماعُهُ.

(۴) قولها عليها السلام
في وصف القرآن

اُمُورُهُ ظاهِرَةٌ، وَ اَحْكامُهُ زاهِرَةٌ، وَ اَعْلامُهُ باهِرَةٌ، وَ زَواجِرُهُ لائِحَةٌ، وَ اَوامِرُهُ واضِحَةٌ.

(۵) قولها عليها السلام
في وصف أبيه صلى الله عليه وآله

اِبْتَعَثَهُ اللّٰهُ اِتْماماً لِاَمْرِهِ، وَ عَزِيمَةً عَلَى اِمْضاءِ حُكْمِهِ، وَ اِنْفاذاً لِمَقادِيرِ رَحْمَتِهِ.

[3] ۳ - توصیف قرآن

پروردگار نے تمہارے درمیان کتاب ناطق - قرآن صادق - روشن نور - چکدار ضیاء کو چھوڑا ہے - جس کی بصیرتیں روشن، اس کے اسرار واضح - اس کے ظواہر جلی اور اس کا اتباع کرنے والے قابل رشک ہیں وہ خود لوگوں کو رضائے الٰہی تک لے جانے والا اور اس کے پیغام کا سننا قوم کو منزل نجات تک پہنچانے والا ہے -

[4] ۴ - توصیف قرآن

اس کے امور ظاہر و اس کے احکام روشن - اس کے نشانات عیاں، اس کے منہیات نمایاں اور اس کے اوامر واضح ہیں -

[5] ۵ - توصیف پدر بزرگوار

اللہ نے انھیں اپنے امر کو تمام کرنے - اپنے حکم کے نفاذ کو مستحکم بنانے اور اپنی رحمت کے مقدرات کو نافذ کرنے کے لئے بھیجا تھا

---

[3] احتجاج ۱ ص۹۹، دلائل الامامۃ ص۳۱، الشافی ص۲۲، شرح النہج ۱۶ ص۲۱۱، بلاغات النساء ص۱۴

[4] احتجاج ۱ ص۹۹، دلائل الامامۃ ص۳۱، الشافی ص۲۲، شرح النہج ۱۶ ص۲۱۱، بلاغات النساء ص۱۴

[5] احتجاج ۱ ص۱۰۰، دلائل الامامۃ ص۳۲، الشافی ص۲۳، شرح النہج ۱۶ ص۲۱۱، بلاغات النساء ص۱۳

(۶) قولها عليها السلام

في وصف أبيه صلى الله عليه وآله

بلّغ الرّسالة صادعاً بالنّذارة، مائلاً عن مدرجة …كين، ضارباً ثبجهم، آخذاً بأكظامهم، داعياً إلى سبيل … الحكمة و الموعظة الحسنة، يجفّ الأصنام، و ينكث …

(۷) قولها عليها السلام

في فضل أبيه و بعله عليهما السلام

أبوا هذه الأمّة محمّد و عليّ، يقيمان أودهم، و [illegible] يُنقذانهم من العذاب الأليم إن أطاعوهما، و يُبيحانهم النّعيم الدّائم إن وافقوهما.

(۸) قولها عليها السلام

في فضل أبيه و بعله عليهما السلام

أرضي أبوي دينك، محمّداً و عليّاً، بسخط أبوي نسبك، و لا ترضي أبوي نسبك بسخط أبوي دينك، فإنّ

۶[1] - توصیف پروردگار

انھوں نے واضح طور پر عذاب الٰہی سے ڈراتے ہوئے اس کے پیغام کو پہنچایا اور مشرکین کی روش سے الگ رہ کر ان سے جہاد کرتے رہے اور ان کی گردنوں کو اپنی گرفت میں رکھا۔ اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ ہدایت دیتے رہے۔ بتوں کو سرنگوں کرتے رہے اور سروں کو جھکاتے رہے۔

۷[2] - اپنے پدر بزرگوار اور شوہر گرامی قدر کے بارے میں

اس امت کے دو باپ محمدؐ و علیؑ ہیں جو اس کی کجی کے سیدھا کرنے والے اور اسے عذاب الیم سے نجات دلانے والے ہیں اگر لوگ ان کی اطاعت کریں —— اور انھیں دائمی نعمتیں دلوانے والے ہیں —— اگر ان کے ساتھ رہیں۔

۸[3] - اپنے پدر بزرگوار اور شوہر نامدار کے بارے میں

اپنے دینی باپ محمدؐ و علیؑ کو اپنے نسبی باپ کو ناراض کرکے بھی راضی رکھو اور خبردار نسبی والدین کی رضا کے لئے دینی باپ کو ناراض نہ کرنا۔

---

[1] احتجاج ۱ ص۱۰۱، دلائل الامامة ص۳۲، الشافی ص۲۳، شرح النہج ۱۶ ص۲۱۱، بلاغات النساء ص۱۴
[2] تفسیر امام عسکری ص۳۳۰، بحار ۲۳ ص۲۹۵، تفسیر برہان ۳ ص۲۴۵
[3] تفسیر عسکری ص۳۳۳، بحار ۲۳ ص۲۶۱

أبَوَيْ نَسَبِكِ إنْ سَخَطَ أرْضاهُما مُحَمَّدٌ وَ عَلِيٌّ عليهما السلام بِثَوابِ جُزْءٍ مِنْ ألْفِ ألْفِ جُزْءٍ مِنْ ساعَةٍ مِنْ طاعاتِهِما. وَ إنَّ أبَوَيْ دِينِكِ إنْ سَخَطا لَمْ يَقْدِرْ أبَوَيْ نَسَبِكِ أنْ يُرْضِياهُما. لِأنَّ ثَوابَ طاعاتِ أهْلِ الدُّنْيا كُلِّهِمْ لا يَفِي بِسَخَطِهِما.

(۹) قولها عليها السلام

في فضل زوجها

إنَّ السَّعِيدَ كُلَّ السَّعِيدِ حَقَّ السَّعِيدِ، مَنْ أحَبَّ عَلِيّاً فِي حَياتِهِ وَ بَعْدَ مَوْتِهِ.

(۱۰) قولها عليها السلام

في كيفية خلقتها

إنَّ اللّهَ تَعالَى خَلَقَ نُورِي، وَكانَ يُسَبِّحُ اللّهَ جَلَّ جَلالُهُ، ثُمَّ أوْدَعَهُ شَجَرَةً مِنْ شَجَرِ الْجَنَّةِ، فَأضاءَتْ. فَلَمّا دَخَلَ أبِي الْجَنَّةَ أوْحَى اللّهُ تَعالَى إلَيْهِ إلْهاماً أنْ اقْتَطِفِ الثَّمَرَةَ مِنْ تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَ أدِرْها فِي لَهَواتِكَ. فَفَعَلَ، فَأوْدَعَنِي اللّهُ سُبْحانَهُ صُلْبَ أبِي، ثُمَّ أوْدَعَنِي خَدِيجَةَ بِنْتَ

کرنسبی والدین ناراض بھی ہوجائیں تو حضرت محمدؐ وعلیؑ اپنی اطاعت کی ایک ساعت کے اجر کا دس لاکھواں حصہ دے کر بھی راضی کرسکتے ہیں۔ لیکن اگر دینی باپ ناراض ہوگئے تو نسبی والدین انھیں کسی قیمت پر راضی نہیں کرسکتے ہیں اس لئے کہ ساری دنیا کے اعمال کا اجر و ثواب مل کر بھی ان کی ناراضگی کا مداوا نہیں کرسکتا ہے۔

۹۔ اپنے شوہر نامدار کے فضل کے بارے میں[علہ]

نیک بخت، مکمل نیک بخت۔ واقعی نیک بخت وہ ہے جو علیؑ سے محبت کرے ان کی زندگی میں بھی اور ان کے انتقال کے بعد بھی۔

۱۰۔ کیفیت خلقت کے بارے میں[علہ]

پروردگار نے میرے نور کو پیدا کیا جو روز اول سے تسبیح پروردگار کررہا تھا۔ اس کے بعد اسے جنت کے ایک شجرہ میں ودیعت کیا جس سے وہ جگمگا اٹھا۔ پھر جب میرے پدر بزرگوار جنت میں داخل ہوئے تو پروردگار نے انھیں الہام فرمایا کہ اس درخت سے ایک میوہ توڑ کر کھالیں —— انھوں نے ایسا ہی کیا اور اس طرح پروردگار نے مجھے ان کے صلب تک پہنچا دیا اور انھوں نے میری مادر گرامی خدیجہ کے حوالہ کردیا۔

علہ ینابیع المودة ص۲۱۳ ، مناقب خوارزمی ص۴۷ ، ذخائر العقبیٰ ص۹۳ ، الریاض النضرہ ۲ ص۲۱۲ ، احسن المطالب ص۶۶ ، بشارة المصطفیٰ ص۱۸۱

علہ بحار ۴۳ ص۴ ، عوالم ۱۱ ص۱۳ ، عیون المعجزات ص۵۴

خُوَيْلَدَ، فَوَضَعَتْني، وَ اَنَا مِنْ ذٰلِكَ النُّورِ، اَعْلَمُ ماكانَ وَ ما يَكُونُ وَ ما لَمْ يَكُنْ.

(۱۱) قولها عليها السلام

في التعريف بأهل البيت

نَحْنُ وَسيلَتُهُ في خَلْقِهِ، وَ نَحْنُ خاصَّتُهُ، وَ مَحَلُّ قُدْسِهِ، وَ نَحْنُ حُجَّتُهُ في غَيْبِهِ، وَ نَحْنُ وَرَثَةُ اَنْبِيائِهِ.

(۱۲) قولها عليها السلام

في وصف الشيعة

اِنْ كُنْتِ تَعْمَلُ بِما اَمَرْناكِ، وَ تَنْتَهي عَمّا زَجَرْناكِ عَنْهُ، فَاَنْتِ مِنْ شيعَتِنا، وَ اِلاّ فَلا.

(۱۳) قولها عليها السلام

في وصف الشيعة

اِنَّ شيعَتَنا مِنْ خِيارِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، كُلُّ مُحِبّينا وَ مَوالي اَوْلِيائِنا وَ مُعادي اَعْدائِنا وَالْمُسَلِّمِ بِقَلْبِهِ وَ لِسانِهِ لَنا، لَيْسُوا

اورانھوں نے اس دنیا تک پہنچا دیا۔ میری اصل اسی نور سے ہے اور میں ماضی۔ حال اور مستقبل میں تمام ہونے والے اور نہ ہونے والے امور سے باخبر ہوں۔

۱۱۔ معرفت اہلبیتؑ[1]

ہم مخلوقات کے درمیان پروردگار کے وسیلہ ہیں اور اس کے خاص بندے ہیں۔ ہم اس کی تقدیس کی منزل غیب کے عالم ہیں اس کی حجت اور اس کے انبیاء کے وارث ہیں۔

۱۲۔ توصیف شیعہ[2]

اگر تم ہمارے احکام پر عمل کرلو اور جس چیز سے ہم روک دیں اس سے رک جاؤ تو تمہارا شمار ہمارے شیعوں میں ہے ورنہ نہیں۔

۱۳۔ اوصاف شیعہ[3]

ہمارے شیعہ بہترین اہل جنت ہیں۔ ہمارے تمام محب، ہمارے دوستوں کے دوست، ہمارے دشمنوں کے دشمن دل و زبان سے ہمیں تسلیم کرنے والے۔ اگر ہمارے اوامر کی اطاعت نہ کریں

---

[1] شرح نہج البلاغہ حدیدی ۱۶ ص۲۱۱
[2] تفسیر عسکریؑ ص۳۰۸، بحار ۶۸ ص۱۵۴، تفسیر برہان ۴ ص۲۱
[3] تفسیر عسکریؑ ص۳۰۸، بحار ۶۸ ص۱۵۴، تفسیر برہان ۴ ص۲۱

مِنْ شيعَتِنا اِذا خالَفُوا اَوامِرَنا وَ نَواهِيَنا في سائِرِ الْمُوبِقاتِ، وَ هُمْ مَعَ ذٰلِكَ فِي الْجَنَّةِ، وَ لٰكِنْ بَعْدَ ما يَطَّهَّرُونَ مِنْ ذُنُوبِهِمْ بِالْبَلايا وَ الرَّزايا، اَوْ في عَرَصاتِ الْقِيامَةِ بِاَنْواعِ شَدائِدِها، اَوْ فِي الطَّبَقِ الاَعْلي مِنْ جَهَنَّمَ بِعَذابِها، اِلي اَنْ نَسْتَنْقِذَهُمْ بِحُبِّنا مِنْها، وَ نَنْقُلَهُمْ اِلي حَضْرَتِنا.

(١٤) قولها عليها السلام
في فضل علماء الشيعة

حضرت امرأة عند الصديقة فاطمة الزهراء عليها السلام فقالت: ان لي والدة ضعيفة و قد لبس عليها في امر صلاتها شيء، و قد بعثتني اليك اسالك، فاجابتها فاطمة عليها السلام عن ذلك، ثم ثنّت فاجابت، ثم ثلّثت فاجابت، الى ان عشّرت فاجابت، ثم خجلت من الكثرة، فقالت: لااشق عليك يابنت رسول الله، قالت فاطمة عليها السلام: هاتي و سلي عمّا بدا لك ـ الى ان قالت: ـ

سمعت ابي رسول الله صلى الله عليه وآله يقول: ان علماء شيعتنا يحشرون، فيخلع عليهم من خلع الكرامات على قدر كثرة علومهم و جدّهم في ارشاد عباد الله، حتى يخلع على الواحد منهم الف الف خلعة من نور ـ الي ان قالت:

اور جن چیزوں سے ہم روک دیں ان سے پرہیز نہ کریں تو وہ بھی جنتی ہو سکتے ہیں لیکن گناہوں سے پاک کئے جانے کے بعد ——— چاہے یہ تطہیر بلاؤں اور مصیبتوں کے ذریعہ ہو یا عرصۂ محشر کی سختیوں کے ذریعہ ہو ——— یا جہنم کے پہلے طبقہ میں رہنے کی بنا پر ہو ——— یہاں تک کہ ہم انھیں اپنی محبت کی بدولت وہاں سے نکال کر اپنی بارگاہ میں لے آئیں۔

۱۴۔ فضیلتِ دانشمندانِ شیعہ

ایک خاتون معصومۂ عالم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ میری ماں ضعیف ہے اور نماز کے بعض مسائل دریافت کرنا چاہتی ہے۔ اس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں آپ سے دریافت کروں۔ فرمایا دریافت کرو! ——— اس نے دریافت کیا آپ نے جواب دیا۔

پھر دوسرا سوال کیا۔ آپ نے اس کا بھی جواب دیدیا۔

پھر تیسرا سوال کیا۔ آپ نے اس کا بھی جواب دیدیا۔

یہاں تک کہ شرمندہ ہو گئی اور کہنے لگی کہ اب میں آپ کو زیادہ زحمت نہیں دینا چاہتی ہوں فرمایا کہ نہیں نہیں تم دریافت کرو۔

میں نے اپنے پدر بزرگوار سے سنا ہے کہ ہمارے شیعوں کے علماء اس عالم میں محشور ہوں گے کہ انھیں علوم کی کثرت اور ہدایت امت کی زحمت کے مطابق خلعت کرامت عنایت فرمائے جائیں یہاں تک کہ بعض افراد کو نور کے دس لاکھ خلعت دیئے جائیں گے۔

مسند فاطمۂ ص۲۴۰، منیۃ المرید ص۳۲، بحار ۲ ص۳، المحجۃ البیضاء ا ص۳۰، عوالم ۱۱ ص۲۲۴

يَاأَمَةَ اللهِ إِنَّ سِلْكاً مِنْ تِلْكَ الْخُلَعِ لَأَفْضَلُ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَلْفَ أَلْفِ مَرَّةٍ وَ مَا فَضَّلَ فَإِنَّهُ مَشُوبٌ بِالتَّنْغِيصِ وَ الْكَدِرِ.

(١٥) قولها عليها السلام

في محبتها لامة ابيها

روى انها لّما سمعت بان اباها زوّجها و جعل الدراهم مهراً لها سألت اباها أن يجعل مهرها الشفاعة في عصاة امته، نزل جبرئيل و معه بطاقة من حرير مكتوب فيها: جعل الله مهر فاطمة الزهراء شفاعة المذنبين من امة ابيها، فلّما احتضرت اوصت بان توضع تلك البطاقة صدرها تحت الكفن فوضعت و قالت :

إِذَا حُشِرْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَفَعْتُ تِلْكَ الْبِطَاقَةَ بِيَدَيَّ وَ شَفَعْتُ فِي عُصَاةِ أُمَّةِ أَبِي.

(١٦) قولها عليها السلام

في قاتل ولدها الحسين عليه السلام

قَاتِلُ الْحُسَيْنِ فِي النَّارِ.

یہاں تک کہ آپ نے فرمایا "اے کنیز خدا - ان خلعتوں کا ایک دھاگا بھی ان تمام نعمتوں سے جن پر آفتاب کی شعاعیں پڑتی ہیں دس لاکھ گنا بہتر ہے۔ اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ سب ناگواری اور کدورت سے ملا ہوا ہے۔

۱۵ - محبت امت اسلامیہ کے بارے میں [1]

مشہور روایت ہے کہ جب جناب فاطمہؑ نے سنا کہ پیغمبرؐ اسلام نے ان کا مہر درہم کو قرار دیا ہے تو گذارش کی کہ میں چاہتی ہوں کہ میرا مہر شفاعت کو قرار دیا جائے۔

تو جبرئیل امین ایک پارچہ حریر لے کر نازل ہوئے جس پر لکھا تھا کہ پروردگار نے فاطمہؑ کا مہر گنہگاران امت کی شفاعت کو قرار دیا ہے اور آپ نے وقت آخر وصیت کی کہ اس پارچہ کو کفن کے ساتھ سینہ پر رکھ دیا جائے تاکہ میں روز قیامت اس پارچہ کو ہاتھ میں لے کر امت کے گنہگاروں کی شفاعت کروں۔

۱۶ - قاتلان امام حسینؑ کے بارے میں [2]

قاتل حسینؑ جہنمی ہے

---

[1] اخبار الدول دمشقی ص۸۸، تجہیز الجیش دہلوی ص۱۰۲، احقاق ۱۰ ص۳۶۹، ۱۹ ص۱۲۹، وسیلۃ النجاۃ ص۲۱۷

[2] غایۃ المرام ص۱۴۲، مدینۃ المعاجز ۲ ص۲۶۲

(۱۷) قولها عليها السلام

فيمن قتل ولدها عليه السلام

خَابَتْ أُمَّةٌ قَتَلَتْ اِبْنَ بِنْتِ نَبِيِّهَا.

(۱۸) قولها عليها السلام

في فضل التسليم عليهم

عن يزيد بن عبدالملك النوفلي، عن ابيه، عن جده قال: دخلت على فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله فبدأتني بالسلام، قال: و قالت: قال ابي، و هو ذا حي: من سلّم على وعليك ثلاثة ايام فله الجنة، قلت له: ذا في حياته و حياتك او بعد موته و موتك؟ قالت:

فِي حَيَاتِنَا وَ بَعْدَ وَفَاتِنَا.

(۱۹) قولها عليها السلام

فيما يحبّها

حُبِّبَ اِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلَاثٌ: تِلَاوَةُ كِتَابِ اللّٰهِ، وَالنَّظَرُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ، وَ الْاِنْفَاقُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

۱۷۔ قاتلانِ حسینؑ کے بارے میں[1]

وہ امت ذلیل وناکام ہے جو اپنے پیغمبرؐ کی بیٹی کے بیٹےؑ کو قتل کر دے۔

۱۸۔ فضیلت صلوات وسلام اہلبیتؑ اطہار[2]

یزید بن عبدالملک نوفلی نے اپنے باپ۔ دادا کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ میں حضرت فاطمہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے سلام کیا اور فرمایا کہ میرے بابا نے اپنی زندگی میں فرمایا تھا کہ جو مجھ پر اور اُن پر تین دن تک سلام کرتا رہے وہ جنت کا حقدار ہے۔

تو میں نے سوال کیا کہ یہ زندگی کا مسئلہ ہے یا مرنے کے بعد بھی یہی اجر ہے؟

تو آپ نے فرمایا کہ زندگی اور موت دونوں کا ایک ہی قانون ہے۔

۱۹۔ پسندیدہ اشیاء کے بارے میں[3]

مجھے تمہاری دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں۔ تلاوت کتاب خدا ــ زیارت رسولؐ خدا اور انفاق در راہ خدا

---

[1] مدینۃ المعاجز ۳ ص ۲۵۹

[2] مناقب آل ابی طالبؑ ۳ ص ۳۲۵، مزار مفیدؒ ص ۱۵۴، تہذیب الاحکام ۶ ص ۹، بحار ۱۰۰ ص ۱۹۴، مناقب ابن مغازلی ص ۳۶۳

[3] وقائع الایام خیابانی کتاب الصیام ص ۲۹۵، نہج الحیاۃ ص ۲۷۱

(۲۰) قولها عليها السلام

في فضائل بعض السور

قَارِىءُ «الْحَدِيدِ» وَ «إِذَا وَقَعَتْ» وَ «سُورَةِ الرَّحْمٰنِ» يُدْعىٰ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ: سَاكِنُ الْفِرْدَوْسِ.

۲۔ فضیلت تلاوت سورہ قرآن

سورۂ حدید
سورۂ واقعہ
اور سورۂ رحمان کا پڑھنے والا آسمانوں پر "ساکن جنت" کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔

فردوس دیلمی ۳ ص ۲۶۷، مسند فاطمہؑ، الدر المنثور ۶ ص ۱۴۰، عوالم العلوم ۱۱ ص ۶۲۶

فصل سیوم
منتخب کلمات

آداب غذا
شدت عذاب جہنم
اموات کے لئے دعا کی تلقین
تلاوت قرآن اور شب اول دفن کی دعا
فضیلت شب قدر
احترام مہمان
تقدیم ہمسایہ
مقام و منزلت مادر
وظائف زن و مرد
توصیف بہترین رجال
توصیف بہترین نسواں
بہترین شے برائے زن
اہمیت حجاب
حالت تقرب زن
ساعت قبولیت دعا
فضیلت عمل خالص
کامیابی مومنین سے مسرت ملائکہ
توصیف مومن
فضیلت خوش روئی
وظیفہ روزہ دار

(٢١) قولها عليها السلام

في خصال المائدة

فِي الْمَائِدَةِ اِثْنَتَا عَشَرَةَ خَصْلَةً، يَجِبُ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَعْرِفَهَا، أَرْبَعٌ فِيهَا فَرْضٌ وَ أَرْبَعٌ فِيهَا سُنَّةٌ، وَ أَرْبَعٌ فِيهَا تَأْدِيبٌ.

فَأَمَّا الْفَرْضُ: فَالْمَعْرِفَةُ وَ الرِّضَا وَ التَّسْمِيَةُ وَ الشُّكْرُ.

وَ أَمَّا السُّنَّةُ: فَالْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّعَامِ وَ الْجُلُوسُ عَلَى الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ، وَ الْأَكْلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ.

وَ أَمَّا التَّأْدِيبُ: فَالْأَكْلُ بِمَا يَلِيكَ وَ تَصْغِيرُ اللُّقْمَةِ وَ الْمَضْغُ الشَّدِيدُ، وَ قِلَّةُ النَّظَرِ فِي وُجُوهِ النَّاسِ.

(٢٢) قولها عليها السلام

في شدة عذاب النار

اَلْوَيْلُ ثُمَّ الْوَيْلُ لِمَنْ دَخَلَ النَّارَ.

٢١ - آداب غذا [علہ]

دسترخوان کے بارہ آداب ہیں جنھیں ہر مسلمان کو جاننا چاہیے۔
چار فرائض ہیں۔ چار سنت ہیں اور چار آداب ہیں

فرائض : معرفت خدا
رضائے خدا
نام خدا
اور شکر خدا

سنت : کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا
بائیں پہلو پر بیٹھنا
تین انگلیوں سے کھانا (کھانے کے بعد ہاتھ دھونا)

آداب : اپنے سامنے سے کھانا
لقمہ کو چھوٹا بنانا
چبا کر کھانا
لوگوں کی طرف کم دیکھنا

٢٢ - شدّت عذاب جہنم [علہ]

ویل در ویل ہے اس شخص کے لئے جو جہنم میں داخل ہو جائے۔

علہ نفائس اللباب ۳ ص۱۲۳ (مخطوط) عوالم العلوم ۱۱ ص۶۲۹

علہ الدروع الواقیہ ، بحار ۴۳ ص۸۵

(٢٣) قولها عليها السلام

في التحريض للدعاء للميت

عن علي عليه السلام: مروا اهاليكم بالقول الحسن عند موتاكم، فان فاطمة عليها السلام لمّا قبض ابوها صلى الله عليه وآله اسعدتها بنات هاشم، فقالت:

أُتْرُكْنَ التَّعْدادَ وَ عَلَيْكُنَّ بِالدُّعاءِ.

(٢٤) قولها عليها السلام

في الحثّ على قراءة القرآن والدعاء في ليلة الدفن

روى انها عليها السلام لما احتضرت اوصت عليا عليه السلام فقالت: اذا انا متّ فتولّ انت غسلي - الى ان قالت: - و اجلس عند رأسي قبالة وجهي

فَاَكْثِرْ مِنْ تِلاوَةِ الْقُرْآنِ وَ الدُّعاءِ، فَاِنَّها ساعَةٌ يَحْتاجُ الْمَيِّتُ فيها اِلىٰ اُنْسِ الْاَحْياءِ.

(٢٥) قولها عليها السلام

في فضل ليلة القدر

روى انها عليها السلام لاتدع احداً من اهلها ينام تلك الليلة (ليلة

٢٣ - اموات کے لئے دعا کی تلقین [1]

امیرالمومنینؑ کا ارشاد ہے کہ اپنے گھر والوں کو حکم دو کہ مُردوں کے بارے میں اچھی باتیں کیا کریں کہ وفات پیغمبرؐ پر جب ہاشمی خواتین نے جناب فاطمہؑ کو پرسہ دیا تو آپ نے فرمایا کہ اب فضائل شمار نہ کرو۔ بلکہ دعا کرو۔

٢٤ - تلاوت قرآن اور شب اوّل دفن کی دعا [2]

روایت میں ہے کہ جناب فاطمہؑ نے وقت آخر امیرالمومنینؑ کو وصیت کرتے ہوئے کہا کہ میرے مرنے کے بعد آپ ہی غسل دیجئے گا

.... اور قبر کے سرہانے چہرہ کے روبرو بیٹھ کر بکثرت تلاوت قرآن کیجئے گا اور دعا پڑھئے گا کہ یہ وہ ساعت ہے جب مرنے والا زندہ لوگوں کے انس کا محتاج ہوتا ہے۔

٢٥ - فضیلت شب قدر [3]

روایت میں وارد ہوا ہے کہ آپ اس رات گھر میں کسی کو سونے نہ دیتی تھیں اور دن میں مختصر غذا دے کر رات کے لئے آمادہ کیا کرتی تھیں۔

---

[1] کافی ۳ ص۲۱۸، خصال ص۶۱۸

[2] بحار ۸۲ ص۲۷

[3] بحار ۹۷ ص۱۰

القدر)، وتداويهم بقلة الطعام و تتأهّب لها من النهار، و تقول:

مَحْرُومٌ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا.

(٢٦) قولها عليها السلام

في ايثار الضيف

روى ان رجلاً جاء الى النبي صلى الله عليه وآله ، فشكا اليه الجوع، فقال رسول الله: من لهذا الرّجل الليلة؟ فقال علي عليه السلام: انا له يا رسول الله، فاتى فاطمة عليها السلام فقال لها: ما عندك يا ابنة رسول الله؟ فقالت:

مَا عِنْدَنَا اِلاَّ قُوتُ الصَّبِيَّةِ، لٰكِنَّا نُؤْثِرُ بِهِ ضَيْفَنَا.

(٢٧) قولها عليها السلام

في تقديمها الجار على نفسها

عن الحسن عليه السلام: رأيت امي فاطمة عليها السلام قامت في محرابها ليلة جمعتها، فلم تزل راكعة ساجدة، حتّى اتّضح عمود الصبح، و سمعتها تدعو للمؤمنين و المؤمنات و تسمّيهم و تكثر الدعاء لهم، و لا تدعو لنفسها بشيء، فقلت لها: يا امّاه، لم لا تدعين لنفسك كما تدعين لغيرك؟ قالت:

يَا بُنَيَّ! اَلْجَارُ ثُمَّ الدَّارُ.

اور فرماتی تھیں کہ محروم وہ شخص ہے جو اس رات کی فضیلت سے محروم رہ جائے

۲۶ - احترام مہمان [1]

روایت میں ہے کہ ایک شخص نے پیغمبر اکرمؐ کے پاس آکر بھوک کی شکایت کی تو آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ کون اسے آج کی رات مہمان کر سکتا ہے! حضرت علیؑ نے یہ ذمہ داری لے لی اور آکر جناب فاطمہؑ سے دریافت کیا کہ گھر میں کیا ہے؛ عرض کی کہ گھر میں صرف بچی کی غذا ہے لیکن ہم مہمانوں کو مقدم رکھتے ہیں۔

۲۷ - تقدیم ہمسایہ [2]

امام حسنؑ کا بیان ہے کہ میں نے مادر گرامی کو دیکھا کہ شب جمعہ محراب عبادت میں تمام رات رکوع و سجود کرتی رہیں یہاں تک کہ سپیدہ سحری نمودار ہوگیا اور تمام رات نام لے لے کر مومنین و مومنات کے حق میں دعا کرتی رہیں اور اپنے بارے میں کوئی دعا نہ کی تو میں نے عرض کی کہ مادر گرامی آپ نے اپنے واسطے دعا کیوں نہیں کی!

فرمایا کہ بیٹا پہلے ہمسایہ پھر گھر

---

[1] امالی طوسی ۱ ص۱۸۵، بحار ۴۱ ص۳۴، وسائل الشیعہ ۷ ص۲۲۳، البرہان ۴ ص۳۱۷، تاویل الآیات ۲ ص۶۸۵، شواہد التنزیل ۲ ص۲۴۶، تفسیر برہان ۴ ص۳۱۷

[2] علل الشرائع ۱ ص۱۸۲، بحار ۴۳ ص۸۲، دلائل الامامۃ ص۵۶، مصباح الانوار ص۲۳۶ (مخطوط) مستدرک الوسائل ۵ ص۲۴۳، روضۃ الواعظین ص۱۸۶، لئالی الاخبار ۴ ص۱۵۰

(۲۸) قولها عليها السلام

في فضل مقام الامّ

اَلْزِمْ رِجْلَهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ اَقْدامِها.

(۲۹) قولها عليها السلام

في تحديد خدمة الزوجين

تقاضي عليّ و فاطمة عليها السلام الي رسول الله صلى الله عليه وآله في الخدمة، فقضى على فاطمة بخدمة ما دون الباب، وقضى على عليّ ما خلفه، فقالت فاطمة عليها السلام:

فَلا يَعْلَمُ ما داخَلَني مِنَ السُّرُورِ اِلاَّ اللّٰهُ بِاِكْفائي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ تَحَمُّلَ رِقابِ الرِّجالِ.

(۳۰) قولها عليها السلام

في توصيف خير الرجال

خِيارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَناكِبُهُ وَ اَكْرَمُهُمْ لِنِسائِهِمْ.

۲۸ - مقام و منزلت مادر [۲۸]

ماں کے قدموں سے وابستہ رہو کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

۲۹ - وظائف زن و مرد [۲۹]

جناب امیرؑ اور جناب فاطمہؑ، رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ دروازہ کے اندر کی ذمہ داری فاطمہؑ پر ہے اور دروازہ کے باہر کی ذمہ داری علیؑ پر ہے۔

اور یہ سن کر جناب فاطمہؑ نے کہا کہ

میری مسرت کو پروردگار کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے کہ رسول اکرمؐ نے مجھے مردوں کی ذمہ داری سے معاف کر دیا۔

۳۰ - توصیف بہترین رجال [۳۰]

تم میں بہترین مرد وہ ہے جس کے شانے نرم ہوں اور عورتوں کا سب سے زیادہ احترام کرتا ہو۔

---

۲۸ مسند فاطمہؑ ص۱۶۱، کنز العمال ۱۶ ص۳۳۶، عوالم العلوم ۱۱ ص۶۲۲

۲۹ قرب الاسناد ص۵۲، بحار ۴۳ ص۸۱، وسائل الشیعہ ۱۴ ص۱۲۳، تفسیر برہان ۱ ص۲۸۲

مستدرک الوسائل ۱۳ ص۴۸، لئالی الاخبار ۱ ص۳۳

۳۰ دلائل الامامۃ ص۸، اہل البیت ص۱۳۱، عوالم العلوم ۱۱ ص۲۲۱

(٣١) قولها عليها السلام

في وصف خير النساء

روى أنّ أميرالمؤمنين عليه السلام سألها: ما خير النساء؟ قالت:

أَنْ لاَ يَرَيْنَ الرِّجَالَ وَ لاَ يَرَوْنَهُنَّ.

و في رواية:

لاَ يَرَاهُنَّ الرِّجَالُ.

(٣٢) قولها عليها السلام

في ما هو خير للمرأة

روى أن النبي صلى الله عليه وآله قال لها:اى شيءٍ خير للمرأة؟ قالت:

أَنْ لاَ تَرَىٰ رَجُلاً، وَ لاَ يَرَاهَا رَجُلٌ.

و في رواية:

أَنْ لاَ تَرَىٰ الرِّجَالَ وَ لاَ يَرَوْهَا.

۴۱[1]۔ توصیف بہترین نسواں

روایت میں وارد ہوا ہے کہ امیرالمومنینؑ نے آپ سے دریافت کیا کہ عورتوں کے لئے بہترین شے کیا ہے تو فرمایا کہ بہترین شے یہ ہے کہ نہ وہ مردوں کو دیکھیں اور نہ وہ انھیں دیکھیں

دوسری روایت

انھیں مرد نہ دیکھیں۔

۴۲[2]۔ بہترین شے برائے زن

روایت میں ہے کہ رسول اکرمؐ نے آپ سے دریافت کیا کہ عورت کے لئے بہترین امر کیا ہے۔

تو آپ نے کہا کہ نہ عورت کسی مرد کو دیکھے اور نہ مرد اسے دیکھے۔

دوسری روایت

نہ وہ مردوں کو دیکھے اور نہ مرد اسے دیکھیں

---

[1] العدد القویہ ص۲۳۵، بحار ۴۳ ص۹۳، حلیۃ الاولیاء ۲ ص۴۰، مقتل خوارزمی ص۶۳، الخاری فی مناقب الاخیار جوزی ص۵۶، مجمع الزوائد ہیثمی ۴ ص۲۵۵، ارجح المطالب امرتسری ص۲۴۲، اسعاف الراغبین ص۱۹۱، احقاق الحق ۱۰ ص۲۵۶

[2] مناقب آل ابی طالب ۳ ص۱۱۹، بحار ۴۳ ص۵۴، عوالم العلوم ۱۱ ص۲۲۳، الکبائر ذہبی ص۱۷۱، احقاق الحق ۱۰ ص۲۵۸

(۳۳) قولها عليها السلام

في اهمية الحجاب

عن علي عليه السلام: استأذن أعمى على فاطمة عليها السلام فحجبته، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله: لم حجبتيه و هو لا يراك؟ فقالت:

اِنْ لَمْ يَكُنْ يَرَانِي فَاِنِّي اَرَاهُ، وَ هُوَ يَشُمُّ الرِّيحَ.

(۳۴) قولها عليها السلام

في أدنى ما تكون المرأة من ربّها

سأل رسول الله صلى الله عليه وآله عن المرأة متى تكون أدنى من ربّها؟

قالت:

اَدْنىٰ مَا تَكُونُ مِنْ رَبِّهَا اَنْ تَلْزَمَ قَعْرَ بَيْتِهَا.

(۳۵) قولها عليها السلام

في تعيين ساعة الاجابة

كانت عليها السلام تقول لغلامها:

اِصْعَدْ عَلَي السَّطْحِ، فَاِنْ رَأَيْتَ عَيْنَ الشَّمْسِ قَدْ تَدَلّٰى لِلْغُرُوبِ فَاَعْلِمْنِي حَتّٰى اَدْعُوَ.

۳۳ - اہمیت حجاب [عل]

امیرالمومنینؑ سے روایت ہے کہ ایک نابینا نے در سیدہ پر آکر اجازت طلب کی تو آپ نے حجاب کا انتظام شروع کر دیا۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ پردہ کا اہتمام کیوں؟ ــــ یہ تو تمھیں دیکھ بھی نہیں سکتا ہے

عرض کی کہ وہ مجھے نہیں دیکھ سکتا ہے لیکن میں تو اسے دیکھ سکتی ہوں اور وہ انسان کی بو محسوس کر سکتا ہے۔

۳۴ - حالت تقرب زن [عل]

رسول اکرمؐ نے دریافت کیا کہ عورت کے لئے پروردگار سے تقرب کا سب سے اہم وقت کونسا ہوتا ہے؟

عرض کی جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حجرہ میں رہتی ہے۔

۳۵ - ساعت قبولیت دعا [عل]

آپؑ نے اپنے غلام سے فرمایا

چھت پر چلے جاؤ اور دیکھو جب آفتاب ڈوب رہا ہو تو مجھے فوراً اطلاع کرنا تاکہ میں اسی وقت دعا کروں۔

عل عدد القویہ ص۲۲۳، بحار ۴۳ ص۹۱، مناقب ابن مغازلی ص۳۸۰، مستدرک الوسائل ۱۴ ص۲۸۹، احقاق ۱۰ ص۲۵۸، جعفریات ص۹۵، نوادر راوندی ص۱۴

عل بحار ۴۳ ص۹۲ - عدد القویہ ص۲۲۳، نوادر راوندی ص۱۴، عوالم ۱۱ ص۲۲۳، مناقب ابن مغازلی ص۳۸۱، حلیۃ الاولیاء ۲ ص۴۰، مجمع الزوائد ص۲۰۲

عل دلائل الامامہ ص۷، معانی الاخبار ص۱۱۳، وسائل الشیعہ ۵ ص۲۹، لئالی الاخبار ۴ ص۲۳۴، کنز العمال، ص۶۶، مجمع الزوائد ۲ ص۶۶

(۳۶) قولها عليها السلام

في فضل العمل الخالص

مَنْ اَصْعَدَ اِلَى اللّٰهِ خَالِصَ عِبَادَتِهِ، اَهْبَطَ اللّٰهُ اِلَيْهِ اَفْضَلَ مَصْلَحَتِهِ.

(۳۷) قولها عليها السلام

لمن غلب على عدوه

اختصم اليها امرأتان فتنازعتا في شيء من امر الدين: احداهما معاندة و الاخرى مؤمنة، ففتحت على المؤمنة حجّتها فاستظهرت على المعاندة، ففرحت فرحاً شديداً، فقالت عليها السلام:

اِنَّ فَرَحَ الْمَلَائِكَةِ بِاسْتِظْهَارِكِ عَلَيْهَا اَشَدُّ مِنْ فَرَحِكِ، وَ اِنَّ حُزْنَ الشَّيْطَانِ وَمَرَدَتِهِ بِحُزْنِهَا عَنْكِ اَشَدُّ مِنْ حُزْنِهَا.

(۳۸) قولها عليها السلام

في وصف المؤمن

اَلْمُؤْمِنُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ تَعَالٰي.

۳۶[1] ۔ فضیلت عمل خالص

جو پروردگار کی بارگاہ میں خالص عبادت کا ہدیہ بھیج دے اللہ اس کی طرف بہترین مصلحت کو نازل کر دیتا ہے۔

۳۷[2] ۔ کامیابی مومنین سے مسرت ملائکہ

آپ کی خدمت میں دو عورتیں جھگڑا کرتی ہوئی آئیں جن میں سے ایک مومنہ تھی اور ایک دشمن ۔ آپ نے مومنہ کو وہ دلیل تعلیم کر دی جس سے وہ دشمن پر غالب آگئی اور آپ بے حد مسرور ہوئیں اور فرمایا کہ

تمھاری کامیابی سے ملائکہ کی مسرت خود تمھاری مسرت سے کہیں زیادہ ہے اور شیطان کا رنج و غم خود اس کے رنج و غم سے کہیں زیادہ ہے کہ وہ ناکام ہو گئی ہے۔

۳۸[3] ۔ توصیف مومن

مومن ہمیشہ نور الٰہی کے سہارے دیکھتا ہے۔

---

[1] تفسیر امام عسکریؑ ص۳۲۷، بحار، ص۲۳۹، عدة الداعی ص۲۱۸، تنبیہ الخواطر ۲ ص۱۰۸، عوالم العلوم ۱۱ ص۶۲۳

[2] تفسیر عسکریؑ ص۳۴۷، بحار ۸ ص۱۸۱، احتجاج ا ص۱۱، عوالم ۱۱ ص۶۲۷

[3] تفسیر عسکریؑ ص۳۵۴، بحار ۵، ص۲۰۱، مستدرک الوسائل ۳ ص۳۷۵، عوالم العلوم ۱۱ ص۶۲۸

(۳۹) قولها عليها السلام

في فضيلة حسن الوجه

اَلْبِشْرُ فِي وَجْهِ الْمُؤْمِنِ يُوجِبُ لِصَاحِبِهِ الْجَنَّةَ، اَلْبِشْرُ فِي وَجْهِ الْمُعَادِي يَقِي صَاحِبَهُ عَذَابَ النَّارِ.

(۴۰) قولها عليها السلام

في ادب الصائم

مَا يَصْنَعُ الصَّائِمُ بِصِيَامِهِ، إِذَا لَمْ يَصُنْ لِسَانَهُ وَ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ وَ جَوَارِحَهُ.

۳۹ - فضیلت خوش روئی [1]

مومن کے سامنے خوش روئی جنت کا باعث ہوتی ہے اور دشمن کے سامنے خوش روئی انسان کو جہنم کے عذاب سے بچالیتی ہے۔

۴۰ - وظیفہ روزہ دار [2]

اس روزہ دار کے روزہ کا کیا فائدہ جو اپنی زبان، اپنے کان۔ اپنی آنکھ اور اپنے اعضاء کو قابو میں نہ رکھ سکے۔

---

[1] بحار ۴۳ ص۸، عوالم ۱۱ ص۱۳، عیون المعجزات ص۵۴

[2] دعائم الاسلام ۱ ص۲۷۴، مستدرک الوسائل ۱ ص۵۶۵، بحار ۹۶ ص۲۹۵، عوالم العلوم ۱۱ ص۶۲۵

فصل چہارم

معصومہ عالمؑ سے استغاثہ

استغاثہ با نماز و دعا

استغاثہ با نماز و دعا

استغاثہ با نماز و دعا

استغاثہ با دعا

استغاثہ با دعا

(۱) الاستغاثة اليها عليها السلام

بالصلاة و الدعاء

عن الصادق عليه السلام: اذا كانت لاحدكم استغاثة الى الله تعالى، فليصل ركعتين، ثم يسجد و يقول:

يا مُحَمَّدُ يا رَسُولَ اللّٰهِ يا عَلِيُّ يا سَيِّدَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِناتِ، بِكُما اَسْتَغِيثُ اِلَى اللّٰهِ تَعالى . يا مُحَمَّدُ يا عَلِيُّ اَسْتَغِيثُ بِكُما، يا غَوْثاهُ بِاللّٰهِ وَ بِمُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ فاطِمَةَ ـ و تعدّ الائمة عليهم السلام ـ بِكُمْ اَتَوَسَّلُ اِلَى اللّٰهِ تَعالى .

فانك تغاث من ساعتك ان شاءالله تعالى .

(۲) الاستغاثة اليها عليها السلام

بالصلاة و الدعاء

عن الصادق عليه السلام: اذا كانت لك حاجة الى الله تعالى و تضيق بها ذرعاً، فصلّ ركعتين، فاذا سلّمت كبّر الله ثلاثاً، و سبّح تسبيح فاطمة عليها السلام، ثم اسجد و قل مائة مرة:

يا مَوْلاتي فاطِمَةُ، اَغيثيني .

۳[1]۔ استغاثہ با نماز و دعا

امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کو پروردگار کی بارگاہ میں استغاثہ کرنا ہو تو دو رکعت نماز پڑھے اور سجدہ میں جا کر یوں کہے۔

اے محمدؐ اے رسولؐ خدا۔ اے علیؑ اے سردار مومنین و مومنات میں آپ دونوں کے وسیلے سے مالک سے فریاد کرتا ہوں۔ اے محمدؐ اور اے علیؑ۔ میں آپ دونوں سے فریادی ہوں۔

اے میرے فریادرس ہیں محمدؐ۔ علیؑ۔ فاطمہؑ۔ حسنؑ۔ حسینؑ۔ علیؑ۔ محمدؑ۔ جعفرؑ۔ موسیٰؑ۔ علیؑ۔ محمدؑ۔ علیؑ۔ حسنؑ۔ حجتؑ قائمؑ کے واسطے تجھ سے فریادی ہوں۔

ایسا کرنے سے اسی وقت فریادرسی ہوگی

۴[2]۔ استغاثہ با نماز و دعا

امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب تمھیں مالک کی بارگاہ میں کوئی حاجت ہو اور تم تنگدل ہو جاؤ تو دو رکعت نماز ادا کرو اور سلام کے بعد تین مرتبہ اللہ اکبر کہو۔ پھر تسبیح فاطمہ پڑھ کر سجدہ میں جاؤ اور سو مرتبہ کہو۔

یا مولاتی یا فاطمۃ اغیثینی

اے میری شہزادی فاطمہؑ میری فریادرسی کیجئے

---

[1] مکارم الاخلاق طبرسیؒ ۲ ص۱۱۹، بحار ۹۱ ص۳۵۷، عوالم ۱۱ ص۵۶۴

[2] بحار ۱۰۲ ص۲۵۴، عوالم ۱۱ ص۵۲۶، بلد الامین کفعمی ص۱۵۹

ثم ضع خدّك الأيمن على الارض و قل مثل ذلك، ثم عد الى السجود و قل ذلك مائة مرة و عشر مرّات، و اذكر حاجتك، فان الله يقضيها.

(۳) الاستغاثة اليها عليها السلام

بالصّلاة و الدعاء

تصلّي ركعتين، ثم تسجد و تقول: يا فاطِمَةُ ـ مائة مرة، ثم تضع خدّك الايمن على الارض و قل مثل ذلك، و تضع خدّك الايسر على الارض و تقول مثله، ثم اسجد و قل ذلك مائة و عشر دفعات، و قل:

يا آمِناً مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْكَ خائِفٌ حَذِرٌ، أَسْأَلُكَ بِأَمْنِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَ خَوْفِ كُلِّ شَيْءٍ مِنْكَ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تُعْطِيَنِي أَماناً لِنَفْسي وَ أَهْلي وَ مالي وَ وَلَدي، حَتّىٰ لا أَخافَ أَحَداً وَ لا أَحْذَرَ مِنْ شَيْءٍ أَبَداً، إِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

اس کے بعد داہنا رخسار خاک پر رکھ کر سو مرتبہ اسی فقرہ کو دہراؤ۔
پھر پیشانی رکھ کر ۱۱۰ مرتبہ کہو
اور اپنی حاجت طلب کرو۔ انشاء اللہ پوری ہوگی

۴۔ استغاثہ با نماز و دعا

دو رکعت نماز ادا کر کے سجدہ میں جاؤ اور سو مرتبہ کہو
"یا فاطمہ"
پھر داہنا رخسار رکھ کر سو مرتبہ کہو۔
پھر بایاں رخسار رکھ کر سو مرتبہ کہو۔
پھر پیشانی رکھ کر ۱۱۰ مرتبہ کہو اور یوں دعا کرو
اے وہ ہستی جو ہر ایک شر سے محفوظ ہے اور ہر شئے اس سے خوفزدہ ہے۔
میں تیری اس صفت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ تو ہر شئے سے مامون ہے اور ہر شئے تجھ سے خوفزدہ ہے۔
محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما
اور میرے نفس و اہل و مال و اولاد کو اپنی امان میں رکھنا تاکہ میں کسی سے ہراساں اور خوفزدہ نہ ہوں کہ تو ہر شئے پر قادر ہے۔

مکارم الاخلاق طبرسی ۲ ص۱۱۸ ، بحار ۹۱ ص۲۵۳ ، عوالم ۱۱ ص۵۶۷

(۴) الاستغاثة اليهاعليها السلام

بالدعاء

تقول خمسمائة و ثلاثين مرة:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ فاطِمَةَ وَ اَبيها، وَ بَعْلِها وَ بَنيها، بِعَدَدِ ما اَحاطَ بِهِ عِلْمُكَ.

(۵) الاستغاثة اليهاعليها السلام

بالدعاء

اِلٰهي بِحَقِّ فاطِمَةَ وَ اَبيها، وَ بَعْلِها وَ بَنيها، وَ السِّرِّ الْمُسْتَوْدَعِ فيها.

۴[1]۔ استغاثہ بادعا

۵۳۰ مرتبہ کہو

خدایا فاطمہؑ ۔ ان کے پدر بزرگوار ۔ ان کے شوہر نامدار اور ان کی اولاد اطہار پر اپنے وسعت علم کے برابر رحمت نازل فرما۔

۵[2]۔ استغاثہ بادعا

خدایا تجھے فاطمہؑ ۔ ان کے پدر بزرگوار ۔ ان کے شوہر نامدار اور ان کی اولاد اطہار اور اس راز کا واسطہ جو ان میں ودیعت کیا گیا ہے ۔

[1] بہجۃ قلب المصطفیٰ شیخ احمد رحمانی ہمدانی ص۲۵۲ نقل از ملا علی معصومی
[2] بہجۃ قلب المصطفیٰ ص۲۵۳ نقل از ملا علی معصومی

قطعہ

زہرا کو یوں ہیں شاہ رسالت لئے ہوئے
قرآن جیسے ہو کوئی آیت لئے ہوئے
آغوش مصطفیٰ میں ہیں اس شان سے بتولؑ
رحمت ہے اپنی گود میں رحمت لئے ہوئے

جوادی

مدحِ زہراؑ

عجب شرف ہے یہ زہرؑا کے مدح خواں کے لئے
زبان ملتی ہے قرآن کی بیاں کے لئے

نہ وہ زمیں کے لئے ہے نہ آسماں کے لئے
جو سر ہے وقف فقط اُن کے آستاں کے لئے

زمیں پہ آگئے اِس در کو دیکھ کر وہ سب
جنھیں خدا نے بنایا تھا آسماں کے لئے

ستارہ سجدہ کرے اور نبیؐ سلام کرے
شرف یہ خاص ہے زہرؑا کے آستاں کے لئے

عجب ہے کیا جو بنات نبیؐ کو کہہ دیں چار
بڑھا بھی دیتے ہیں کچھ زیب داستاں کے لئے

خدا کرے رہے قائم گُل ریاضِ بتولؑ
یہ پھول کافی ہے اک پورے گلستاں کے لئے

ولائے آل محمّد کے ماسوا یارو
کوئی وسیلہ نہیں عمر جاوداں کے لئے

اُسی کی ڈیوڑھی پہ ہم کو سدا تلاش کرو
خدا نے ہم کو بنایا ہے جس مکاں کے لئے

ملا جو نقشِ کفِ پائے مادرِ حسنینؑ
تو دل نے چھوڑ دیا سوچا جاں کے لئے

اشکِ غم

کر کے کوثر سے وضو بنت نبیؐ کا نام لو

اشکِ غم کہتا ہے بڑھ کر میرا دامن تھام لو
آگ سینے میں بھڑک اٹھے تو مجھ سے کام لو

ٹھوکریں کھاؤ تو میری چھاؤں میں آرام لو
اور سنبھل جاؤ تو بنت مصطفٰیؐ کا نام لو

راحت دنیا کے بدلے لذّتِ آلام لو
اتنی ہمّت ہو تو آلِ مصطفٰیؐ کا نام لو

اِس طرف دنیا سے عشق آلؑ کا الزام لو
اُس طرف اللہ سے اس جرم کا انعام لو

الفت آل نبیؐ سے زیست کا پیغام لو
موت بھی آئے تو اُس سے زندگی کا کام لو

ٹھوکریں کھاؤ۔ گرو۔ سنبھلو۔ چلو۔ آرام لو
ہاں مگر ہر گام پہ آل نبیؐ کا نام لو

صورت بہلول ہر لمحہ رہو ایاں بکف
زید مجنوں کی طرح دیوانگی سے کام لو

خود پیمبرؐ آکے جس ڈیوڑھی پہ کرتے ہوں سلام
بس اسی ڈیوڑھی سے تم بھی مذہب اسلام لو

سیب جنت دے کے یہ خلاق اکبر نے کہا
لو محمدؐ اپنی ساری عمر کا انعام لو

مرسل اعظمؐ اٹھتے ہیں بہر تعظیم بتولؑ
ہو اگر بدعت تو بڑھ کر ان کا دامن تھام لو

شدت غم میں نہ اٹھ جائیں کہیں زہراؑ کے ہاتھ
یا علیؑ بڑھ کر ذرا زہراؑ کے بازو تھام لو

چادر

یہ جہاں میں ہے فقط تیرا مقدر چادر
ساری دنیا میں نظر آتی ہے گھر گھر چادر

زندگی بھر رہی صدیقہؑ کے سر پہ چادر
اس شرف میں رہی کونین سے بڑھ کر چادر

سر بسر رہتی تھی ہر کام میں بی بیؑ کے شریک
سجدہ کرتی تھیں تو بڑھ جاتی تھی اکثر چادر

عرش سے چادر تطہیر اتر آئی ہے
لوح محفوظ سے گویا کہ ہے بہتر چادر

ہم غریبوں کے بھلا کیسے نہ کام آئے گی
دور کر دیتی ہے جب ضعف پیمبرؐ چادر

فاطمہؑ عرصۂ نجران میں عیاذاً باللہ
گھر سے لے آئی ہے صدیقہؑ کو باہر چادر

تھے نبیؐ سینہ سپر اور علیؑ پشت پناہ
پھر بھی تھی سایہ فگن بر سر اطہر چادر

تجھ میں پیوند ہیں دھبہ نہیں لیکن کوئی
کتنا پاکیزہ ہے یہ تیرا مقدر چادر

ہوگئی خیرہ نگاہِ ملک اے بنت رسولؐ
تیرے گھر آکے ہوئی ایسی منوّر چادر

تیری چادر کے شرف سے رہا محروم جہاں
کوئی ہمسر نہیں اور پھر بھی ہے ہمسر چادر

رہن ہو جائے تو قوموں کو مسلماں کردے
تیرے گھر کرنے لگی کارِ پیمبر چادر

جنّت فاطمہؑ کی ہے

زمانہ خاک سمجھے گا جو رفعت فاطمہؑ کی ہے
نبیؐ تعظیم کرتے ہیں یہ عظمت فاطمہؑ کی ہے

بنے جو حاصلِ جنت وہ الفت فاطمہؑ کی ہے
سزا جس کی جہنم ہے عداوت فاطمہؑ کی ہے

یہی ام الائمہ ہے یہی ام ابیہا بھی
رسالت فاطمہؑ کی ہے امامت فاطمہؑ کی ہے

بھلا کس طرح ہوں ازواج اہلبیتؑ میں شامل
کساء آواز دیتی ہے یہ آیت فاطمہؑ کی ہے

پئے تسلیم آئے ہیں پیمبر دس جیئے تک
کہ تکمیلِ نمازِ حق زیارت فاطمہؑ کی ہے

پدر سید۔ پسر سید۔ شریک زندگی سید
تو یوں کہیئے کہ ہر رخ سے سیادت فاطمہؑ کی ہے

فقط بیٹے کی نسبت سے تھی شان حضرت مریمؑ کی
جہاں ہر سمت عصمت ہو وہ نسبت فاطمہؑ کی ہے

وہ جس کو دیکھ کر سارے فرشتے ہاتھ پھیلا دیں
قسم ہے ہل اتیٰ کی وہ سخاوت فاطمہؑ کی ہے

الٹ جاتا نہ کیوں دربار سارا ایک خطبہ میں
علیؑ کے نہج پر گویا بلاغت فاطمہؑ کی ہے

نہ کیوں ہو جائیں گویا خود بخود آیات قرآنی
صحیفہ کبریا کا ہے تلاوت فاطمہؑ کی ہے

گلے تلوار نے اور حوصلے خطبہ نے کاٹے ہیں
وہ ضربت مرتضیٰؑ کی تھی یہ ضربت فاطمہؑ کی ہے

غلام بنتؑ احمد کو بھلا روکے گا کیا رضوان
نہیں یہ جنت رضواں یہ جنت فاطمہؑ کی ہے

بسمہ سبحانہ

عکس زندگی

نام : سید ذیشان حیدر رضوی
شہرت : علامہ جوادی
تخلص : کلیم الہ آبادی
والد ماجد : جناب مولانا سید محمد جواد رضوی طاب ثراہ
تاریخ ولادت : ۱۷ ستمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۲۲ رجب ۱۳۵۷ھ
جائے ولادت : قصبہ کراری ۔ الہ آباد
وطن : محلہ شریف آباد قصبہ کراری ضلع الہ آباد (کوشامبی)
ابتدائی تعلیم : مدرسہ امجدیہ کراری ۔ الہ آباد
دینی تعلیم : ۱۹۴۹ء میں مدرسہ ناظمیہ میں داخلہ
اعلیٰ دینی تعلیم : ۱۹۵۶ء میں حوزہ علمیہ نجف اشرف روانگی
مستقل ہندوستان واپسی : ۱۹۶۵ء
آغاز تبلیغ : ۱۹۶۱ء مظفر پور بہار میں بحیثیت امام جمعہ و جماعت
اساتیذ حوزۂ علمیہ : آیۃ اللہ العظمیٰ آقای السید محسن الحکیمؒ، آیۃ اللہ العظمیٰ آقای سید ابوالقاسم الخوئیؒ ۔ آیۃ اللہ العظمیٰ آقای عبداللہ شیرازیؒ شہید خامس آیۃ اللہ محمد باقر الصدرؒ ۔ شہید محراب آیۃ اللہ مدنیؒ آقای مدرس افغانی رضوان اللہ علیہم
الہ آباد میں قیام : ۱۹۶۵ء سے شہر الہ آباد کی مسجد قاضی صاحب میں امامت جماعت کے علاوہ دیگر مذہبی سرگرمیاں اور مختلف اہداف کیلئے

متعدد اداروں کی تاسیس۔

تنظیم المکاتب: قیام تنظیم المکاتب سے بانی تنظیم مولانا سید غلام عسکری طاب ثراہ کے شانہ بشانہ شدائد و مصائب برداشت کرتے ہوئے مصروف عمل رہے روز اول بنیادی ممبر منتخب ہوئے نیز علمی، فکری اور قلمی میدان میں ہمیشہ فعال رہے ۱۹۸۶ء میں ادارہ کے صدر منتخب ہوئے۔ اور آخری سانس تک اس کی صدارت اور سرپرستی فرمائی۔

جامعۂ امامیۂ انوار العلوم: اعلیٰ دینی تعلیم کے لئے ۱۹۸۰ء میں شہر الہ آباد میں جامعہ امامیہ انوار العلوم کا قیام فرمایا

ابوظبی میں قیام: ۱۹۸۰ء سے ۱۹۹۸ء تک مستقل قیام

سفر: تقریباً ان تمام ممالک کا دورہ کیا ہے جہاں اردو داں محبانِ اہلبیتؑ آباد ہیں۔

پسماندگان: بہن۔ زوجہ۔ تین بیٹے۔ چار بیٹیاں

آخری مجلس: مجلس عاشورہ ۱۴۲۱ھ ابوظبی

رحلت: ۱۰ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۵ اپریل ۲۰۰۰ء بروز شنبہ ابوظبی (امام بارگاہ مرکز حسینی)

نماز جنازہ: حجۃ الاسلام والمسلمین شیخ حبیب صاحب (ابوظبی)
حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید علی عابد صاحب (الہ آباد)

تدفین: ۱۲ محرم ۱۴۲۱ھ قبرستان دریاباد۔ الہ آباد

بعض اہم کتابیں: ترجمہ و تفسیر قرآن مجید، شرح نہج البلاغہ، ترجمہ و شرح صحیفہ کاملہ، ترجمہ اصول کافی، ترجمہ مفاتیح الجنان، مطالعہ قرآن، نقوش عصمت، ذکر و فکر، اصول و فروع، قمر بنی ہاشم، صحیفہ زہراؑ، ادعیہ امام زمانہؑ، اجتہاد و تقلید، بیاض کلیم، کلام کلیم، سلام کلیم، پیام کلیم، (شعری مجموعہ)

ادعیہ و زیارات

گوہر یگانہ

امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف

علامہ السید ذیشان حیدر جوادی اعلی اللہ مقامہ

عصمۃ پبلیکیشنز
پی۔او باکس نمبر 18168 کراچی 74700 پاکستان

صحیفۃ الزہراء

علامہ سید ذیشان حیدر جوادی طاب ثراہ

اور یہ وہ وقت ہے جس وقت تونے اپنے اولیا سے قبولیت کا وعدہ کیا ہے لہٰذا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور میری پریشانیوں کو اپنے دست شفا سے محو کر دے اور میری طرف نگاہ مرحمت فرما اور مجھے اپنی وسیع رحمت میں داخل کرلے۔

اور میری طرف اپنے کرم کا رخ کر دے جس کا رخ اسیر کی طرف ہوگیا تو رہائی مل گئی اور گمراہ کی طرف ہوگیا تو ہدایت پاگیا۔

اور حیران و پریشان کی طرف ہوگیا تو حیرت سے آزادی مل گئی اور فقیر کی طرف ہوگیا تو غنی ہوگیا اور ضعیف کی طرف ہوگیا تو قوی ہوگیا اور خوفزدہ پر ہوگیا تو مامون ہوگیا۔

خدا[illegible]ے اور اپنے دشمن کو میری ملاقات کا موقع نہ دینا اے صاحب جلال واکرام۔

اے وہ خدا جس کی حقیقت، حیثیت اور قدرت کو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے۔ اے وہ جس نے ہوا کو سہارے سے روکا ہے اور زمین کو پانی پر ٹھہرایا ہے اور اپنے لئے بہترین ناموں کو اختیار کیا ہے۔ اے وہ خدا جس نے اپنے لئے ہر اس نام کو اختیار کیا ہے جس سے دعا کرنے والوں کی حاجت کو پورا کر دیتا ہے۔

میں تجھ سے تیرے ہی نام کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے پاس اس سے زیادہ قوی تر کوئی شفیع نہیں ہے اور تجھے محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کا واسطہ دیتا ہوں کہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور میری تمام حاجتوں کو پورا کر دے اور حضرت محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ و علیؑ و محمدؑ و جعفرؑ و موسیٰؑ و علیؑ و محمدؑ و علیؑ و حسنؑ و حجتؑ قائم تک میری آواز کو پہنچا دے (ان سب پر تیری صلوات و رحمت)

وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ، صَوْتِي، لِيَشْفَعُوا لِي إِلَيْكَ وَتُشَفِّعُهُمْ فِيَّ، وَلَا تَرُدَّنِي خَائِباً، بِحَقِّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، وَبِحَقِّ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَافْعَلْ بِي كَذَا وَكَذَا يَا كَرِيمُ.

(٢٢) دعاؤها عليها السلام
للخلاص من المهالك

روي انّ رجلاً كان محبوساً بالشام مدّة طويلة مضيّقاً عليه، فرأى في منامه كانّ الزهراء عليها السلام أتته، فقالت له: ادع بهذا الدعاء، فتعلّمه و دعا به، فتخلّص و رجع الى منزله، و هو:

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ الْعَرْشِ وَمَنْ عَلَاهُ، وَبِحَقِّ الْوَحْيِ وَمَنْ أَوْحَاهُ، وَبِحَقِّ النَّبِيِّ وَمَنْ نَبَّأَهُ، وَبِحَقِّ الْبَيْتِ وَمَنْ بَنَاهُ.

يَا سَامِعَ كُلِّ صَوْتٍ، يَا جَامِعَ كُلِّ فَوْتٍ، يَا بَارِئَ النُّفُوسِ بَعْدَ الْمَوْتِ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، وَآتِنَا وَجَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا فَرَجاً مِنْ عِنْدِكَ عَاجِلاً.

بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى ذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً.